

## قاتلِ محبت کا انجام

### ماریہ اعوان

نور العین اپنے سامنے اپنے بھائی اور دوست کو دیکھ کر پر سکون ہو گئی۔ جبکہ عیسیٰ خان اپنی بہن کا ہاتھ کسی دوسرے شخص کے ہاتھ میں دیکھ کر غصہ کا بو نہیں کر پاتا اور اپنے گارڈ سے گن چھین لیتا ہے اس سے پہلے کہ وہ فائر کرتا و فائز بھائی کے سامنے ہاتھ جوڑ دیتی ہے اور روتے ہوئے معافی مانگتی ہے "خدا کے لیے بھائی نور العین کو چھوڑ دیں اس میں اس کا کوئی قصور نہیں آپ بیشک مجھے جان سے مار دیں مگر ان دونوں بہن بھائیوں کو چھوڑ دیں" عیسیٰ خان غصے میں چلا کر کہتا ہے اس شخص کا ہاتھ چھوڑو اور یہاں آؤ میرے پاس "جبکہ دوسری طرف عادل وفا کا ہاتھ چھوڑنے کے لیے راضی نہیں ہوتا اور وہ وفا کو مزید قریب کر لیتا ہے۔ یہ دیکھ کر عیسیٰ خان اپنے آپ میں نہیں رہتا اور گن لوڈ کرتے ہی عادل کی طرف کر دیتا ہے۔ دوسری طرف نور العین کی جان نکل رہی ہوتی ہے کہیں اس کے بھائی کو یہ جانور مار نہ دے۔ عادل یہ دیکھ کر عیسیٰ خان سے کہتا ہے "ٹھیک ہے تم مجھے مارنا چاہتے ہو مار دو مگر میں تمہاری بہن سے بہت محبت کرتا ہوں نکاح کیا ہے اسے خود سے دور نہیں کروں گا میری بہن کا کوئی قصور نہیں اس کو جانے دو"۔ عیسیٰ خان یہ سن کر غصے میں دھاڑتا ہے "بقول اس بند کرو محبت ہمارے ہاں جائز نہیں یہ نکاح کا غدرشتہ ہے تو میں زندہ نہیں چھوڑوں گا ہم خان ہیں خاندان سے باہر شادی نہیں کرتے تم

نے بہت بڑی غلطی کی ہے محبت کر کے اس کی ایسی سزا دوں گا تمہاری آنے والی نسلیں بھی محبت نہیں کر سکیں گی! عیسیٰ خان اپنی بات مکمل کرتے ہی فائر کر دیتا ہے، نور العین زور سے آنکھیں بند کر لیتی ہے اور گارڈ کے بازو میں مچلنے لگتی ہے۔ اس سے پہلے کے فائر عادل کو لگتا وفا اس کے سامنے آ جاتی ہے اور گولی وفا کے سینے سے آر پار ہو جاتی ہے۔ عیسیٰ خان اپنی بہن کو مارنا نہیں چاہتا مگر جب یہ دیکھتا ہے وفا اپنے عاشق کے لئے اپنی جان دے دیتی ہے اور غصے میں آ جاتا ہے جبکہ عادل یقینی سے وفا کی طرف دیکھتا ہے جو اپنی آخری سانسیں لے رہی ہوتی ہے اس سے پہلے کہ عادل وفا کو پکارتا عیسیٰ خان عادل پر گولیاں چلا دیتا ہے دیکھتے ہی دیکھتے عادل بھی وفا کے پاس گر جاتا ہے عادل بہت مشکل سے اپنی آنکھیں کھول کر آخری بار وفا کو دیکھتا ہے اس کا ہاتھ تھام لیتا ہے خاموشی سے آنکھیں بند کر لیتا ہے۔ نور العین جب اپنے بھائی کو مرتا ہوا دیکھتی ہے تو زور سے چلانے لگتی ہے "عادل بھائی پلیز مجھے چھوڑ کر مت جائیں یہ سب تم نے کیا کر دیا عیسیٰ خان تم جانور ہو! عیسیٰ خان جتنے غصے میں ہوتا ہے وہاں کھڑے کسی میں بھی ہمت نہیں ہوتی کہ وہ عیسیٰ خان کو بتا سکتا کہ اس نے کیا کر دیا ہے۔ نور العین اپنا بازو چھڑواتی ہوئی بھائی اور دوست کے پاس آتی ہے اور رونے لگتی ہے۔ دوسری طرف عیسیٰ خان غصے میں نور العین کی طرف آتا ہے اسے بازو سے پکڑ کر اٹھاتا ہے اور چلا کر بولتا ہے "دیکھ لیا تم نے ان کا انجام کتنی آسانی سے میں نے ان کی محبت مار دی! نور العین بے دردی سے اپنے آنسو صاف کرتی ہے اور اتنا ہی چلہ کر بولتی ہے "تم نے محبت نہیں ماری عیسیٰ خان تم نے ان دونوں کو مارا ہے انسانوں کے مرنے سے محبت مرتی نہیں ہے تم بہت پچھتاؤ گے محبت کو مارنے کی کوشش کی تھی محبت تمہیں مار دے گی بد

دعا ہے آج سے میں صرف اس لیے زندہ ہوں تمہارے لئے بد دعا کر سکوں آنکھوں سے تمہارا  
عبرت ناک انجام دیکھ سکوں! اپنی بات مکمل کرتے ہی نور العین عیسیٰ خان کے منہ پر تھوک دیتی ہے۔  
عیسیٰ خان ایسی جرات پر اپنا بھاری ہاتھ زور سے نور العین کے منہ پر مارتا ہے جس سے نور العین گر جاتی  
ہے! عیسیٰ خان اپنا رومال نکال کر منہ صاف کرتا ہے اور گارڈ کو اشارہ کرتا ہے اور بولتا ہے "ان دونوں  
کی لاشوں کو دفنا دو اور اس لڑکی کو زندہ رکھ دو دیکھتے ہیں اب اس کی بد دعا پوری ہوتی ہے! نور العین عیسیٰ  
خان کے پاؤں میں گر جاتی ہے ہاتھ جوڑ کر بولتی ہے میرے بھائی کو ایسے مت دفناؤ میری ماں کو اس کا  
آخری بار چہرہ دیکھنے دو تمہارا مقصد پورہ ہو گیا ہے مجھے جانے دو! یہ سن کر عیسیٰ خان ہنسنے لگتا ہے اور  
نور العین کو اپنے سامنے کھڑا کرتا ہے "واہ نور العین بیبی ابھی تو آپ بہت بول رہی تھی اب اچانک  
پاؤں پڑ گئی بہت افسوس ہوا مجھے تمہارے بھائی کی موت کا۔ مگر اب وہی ہو گا وہ میں چاہوں گا" عیسیٰ  
خان اپنی بات مکمل کر کے گارڈ کو اشارہ کرتا ہے سب اس کی حکم کی تعمیل کرتے ہوئے وفا اور عادل  
کے بے جان جسم کی طرف بڑھتے ہیں عادل کا ہاتھ ابھی بھی وفا کے ہاتھ میں ہوتا ہے جبکہ دوسری  
طرف ایک گارڈ نور العین کو کھینچتا ہوا لے جاتا ہے۔ نور العین خاموشی سے اس کے ساتھ چلنے لگتی ہے  
گارڈ نور العین کو کمرے میں بند کر دیتا ہے۔

عیسیٰ خان بلند آواز میں گل خان کو پکارتا ہے اور خود اپنے شراب خانے میں چلا جاتا ہے۔۔ یہ خان ولا ہے۔ یہ اکثر تب استعمال ہوتا ہے جب خان خاندان کسی خوشی کے موقع پر جشن مناتے ہیں اور اپنی رنگین راتیں یہاں گزارتے ہیں۔ اسی لیے یہاں ایک کمرے کو مختلف شراب کی بوتلوں سے سجایا گیا ہے اور اس کمرے کا نام شراب خانہ ہے۔ اس محل نماں کو ٹھہی میں اس وقت دولا شیئیں دفنائی جا رہی ہوتی ہیں۔ ایک طرف عیسیٰ خان شراب کی بوتلوں سے اپنا غصہ ختم کر رہا ہوتا ہے اور دوسری طرف محبت اپنے قاتل کو تلاش کر رہی ہوتی ہے۔ سچ کہتے ہیں محبت نہیں مرتی ہاں مگر مار ڈالتی ہے عیسیٰ خان اس بات سے لاپرواہ شراب خانے میں گلا اس ہاتھ میں تھا غم و غصے کو کم کر رہا ہے اس کی گرے آنکھیں شدید لال ہیں نور العین پہ حیران ہوتا ہے جس کے سامنے اس نے نہ صرف اس کے بھائی بلکہ اپنی بہن کو بھی قتل کیا ہے پھر بھی وہ کتنی بہادری سے اس کے منہ پر تھوک دیتی ہے۔ عیسیٰ خان اپنے منہ پر ہاتھ پھیرتا ہے اسے سمجھ نہیں آرہی ہوتی کہ وہ نور العین کو کس طرح اس بات کی سزا دے۔

نور العین کو ابھی بھی اس بات کا یقین نہیں آ رہا ہوتا کہ اس کے سامنے اس کا بھائی اور اس کی عزیز دوست کو مار دیا گیا ہے وہ سوچ رہی ہے ابھی کل کی تو بات تھی جب اس نے وفا سے دوستی کی تھی۔

وفا اور نور العین یونیورسٹی میں پڑھتی تھی۔ نور العین نے وفا کی طرف دوستی کا ہاتھ خود بڑھایا تھا  
نور العین کو وفا بہت پیاری لگی تھی۔ وفا خاموشی سے اپنا سارا دن یونیورسٹی میں گزارتی تھی وفا کی کسی  
سے بھی دوستی نہ تھی۔ نور العین کو وہ چپ چاپ معصوم سی لڑکی بہت اچھی لگی اور ایک دن اس نے  
اس کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھایا۔

نور العین! "ہیلو کیا میں یہاں بیٹھ سکتی ہوں؟"

وفا! "کیا آپ کو مجھ سے کوئی کام ہے!"

نور العین! "جی ہاں، مجھے آپ سے دوستی کرنی ہے!"

وفا! "مگر میں کسی سے دوستی نہیں کرتی۔"

نور العین! "کیا میں اس کی وجہ یہ سمجھو کہ آپ بہت امیر ہیں۔"

وفا! "نہیں میں دوستی کر نہیں سکتی مجھے اجازت نہیں ہے۔"

نور العین! "ارے میں آپ کو کوئی نقصان نہیں پہنچا ہوں گی۔"

وفا! "مجھے اپنے نہیں آپ کے نقصان کی فکر ہے کہیں میری دوستی آپ کو کوئی نقصان نہ پہنچا دے۔"

نور العین مسکراتے ہوئے! "آپ فکر نہ کریں دوستی میں کوئی نقصان نہیں ہوتا آپ بس میرا دوستی کا

ہاتھ تھام لیں۔"

نور العین وفا کے سامنے اپنا ہاتھ آگے کر دیتی ہے اور وفا نہ چاہتے ہوئے بھی اس کا ہاتھ تھام لیتی ہے

اور یوں وفا اور نور العین کی دوستی کا آغاز ہو جاتا ہے۔



ایک دن نور العین کو عادل اپنی بائیک پر یونیورسٹی سے لینے آتا ہے جہاں وہ وفا کو نور العین کے ساتھ باتیں کرتے ہوئے دیکھتا ہے۔ عادل کو وفا بہت مختلف لگتی ہے۔ بڑی سی چادر سر پر ڈالے وفا کا خوبصورت اور معصوم چہرہ عادل کی آنکھوں میں بس جاتا ہے اور عادل وفا کو دیکھنے لگتا ہے۔ نور العین اپنے بھائی کو دیکھ کر اس کی طرف آتی ہے پوچھتی ہے۔

"کیا ہو عادل میرے بھائی نظر لگانی ہے میری دوست کو! عادل!" یہ اتنی پیاری لڑکی نے تم سے دوستی کیسے کر لی۔

نور العین!" جناب پیاری لڑکیوں کی دوستی پیاری ہی ہوتی ہیں اور ہاں زیادہ مت دیکھو ورنہ اس کے گارڈز تمہیں اڑا دیں گے۔

عادل ہنستے ہوئے نور العین کو بیٹھنے کا کہتا ہے اور دل میں یہ خواہش کرتا ہے کہ کاش یہ چہرہ دوبارہ دیکھنے کو ملے۔

عادل نور العین سے وفا کے بارے میں پوچھتا ہے نور العین اس کو سمجھا دیتی ہے کہ وہ داور خان کی بیٹی ہے اور بہت مشکل سے اس کو یونیورسٹی میں پڑھنے کی اجازت ملی ہے۔ ان کے خاندان میں لڑکیوں کو گھر سے باہر نکلنے کی اجازت نہیں مگر وفا کو آگے پڑھنے کا بہت شوق تھا اس لیے اس نے بہت مشکل سے یونیورسٹی میں داخلہ لیا نور العین یہ بھی بتاتی ہے کہ وفانے بہت مشکل سے اسے دوستی کی ہے وہ کافی خاموش رہتی ہے۔

نورالعیین پچھلے دس منٹ سے وفا کی منتیں کر رہی ہے کہ اس کی سا لگرہ پر اسے لازمی آنا ہے۔  
 وفایار پلیرز ایک گھنٹے کے لئے آجاؤ میں تمہارے ساتھ مل کر اپنی سا لگرہ منانا چاہتی ہوں۔"  
 وفا! "یار سمجھنے کی کوشش کرو مجھے میرے بھائی اور بابا آنے نہیں دیں گے اگر بھائی کو پتہ لگا تو وہ میرا  
 یونیورسٹی آنا بند کر دیں گے۔

نورالعیین! "تو تم اپنے بھائی اور بابا کو مت بتاؤ خاموشی سے آجاؤ صرف ایک گھنٹے کے لئے زیادہ دیر کے  
 لئے مت آؤ یار مان جاؤ نا۔

وفا پریشانی سے نورالعیین کی سا لگرہ پے آنے کی حامی بھر لیتی ہے۔  
 وفا اپنی ماں سے پوچھ کر ایک گھنٹے کے لئے نورالعیین کے گھر کی طرف روانہ ہو جاتی ہے۔ نورالعیین  
 صرف وفا کا انتظار کر رہی ہے باقی دوستی آچکی ہوتی ہیں۔ نورالعیین کے ساتھ ساتھ عادل بھی وفا کا انتظار  
 کر رہا ہوتا ہے آج پھر اس کو دیکھے گا۔ وفا نورالعیین کے بتائے گئے ایڈریس پر پہنچ جاتی ہے اور بیل  
 بجاتی ہے۔ عادل بھاگ کر دروازہ کھولنے جاتا ہے عادل کو دیکھ کر گھبرا جاتی ہے اور اپنی چادر سر سے  
 اور آگے کر لیتی ہے۔ عادل اس کی یہ گھبراہٹ دیکھ کر مسکرا کر بولتا ہے۔

"آئے وفا صاحبہ آپ ہی کا انتظار کر رہا تھا میرا مطلب نورالعیین آپ کا انتظار کر رہی ہے۔"  
 وفا گھبراتے ہوئے! "مگر نورالعیین ہے کہاں؟ اور آپ کون ہیں؟

عادل! "آپ پریشان مت ہو یہ نور العین کا ہی گھر ہے اور میں اس کا بڑا بھائی ہوں وہ اپنے روم میں اپنی تمام دوستوں کے ساتھ آپ ہی کا انتظار کر رہی ہے آپ اندر آجائیں۔"

وفا! "آپ پلیز نور العین کو لے کر آئیں میں اس کے ساتھ اندر آؤ گی۔"

عادل یہ سن کر مسکراتا ہے اور خاموشی سے نور العین کو بلا کر لے آتا ہے۔ لیکن نظریں مسلسل وفا پر ہوتی ہیں اور وفا اس کی نظروں سے گھبرا رہی ہے جلدی سے وہ نور العین کے ساتھ اس کے روم میں چلی جاتی ہے۔ وفا کو نور العین کی پوری فیملی بہت اچھی لگتی ہے۔ وفا کی فیملی میں اس کا ایک بڑا بھائی عادل اور ایک چھوٹا بھائی عاقب ہیں نور العین اپنے ماں باپ کی اکلوتی بیٹی ہے۔ وفا نور العین کی ماں سے مل کر بہت خوش ہوتی ہے پہلی دفع وفا کو معلوم ہوتا ہے کہ فیملی ایسی ہوتی ہے۔ ورنہ وفا کے گھر میں اس کا ایک بھائی عیسیٰ خان اس کا باپ داور خان اور اس کی ماں گل جہاں ہوتے ہیں مگر یہ تینوں افراد آپس میں ایک دوسرے سے بہت کم بات کرتے ہیں مہینوں میں ایک بار مل کر کھانا کھا لیتے ہیں۔ مگر نور العین کے گھر والے آپس میں دوسرے سے بہت محبت کرتے ہیں وفا نور العین کو دیکھ کر بولتی ہے بہت خوش نصیب ہو تمہاری فیملی بہت اچھی ہے نور العین یہ سن کر اپنی ماں کے گلے لگ جاتی ہے۔

نور العین وفا کو دروازے تک چھوڑنے جا رہی ہوتی ہے کہ عادل پیچھے سے نور العین کو بلاتا ہے اور کہتا ہے۔

"کیسی بہن ہو تم امی ابو اور عاقب سے ملو ادیا کیا میں تمہارا بھائی نہیں تم اپنی دوست سے مجھے نہیں ملو اؤں گی۔"



نور العین ہنستے ہوئے! "آپ خود ہی مل چکے ہیں اور اپنا تعارف بھی کروا چکے ہیں۔ اگر پھر بھی میں بتا دیتی ہوں (نور العین وفا کی طرف دیکھتی ہے اور کہتی ہے) ان سے ملیے وفا میرے بڑے بھائی عادل ہیں جو کہ انجینئر ہیں اور بہت اچھی جگہ جو ب کر رہے ہیں۔

یہ سن کر دل وفا کو دیکھتا ہے اور جھک کر سلام کرتا ہے۔

وفا! "وعلیکم السلام عادل بھائی!

نور العین بھائی کا لفظ سن کر ہنسنے لگتی ہے اور عدل کھانسنے لگتا ہے۔

عادل وفا سے ناراضگی سے کہتا ہے! میں صرف اپنی بہن کا بھائی ہوں میری ایک ہی بہن ہے اس لیے آپ مجھے بھائی مت بولیں میں صرف عادل ہوں آپ کے لیے۔

یہ سن کر وفا گھبرا جاتی ہے اور جلدی جلدی نور العین اللہ حافظ کہہ دیتی ہے اور اپنی گاڑی میں بیٹھ جاتی ہے۔

عادل نور العین سے کہتا ہے۔

"یار بہنا مجھے تمہاری دوست بہت اچھی لگی جب میں نے اسے پہلی بار دیکھا تھا تب سے یہ میرے دماغ میں بیٹھ گئی ہے اور آج تو لگتا ہے دل میں بھی آگئی ہے کیا تم میری اس سے دوستی کرواؤں گی! یہ سنکر نور العین ہستی ہے اور بولتی ہے۔

عادل میرے بھائی وفا کوئی عام لڑکی نہیں ہے دوستی تو دور کی بات آپ اس سے بات بھی نہیں کر سکتے اس لیے آپ بھول جائیں اور چپ کر کے اندر چلی اور میرا گفٹ دیں۔

عادل سنجیدگی سے کہتا ہے!

"نور العین پلیز میں بہت سنجیدہ ہوں اور سچ کہہ رہا ہوں مجھے وفا سے بات کرنی ہے تم کچھ بھی کر کے میری اس سے ایک بار بات کروادو۔"

نور العین! "میں خود پہلے وفا سے بات کروں گی اگر وہ مان گئی تو پھر آپ سے بات کروادوں گی اب خوش!"

عادل ہنستے ہوئے "ہاں اب میں تو میں تمہارا گفت دیتا ہوں!"

-----

-----

نور العین جب وفا کو بتاتی ہے کہ عادل اس سے دوستی کرنا چاہتا ہے تو وفا نور العین کے آگے ہاتھ جوڑ دیتی ہے سختی سے منع کر دیتی ہے اور اس کو بتاتی ہے کہ اگر یہ بات اس کے بھائی یا بابا کو پتہ لگ گئی تو وہ اس کی جان لے لیں گے۔ نور العین کو وفا کی باتیں عجیب لگتی ہیں مگر وہ وفا کو یقین دلاتی ہے اپنے بھائی کو منع کر دے گی۔ جب نور العین یہ عادل کو بتاتی ہے تو عادل نور العین سے کہتا ہے

"نور العین تمہیں بات ہی کرنی نہیں آتی میں خود وفا سے بات کرنا چاہتا ہوں اور اسے یقین دلانا چاہتا ہوں کہ میں اس کے ساتھ ٹائم پاس کرنے کے لئے دوستی نہیں کر رہا تم بس مجھے اس کا نمبر دے دو اگر وہ مجھے بھی منع کر دے گی تو پھر میں اس سے بات نہیں کروں گا صرف ایک بار مجھے بات کرنے دو! نور العین کچھ سوچ کر اپنے بھائی کو وفا کا نمبر دے دیتی ہے۔"

عادل اس دعا کے ساتھ وفا کو کال ملاتا ہے کہ وفا اس کی بات کا یقین کر لے اور اس سے دوستی کر لے۔  
وفا موبائل دیکھتی ہے تو اس میں کوئی ان نون نمبر دیکھ کر پریشان ہو جاتی ہے پھر کچھ سوچ کر فون اٹھا  
لیتی ہے مگر آگے سے کچھ بولتی نہیں۔

عادل! "السلام علیکم وفا میں آپ کا عادل بات کر رہا ہوں نور العین کا بھائی!  
یہ سن کر وفا کو حیرت ہوتی ہے اور وہ پوچھتی ہے۔

"آپ نے مجھے فون کیوں کیا۔۔۔ میں نے نور العین کو بتا دیا تھا کہ مجھے آپ سے بات نہیں کرنی۔  
یہ سن کر عادل جلدی سے بولتا ہے۔

Support@classicurdumaterial.com  
"پلیز فون بند مت کرئے گا میری بات سن لیں ایک بار!

وفا جب فون بند کرنے لگتی ہے تو عدل کی منت بھرے لہجے کو سن کر دوبارہ کان سے لگا لیتی ہے اور کہتی  
ہے۔

"جی بولے میں سن رہی ہوں مگر جلدی بولیں گے۔

عادل! "بات یہ ہے وفا صاحبہ میں نے جب سے آپ کو دیکھا ہے میرے دل اور دماغ میں آپ کی  
تصویر چپک گئی ہے مجھے سمجھ نہیں آتا میں کیسے آپ کو بتاؤں اور یقین دلاؤں کہ مجھے آپ سے محبت ہو  
گئی ہے میں آپ سے شادی کرنا چاہتا ہوں اس لیے آپ مجھ سے بھاگیے مت اب میں چاہ کر بھی آپ

سے دور نہیں رہ سکتا میں نے بہت کوشش کی کہ آپ کو نہ سوچو مگر آپ بنا اجازت کے میری سوچوں پر قبضہ کر چکی ہیں اس لئے خدا کے لئے اتنی انجان مت بنے اور میرا پرپوزل قبول کر لین میں آپ کو یقین دلاتا ہوں میں ہمیشہ خوش رکھوں گا۔

دوسری طرف وفایہ سن کر گھبرا جاتی ہے وفا سے کچھ بولا ہی نہیں جاتا اس کی خاموشی محسوس کر کے عادل اس سے پوچھتا ہے

"پلیز وفا کچھ بولو مجھے غلط مت سمجھو میری نیت بہت صاف ہے!  
وفا جواب دیتی ہے!

"عادل آپ نے مجھے سننے کو کہا تھا میں نے آپ کی بات سن لیں اور میرے پاس اس بات کا کوئی جواب نہیں اس لیے اب میں فون رکھ رہی ہو اس امید کے ساتھ کہ آپ دوبارہ مجھے فون نہیں کریں گے۔ اس سے پہلے کے عادل کچھ بولتا وفا فون بند کر دیتی ہے اور رونے لگتی ہے اس کا دل گواہی دے رہا ہے عادل کا جذبہ سچا ہے مگر دماغ کو سمجھا رہا ہے کہ اس کا انجام اچھا نہیں ہو گا اس لیے وہ اپنے دل پر جبر کر لیتی ہے اور خاموشی سے لیٹ جاتی ہے۔ سچ تو یہ ہوتا ہے کیا اسکو نور العین اس کا بھائی عادل بہت اچھا لگتا ہے مگر اس سے معلوم ہے کہ ہر اچھی لگنے والی چیز ضروری نہیں اس کے نصیب میں بھی ہو اس لیے وہاں دل کو سختی سے منع کر دیتی ہے۔

دوسری طرف عادل وفا سے اس بات کی امید نہیں کر رہا ہوتا اور اس کا یہ جواب سن کر بہت دکھی ہو جاتا ہے۔ نور العین اپنے بھائی کو پریشان دیکھ کر اس سے پوچھتی ہے عادل اس کو ساری بات بتا دیتا ہے

۔ نور العین عادل کو سمجھ آتی ہے وفا کو بھول جائیں مگر عادل نور العین کو بتا دیتا ہے اب اس کے بس میں نہیں۔

بہت سے دن یو نہی گزر جاتے ہیں اس کے بعد عادل وفا کو فون نہیں کرتا۔ اس کے باوجود وفا کو روزانہ یاد کرتا ہے بہت بار وفا کو کال ملاتے ملاتے بند کر دیتا ہے اور کبھی میسج کرتے ہوئے رہ جاتا ہے عادل کو سمجھ نہیں آتا کہ آخر ایسا کیا ہو گیا جو وہ وفا کو بھلا نہیں پارہا تنگ آکر وہ ایک دن نور العین کو لینے جاتا ہے اور وہاں وفا کو بھی ڈھونڈتا ہے جب اسے وفا نور العین کے ساتھ نظر آتی ہے تو بے چینی کے ساتھ وفا کی طرف بڑھتا ہے وفا عادل کو اپنے پاس آتا دیکھ کر گھبرا جاتی ہے اور اپنے گارڈز کو دیکھتی ہے جو کہ اس کی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔ وفا واپس جانے لگتی ہے تو عدل فوراً وفا کو پکارتا ہے۔

"وفا پلیز تھوڑی دیر ٹھہر جاؤ میں نے بہت کوشش کی کہ میں آپ کو بھلا دوں آپ بھی جانتی ہیں میں نے اس دن کے بعد سے کوئی بات نہیں کی اس کے باوجود میں وہیں کھڑا ہوں" واپس نہیں پلٹ سکا!

وفا عادل کی بات سن کر نور العین کو دیکھتی ہے اور پریشان ہو جاتی ہے۔ نور العین وفا کو دیکھ کر مسکراتی ہے اور اس کا ہاتھ تھام لیتی ہے اور کہتی ہے۔



"وفا میں اپنے بھائی کو جانتی ہوں یہ ایک بہت مخلص انسان ہے میں آج سے پہلے انہیں اتنا بے بس نہیں دیکھا ایک بار ان کی بات کا اعتبار کر لو!

یہ سن کر وفا عادل کی طرف دیکھتی ہے دل بھی وفا کی طرف دیکھ رہا ہوتا ہے عادل کی آنکھوں میں اس کی سچائی وفا کو نظر آ جاتی ہے وفا کا بھی ایک پل کے لئے دل کرتا ہے وہ شخص کا ہاتھ تھام لے مگر جب وہ اپنے گارڈ کو دیکھتی ہے یاد آ جاتا ہے کہ اس کے ہاں محبت جائز نہیں وہاں عادل کو صاف بتانا چاہتی ہے کہ وہ چاہ کر بھی اس کی محبت کا جواب محبت سے نہیں دے سکتی۔

وفا! "عادل مجھے آپ کی بات پر یقین ہے مگر میں بہت مجبور ہوں میں داؤر خان کی بیٹی ہوں اور عیسیٰ خان کی بہن محبت تو دور کی بات میں کسی غیر کو سوچ بھی نہیں سکتی ہمارے خاندان سے باہر شادی کا رواج نہیں اور اگر یہ بات میرے بھائی کو پتہ لگ گئی تو ناصرف مجھے بلکہ آپ کو بھی جان سے مار دیں گے! یہ سن کر عادل مسکرا کر وفا کو کہتا ہے! "وفا محبت کا کوئی خاندان نہیں ہوتا آپ ایک بار میرا ہاتھ تھام لیں یقین کریں میری محبت بہت طاقتور ہے یہ آپ کے بھائی سے جیت جائے گی! وفا یہ سن کر عادل کی طرف دیکھتی ہے اور خاموشی سے وہاں سے چلی جاتی ہے۔

عادل بھی نور العین کو لے کر گھر آ جاتا ہے۔ نور العین ایک بار پھر اپنے بھائی کو سمجھ آتی ہے کہ وہ اس راستے پر نہ چلے اسے وفا کی باتوں سے بہت ڈر لگتا ہے جبکہ عادل اسے کہتا ہے کہ مجھے کسی سے ڈر نہیں لگتا اس لیے تم پریشان مت ہو جب نیت صاف ہوتی ہے تو اللہ بھی ساتھ ہوتا ہے اور جس کے ساتھ اللہ ہوتا ہے اسے کسی کے بھائی اور باپ سے ڈر نہیں لگتا۔

وفا گھر آکر عادل کو ہی سوچ رہی ہوتی ہے وفا کا دل کرتا ہے کہ کاش وہ عدل کو اپنا سکتی اور خوشی خوشی اس کے گھر اپنی زندگی گزارتی مگر وہ جانتی ہے وہ صرف یہ سوچ سکتی ہے دوسری طرف عادل وفا کی خاموشی کو اس کا اقرار سمجھتا ہے اور وفا کو میسج کرتا ہے!

کیا میں آپ کی خاموشی کو اقرار سمجھوں؟

وفا عادل کا یہ میسج پڑھ کر اسے جواب دیتی ہے!

"عادل میں بہت ڈرتی ہوں میں آپ کی طرح بہادر نہیں!

عدل اس کا میسج پڑھ کر اسے جواب دیتا ہے!

ایک بار مجھ پر یقین کر لو اور میرا ساتھ دے دو دیکھنا تم بھی بہادر ہو جاؤں گی۔

وفا اس کو جواب دیتی ہے!

"میں آپ کا ساتھ دینا چاہتی ہوں مگر میں جانتی ہوں کہ یہ سب آسان نہیں بہت بہت مشکل ہے!

عادل اس کو رپلائے کرتا ہے!

مشکل ہو گا مگر ناممکن نہیں بس اس بات کا یقین رکھو کہ میں ہمیشہ تم سے محبت کروں گا اور یہ محبت کبھی ختم نہیں ہو گی اپنی باقی زندگی تمہارے ساتھ گزارنا چاہتا ہوں کیا تم میری یہ خواہش پوری کروں گی!

یہ میسج پڑھ کر وفا کے ہاتھوں میں پسینہ آ جاتا ہے اور وہ بہت دیر بعد جواب دیتی ہے۔  
 "اگر میں ہاں کہوں تو پھر یہ سب کیسے ممکن ہو گا کہ ہم دونوں ایک ساتھ زندگی گزاریں!  
 عادل اس کا میسج پڑھ کر مسکراتا ہے وہ جواب دیتا ہے:

"ظاہر سی بات ہے شادی کر کے ہم دونوں ایک ساتھ زندگی گزاریں گے!  
 ابھی وفایہ میسج پڑھ ہی رہی ہوتی ہے کیا عادل کی کال آ جاتی ہے اور وفادھڑکتے دل کے ساتھ اس کا فون  
 اٹھاتی ہے عادل اس وقت بہت خوش ہوتا ہے اور وفا سے خوشی کا اظہار کرتا ہے۔  
 "وفا تھینک یو سو میچ تم نے میری محبت کا یقین کر کے مجھے مرنے سے بچا لیا ورنہ مجھے تو یوں لگتا تھا کی اگر  
 تم نہ مانی تو مجھے یقین دلانے کے لیے اپنی زندگی ختم کرنی پڑے گی شکر آج میں بہت خوش ہوں!  
 وفا عادل کی بات کاٹ دیتی ہے اور پیچ میں کہتی ہے۔  
 https://www.classicurdumaterial.com

"عادل آپ میری بات کیوں نہیں سمجھ رہے ہم دونوں کی شادی آسان نہیں اگر بھائی کو پتہ لگا تو ہم  
 دونوں کو مار دیں گے!  
 https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial

عادل یہ سن کر شوخی سے کہتا ہے مر تو ہم ویسے بھی گئے ہیں آپ پر!  
 وفا شرما کر عادل سے بولتی ہے کہ اگر آپ اس طرح کی باتیں کریں گے تو میں فون بند کر دوں گی!  
 عادل دل پر ہاتھ رکھ کے وفا کو بولتا ہے یہ ظلم مت کرنا ابھی تو تمہاری آواز سن کر سکون ملا ہے اتنی  
 جلدی فون مت بند کرنا۔

وفا گھبرا کر فون بند کر دیتی ہے۔ عادل ہنستے ہوئے نورالعین کو یہ خوشخبری سناتے جاتا ہے۔

وفا اور عادل ایک دوسرے کی محبت میں بہت آگے بڑھ جاتے ہیں کبھی کبھار کی ملاقات اور فون پر روزانہ بات چیت ان کی محبت کو عشق میں بدل دیتی ہے۔ عادل ہر بات نور العین کو بتاتا ہے نور العین بھی خوش ہوتی ہے کہ وفا جیسی پیاری لڑکی اس کی بھابھی بنے گی۔ جب عادل وفا کو بولتا ہے کہ وہ اس کے گھر رشتہ بھیجنا چاہتا ہے تو وفا اس کو منع کر دیتی ہے مگر عادل کے اصرار پر وہ اپنی ماں سے بات کرتی ہے۔ وفا کی ماں یہ سنتی ہے تو اپنی معصوم بیٹی کو سمجھ آتی ہے کہ محبت کرنا اس خاندان میں ناممکن ہے اس محبت کو یہیں ختم کر دو وفا ماں کو بولتی ہے کہ یہ اس کے بس میں یہ نہیں یا وہ خود ختم ہو سکتی ہے مگر محبت ختم نہیں کر سکتی۔ دوسری طرف عدل کو وفا یہ سب باتیں بتاتی ہے تو عادل پریشان ہو جاتا ہے اور اس کے ذہن میں صرف ایک یہی بات آتی ہے کہ وہ اور وفا چھپکے نکاح کر لیتے ہیں۔ وفا یہ بات سن کر عادل کو سختی سے منع کر دیتی ہے اسے اپنی جان سے زیادہ عادل کی جان کی فکر ہوتی ہے۔ عادل وفا کو بولتا ہے اس کی جان تو تبھی جائے گی اگر اسے وفانہ ملی۔ نور العین بھی وفا کو سمجھ آتی ہے کہ اگر وہ دونوں خاموشی سے نکاح کر لیں اور چھپ کر کہیں زندگی گزاری تو ہو سکتا ہے اس کا بھائی اور باپ اسے معاف کر دیں۔ وفا نور العین کی باتوں میں آکر نکاح کرنے کے لیے مان جاتی ہے۔ وفا یونیورسٹی سے چھپکے سے عادل اور نور العین کے ساتھ اس کے گھر چلی جاتی ہے وہاں عادل اور وفا کا نکاح کر دیا جاتا ہے۔ وفا عادل سے کہتی ہے کہ جلد از جلد انہیں اس شہر سے نکل جانا چاہیے۔ عادل پہلے ہی سارا انتظام

کر چکا ہوتا ہے اس لیے وہ اپنی ماں بہن بھائی اور باپ سے مل کر وفا کے ساتھ شہر چھوڑ کر چلا جاتا ہے۔  
نور العین جلدی سے واپس یونیورسٹی آ جاتی ہے۔ تھوڑی ہی دیر بعد وفا کے گارڈز وفا کو ڈھونڈنے لگتے ہیں مگر انہیں وفا نہیں ملتی۔

ایک طرف عادل اور وفا ایک دوسرے کے ملنے پر بہت خوش ہوتے ہیں عادل وفا کو اپنی محبت کا بھرپور یقین دلاتا ہے وفا عادل کی محبت سے سرشار ہو جاتی ہے اور اپنی زندگی کی تمام کمیوں کو بھول جاتی ہے۔ وفا کا یہ دن زندگی کا خوبصورت ترین دن ہوتا ہے جب عادل کے ساتھ چھوٹے سے گھر میں رہنے لگتی ہے۔ دوسری طرف وفا کا بھائی عیسیٰ خان غصے میں وفا کو ہر جگہ ڈھونڈتا ہے۔

داور خان (وفا کے والد)!

آخر وفا کہاں چلی گئی زمین کھا گئی آسمان لے گیا ابھی تک تم لوگوں کو اس کا پتہ کیوں نہیں چلا!  
عیسیٰ خان! "بابا سائیں آپ فکر نہ کریں بس تھوڑا ٹائم مجھے اور دیں میں پتا کروا رہا ہوں بہت جلد وفا کو سامنے لا کر کھڑا کر دوں گا! یہ کہتے ہی عیسیٰ خان وفا کے گارڈ کی طرف جاتا ہے اور اس سے پوچھتا ہے تو اس کا گارڈ عیسیٰ خان کو بتاتا ہے کہ وفا کی ایک ہی دوست ہے نور العین یہ بھی بتاتا ہے نور العین کے گھر وفا کو لے کر گیا تھا ساتھ میں یہ بھی بتاتا ہے نور العین کا بھائی بھی گھر سے دو دن سے غائب ہے۔ یہ



سنتے ہی عیسیٰ خان غصے میں گارڈ کو پکڑتے نورالعین کے گھر لے جانے کا کہتا ہے نورالعین کو خبر بھی نہیں ہوتی کی زندگی میں اتنا بڑا طوفان آنے والا ہے!

جب نورالعین اپنی ماں کے ساتھ بستر پر سونے کے لئے آتی ہے تو اس کی ماں نورالعین سے کہتی ہے کے مجھے عادل کی بہت یاد آرہی ہے یہ سنتے ہی نورالعین خود بھی دکھی ہو جاتی ہے اپنی ماں کو سمجھ آتی ہے بس کچھ مہینوں کی بات ہے پھر سب ٹھیک ہو جائے گا آپ یہ دیکھیں بھائی کتنا خوش ہیں اور ان کے لیے دعا کریں۔

ابھی نورالعین بات ختم بھی نہیں کرتی کے باہر سے دروازہ بجنے کی آوازیں آنے لگتی ہیں۔ نورالعین اور اس کی ماں ڈر کر اٹھ جاتے ہیں۔ عاقب اور اس کے والد گھبرا کر دروازہ کھولنے کے لیے جاتے ہیں دروازہ کھولتے ہیں پانچ آدمی گھر کے اندر داخل ہو جاتے ہیں اور عاقب کا گربان پکڑ لیتے ہیں عاقب یہ دیکھ کے ڈر جاتا ہے نورالعین یہ دیکھ کر بھاگتی ہوئی اپنے بھائی کے پاس آتی ہے کہ اچانک عیسیٰ خان نورالعین کی طرف آتا ہے اور اسے پکڑ لیتا ہے اور غصے میں دھاڑتا ہے۔

"تو تم ہو نورالعین مجھے بتاؤ میری بہن وفا کہاں ہے ورنہ میں تم سب کو یہیں ختم کر دوں گا!" جب نورالعین اپنے سامنے عیسیٰ خان کو دیکھتی ہے تو حقیقت ڈر جاتی ہے آج اسے سمجھاتا ہے کہ وفاتنا ڈرتی کیوں تھی عیسیٰ خان کی آواز عجیب سا غرور ہوتا ہے اور اس کی آنکھوں میں وحشت ہوتی ہے جسے دیکھ کر نورالعین سانس لینا ہی بھول جاتی ہے نورالعین کی خاموشی سے عیسیٰ خان دوبارہ نورالعین کو جھنجھوڑتا ہے اور بولتا ہے۔

"میں دوبارہ نہیں پوچھوں گا مجھے بتاؤ میری بہن کہاں ہے!

نورالین بمشکل بولتی ہے "مجھے نہیں پتا میں تو خود وفا کو ڈھونڈ رہی تھی میں سمجھی وہ بیمار ہے اس لیے یونیورسٹی نہیں آرہی!

یہ سن کر عیسیٰ خان وفا کے منہ پر تھپڑ مارتا ہے اس سے پہلے کہ بے وفاز مین پر گرتی عیسیٰ خان اسے دوبارہ پکڑ لیتا ہے دوسری طرف نورالین کے ماں باپ اور بھائی عیسیٰ خان کی منتیں کرتے ہیں کہ انہیں کچھ نہیں پتہ اور ان کی بیٹی کو چھوڑ دو گاڑڈنے بند و قیں ان تینوں کے سروں پر تان رکھی ہوتی ہیں۔ نورالین پھر چلا کر بولتی ہے!

"میں نے آپ کو بتایا نہ میں نہیں جانتی کہ آپ کی بہن کہاں ہے آپ ہم لوگوں کو تنگ مت کریں ورنہ میں پولیس بلا لوں گی!

یہ سن کر عیسیٰ خان عجیب طرح سے ہنستا ہے نورالین کو اپنے قریب کر کے اس کے چہرے پہ بندوق رکھتا ہے اور بولتا ہے!

"اچھا تو تم پولیس کو بلاؤ گی تمہیں لگتا ہے پولیس میرا کچھ بگاڑ سکتی ہے! میں تمہیں دس سیکنڈ دے رہا ہوں مجھے شرافت سے بتا دو کہ تمہارا بھائی اور میری بہن کہاں ہیں ورنہ تم سوچ بھی نہیں سکتی کہ میں کیا کر سکتا ہوں!

یہ سن کر نورالین کی ماں روتی ہوئی عیسیٰ خان کے پاس جاتی ہے اور بولتی ہے!

"خدا را میری بیٹی کو چھوڑ دو میرا بیٹا تو ملک سے باہر گیا ہوا ہے وہ تو تمہاری بہن کو جانتا بھی نہیں"

عیسیٰ خان غصے سے نورالعیین کی ماں کی طرف آتا ہے بولتا ہے!

"ٹھیک ہے میں اس کی بہن کو لے کر جا رہا ہوں اگر اسے اپنی بہن چاہیے تو میری بہن کو لے کر اس ایڈریس پر آجائے میں تین دن کا وقت دے رہا ہوں وہ جس بھی ملک میں گیا ہے اسے کہو واپس آجائے اسی میں اس کی بہتری ہے اور آپ سب کی بھی!

یہ کہہ کر وہ نورالعیین کی طرف بڑھتا ہے جبکہ نورالعیین ڈر کر اپنے روم کی طرف بھاگتی ہے اس سے پہلے کہ وہ بھاگتی عیسیٰ خان اس کو اٹھا کر گاڑی میں پھینک دیتا ہے فوراً ہی گارڈز تینوں کو چھوڑ کر عیسیٰ خان کے پیچھے جاتے ہیں گاڑی بھگالے جاتے ہیں۔ پیچھے سے نورالعیین کے ماں باپ زور زور سے چیختے ہیں آہستہ آہستہ پورا محلہ یہ منظر دیکھتا ہے مگر کوئی کچھ نہیں کہہ پاتا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

عیسیٰ خان نورالعیین کو تہ خانے میں لے جاتا ہے اور غصے میں بولتا ہے!

"یہ فون پکڑو اور اپنے بھائی کو کہو کی اگر اسے تمہاری عزت اور جان پیاری ہے تو آکر تمہیں لے جائے اگر اس میں اتنی سی بھی ہمت ہے تو میرے سامنے آئے ورنہ تم اچھے سے جانتی ہوں آگے کیا ہو گا!

نورالعیین یہ سن کر عیسیٰ خان کے پاؤں پڑ جاتی ہے اور اسے بولتی ہے!

خدا کے لئے میرے بھائی اور اپنی بہن کو معاف کر دو اور ان دونوں کو اپنی زندگی جینے دو ایک دوسرے سے بہت محبت کرتے ہیں۔۔

اس سے پہلے کہ نور العین اپنی بات مکمل کرتی عیسیٰ خان غصے میں نور العین کہ بال پکڑ لیتا ہے اسے اٹھا کر اپنے سامنے کرتا ہے بولتا ہے!

"محبت اتنی ہمت ہے تمہارا بھائی عیسیٰ خان کی بہن سے محبت کرے اور اسے بھگالے جائے تو نہیں جانتی کہ تم لوگوں نے بہت بڑی غلطی کر دی ہے! میں تمہیں آخری بار بتا رہا ہوں اپنے بھائی کو بولو یہاں آجائے ورنہ میں دوبارہ بولتا نہیں ہوں عمل کرتا ہوں۔

عیسیٰ خان اپنے گن کو نور العین کے گردن پر رکھتا ہے اور اپنی آنکھوں سے اس بات کا یقین دلاتا ہے کہ وہ کچھ بھی کر سکتا ہے۔

نور العین ڈرتے ہوئے اپنے بھائی کو فون کرتی ہے اور اسے یہ سب بتا دیتی ہے۔ دوسری طرف عادل کوئی اس بات کا یقین ہی نہیں آتا کیا اس کی وجہ سے اس کی بہن مصیبت میں ہے مگر وہ وفا کو بھی کھونا نہیں چاہتا۔ مگر وفا جانتی ہے کہ اگر عادل اور وہ واپس نہ گئے تو عیسیٰ خان نور العین کو بے دردی سے مار دے گا۔ یہ سوچ کر عادل اور وفا عیسیٰ خان یہ بتائے ہوئے ایڈریس پر جانے کے لئے نکل جاتے ہیں بلکہ یوں کہیں کہ موت کو اپنے پاس بلا لیتی ہیں۔

خان ولا جتنا خوبصورت اوپر سے بنا ہوا ہے اتنا ہی خوفناک اس کا تہ خانہ ہے جہاں نہ روشنی جاتی ہے اور نہ ہی ہوا ایک بند کمرے میں نور العین اپنی بربادی پر سسک رہی ہے روتے روتے اس کی آنکھیں خشک ہو جاتی ہیں۔ وہ یک ٹک سامنے دیوار پر نظر جمائے بیٹھی ہے اپنے ماں باپ اور بھائی کے غم میں نڈھال اس کے سوچنے کی صلاحیت ختم ہو جاتی ہے۔ اسے کچھ محسوس نہیں ہو رہا نہ ڈرنا خوف!

عیسیٰ خان غصے سے دروازہ کھولتا ہے اور نور العین کو اپنے سامنے کھڑا کرتا ہے نور العین بے دماغی سے عیسیٰ خان کو دیکھتی رہ جاتی ہے۔ عیسیٰ خان اس کے چہرے کے پاس آ کر زور سے بولتا ہے!

"تم نے دیکھا تھا میں نے تمہارے بھائی اور اپنی بہن کو تمہارے سامنے مار دیا پھر تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھ پر تھوکنے کی تمہیں ڈر نہیں لگتا میں تمہیں بھی مار سکتا ہوں!

نور العین خاموشی سے عیسیٰ خان کی بات سنتی ہے مگر کوئی جواب نہیں دیتی۔ عیسیٰ خان کو اس کی یہ خاموشی اور غصہ دلاتی ہے اور وہ نور العین کے بال کھینچ کر خود کے قریب کر لیتا ہے اور غراتا ہے!

"تم جانتی ہو تمہارے اس تھوکنے کی میں تمہیں کیا سزا دے سکتا ہوں تم سوچ بھی نہیں سکتی!

یہ سن کر نور العین ایک بار پھر عیسیٰ خان کے منہ پر تھوک دیتی ہے اور چلاتی ہے!

"اور کیا نقصان کرو گے تم میرا سب کچھ چھین لیا مار دو گے تو لو مار دو"

عیسیٰ خان اپنا منہ اپنے ہاتھ سے صاف کرتا ہے اور مسکراتا ہے!

"آہ تمہیں لگتا ہے میں تمہیں اتنی آسان موت دوں گا پہلے میں نے سوچا تھا کہ میرا مقصد پورا ہو گیا ہے میں تمہیں چھوڑ دوں گا مگر تمہاری اس غلطی کی وجہ سے تم اب بہت پچھتاؤ گی!



یہ کہتے ہی عیسیٰ خان نور العین کو وہاں موجود ایک چھوٹی سی چارپائی پر اٹھا کر پھینک دیتا ہے۔ نور العین اس سب کے لئے تیار نہیں ہوتی اور چارپائی پر گر جاتی ہے اس سے پہلے کہ نور العین چارپائی سے اٹھتی عیسیٰ خان اس کے اوپر جھک جاتا ہے اور اس کے دونوں ہاتھ اپنے ایک ہاتھ سے قابو میں کر لیتا ہے نور العین بے بس ہو جاتی ہے اور غصے سے عیسیٰ خان کو دیکھنے لگتی ہے اور کہتی ہے تم مجھے فرعون لگ رہے ہو عیسیٰ خان اس کی یہ بات سن کر زور سے ہنستا ہے اور کہتا ہے۔

"ہاھا کیا ہوا ابھی تو میں نے صرف تمہارے ہاتھ پکڑے ہیں اور تم نے مجھے فرعون کہہ دیا جب میں آگے اور بہت کچھ کروں گاتب میں تمہیں کیا لگوں گا!

یہ سن کر نور العین اپنا چہرہ دوسری طرف کر لیتی ہے جبکہ عیسیٰ خان اس کی لمبی گردن پے جھک جاتا ہے غور سے دیکھتا ہے نور العین کی گردن پر دو چھوٹے چھوٹے خوبصورت تل ہوتے ہیں جن کو عیسیٰ خان دلچسپی سے دیکھتا ہے اور نور العین کا چہرہ اپنی طرف کرتا ہے اور اس کی آنکھوں میں دیکھ کر کہتا ہے!

"واہ میں نے تو اب غور کیا تم پر تم تو خوبصورت ہو اور تمہارے یہ تل دوستارے لگ رہے ہیں تمہیں پتا ہے میں نے کبھی کسی بھی لڑکی کا جسم زبردستی استعمال نہیں کیا مگر تم نے مجھے مجبور کر دیا میں اپنی عادت کے خلاف جا کر یہ سب کروں"

نور العین خاموشی سے عیسیٰ خان کا چہرہ دیکھتی ہے اور آنکھیں بند کر لیتی ہے۔ عیسیٰ خان حیران ہوتا ہے نور العین کا چہرہ دیکھتا ہے نور العین کا چہرہ ایک عام سا چہرہ نہیں ہوتا ہے۔ خوبصورت آنکھیں،

خوبصورت ناک، خوبصورت ہونٹ اور صاف چہرہ مگر اس کے گردن پر وہ دو تل بہت خاص ہوتے

ہیں۔ عیسیٰ خان خاموشی سے نورالعین کہ ان تلوں پر اپنے لب رکھ دیتا ہے۔ اور اس کی اس حرکت پر کہیں دور کھڑی محبت عیسیٰ خان پہ مسکرا دیتی ہے۔ جبکہ نورالعین جو بے دماغی سے آنکھیں بند کر کے لیٹی ہوتی ہے یکدم اٹھ جاتی ہے۔ نورالعین کو احساس ہوتا ہے کہ ابھی اس کے پاس کھونے کے لئے اس کی عزت محفوظ ہے۔ عیسیٰ خان کی پکڑ بھی ڈھیلی ہوتی ہے اور نورالعین اس سے دور ہو جاتی ہے نفرت بھری نظروں سے عیسیٰ خان کو دیکھتی ہے اور خود کو اپنے دوپٹے سے چھپا لیتی ہے!

عیسیٰ خان نورالعین کو دیکھتا ہے اٹھ کر باہر چلا جاتا ہے۔ عیسیٰ خان میں تمام برائیاں ہوتی ہیں ہم مگر اس نے کبھی کسی لڑکی کے ساتھ زبردستی نہیں کی ہوتی عیسیٰ خان کا ماننا تھا کہ جب اس کے پاس وہ سب کچھ ہے جس کی وجہ سے ایک سے ایک خوبصورت لڑکی اس کے پاس خود چل کر آتی ہے تو وہ زبردستی کیوں کرے۔ کچھ لڑکیاں عیسیٰ خان کی خوبصورتی اور وجاہت کی وجہ سے اس کی قربت حاصل کرتی ہیں جبکہ کچھ پیسوں کی خاطر اپنی عزت عیسیٰ خان کے حوالے کر دیتی ہیں عیسیٰ خان یہی سوچ کر ان لڑکیوں کو پیسے دے دیتا ہے کہ جب انہوں نے اپنی عزت بیچ دی ہے تو کیوں نہ وہ کچھ کما بھی لیں۔ مگر اس کے علاوہ وہ کبھی بھی کسی بھی لڑکی کی طرف خود سے نہیں بڑھا۔ یہی سوچ کر وہ نورالعین کے کمرے سے نکل جاتا ہے۔ اور دوسری طرف نورالعین اپنے قسمت پر آنسو بہانے لگتی ہے۔

جب عیسیٰ خان اپنے کو ٹھی پہنچتا ہے تو داور خان اسی کے انتظار میں ہوتے ہیں اور اس سے پوچھتے ہیں۔

"کیا یہ سچ ہے یہ تم نے اپنی بہن کو بھی مار دیا بولو!"

عیسیٰ خان اپنے باپ کو جواب دیتا ہے۔

"جی بابا میں نے ان دونوں کو مار دیا اور محبت ختم کر دی"

یہ سن کر داؤر خان غصے میں عیسیٰ خان کو گربان سے پکڑتے ہیں اور کہتے ہیں۔

"تم نے اپنی بہن کو کیوں مارا تمہیں اسے زندہ یہاں لانا چاہیے تھا"

عیسیٰ خان! "بابا وہ میرے سامنے اپنے عشق کی جان بچانے آگئی تھی اور بے شرمیوں کی طرح اس کا ہاتھ تھامے کھڑی تھی میری غیرت نے گوارہ نہیں کیا اور میں نے دونوں کو مار دیا!

یہ سن کر گل جہاں (داؤر خان کی بیوی) زور سے رونے لگتی ہیں اور عیسیٰ خان کے سینے پر ہاتھ مارنے لگتی ہیں۔  
<https://www.classicurdumaterial.com/>

"تمہیں ذرا رحم نہ آیا دو جوان لوگوں کو مارتے ہوئے ایک تو تمہاری سگی بہن تھی تم اتنے سنگدل کیسے ہو گئے"  
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

عیسیٰ خان!

"بس اب آپ میرے سامنے روئے مت اس بے شرم کے لیے بلکہ آپ بھی اسی کے ساتھ شامل

ہو نگے سزا بھگتیں اپنی بیٹی کی جدائی کی میں نے اس کو دفن دیا ہے

یہ سن کر گل جہاں اپنا سینا پیٹنے لگتی ہیں اور کہتی ہیں!

"عیسیٰ خان تم خود کیوں خدا بن گئے خدا سے ڈرو!"

یہ سن کر عیسیٰ خان جواب دیتا ہے!

"میں خدا نہیں بنا بلکہ خدا کی دی ہوئی طاقت کو استعمال کیا ہے"

یہ کہہ کر عیسیٰ خان اپنے روم میں چلا جاتا ہے!

داور خان کو جب یہ معلوم ہوتا ہے کہ عادل کی بہن عیسیٰ خان کے پاس ہے تو وہ عیسیٰ خان کے کمرے میں جاتے ہیں۔ اور پوچھتے ہیں۔

"تم نے اُس عادل کی بہن کو اپنے پاس کیوں رکھا ہوا ہے اس کا قصہ ختم کرو اس کے ماں باپ بہت شور مچا رہے ہیں اور اوپر سے میڈیا والوں نے دماغ کھایا ہوا ہے!"

عیسیٰ خان اٹھ کر بیٹھتا ہے اپنے باپ کو جواب دیتا ہے۔

"بابا آپ اس لڑکی کی فکر چھوڑ دیں اسے میں دیکھ لوں گا آپ بس میڈیا والوں کو چپ کروائیں"

داور خان: "کیا مطلب تم دیکھ لو گے جہاں اپنی بہن کو مار سکتے ہو اس کو بھی ختم کرو میں کوئی رزق نہیں لے سکتا الیکشن قریب آرہے ہیں!"

یہ سن کر عیسیٰ خان اپنے باپ کے سامنے کھڑا ہو جاتا ہے اور ان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہتا ہے: "میں نے آپ سے کہا نہ آپ فکر نہ کریں جہاں تک اسے ختم کرنے کی بات ہے میں اس کو اتنی آسان موت نہیں دوں گا۔"

داور خان سوچتے ہوئے اسے آرام کرنے کا کہتے ہیں اور چلے جاتے ہیں۔

نور العین کا باپ ہاسپٹل میں زندگی موت کی جنگ لڑ رہا ہے۔ نور العین کی ماں اور بھائی غمزدہ ہوتے ہیں اور دعائیں مانگ رہے ہیں دوسری طرف نور العین بغیر کچھ کھائے پئے نڈھال ہو کر بے ہوش ہو جاتی ہے عیسیٰ خان کے کسی بھی نوکر نے تہہ خانے میں جانے کی جرات نہیں اس لیے کوئی بھی نور العین کو روٹی اور پانی کا نہیں پوچھتا جب تک عیسیٰ خان کا کوئی حکم نہ ملے تب تک کوئی بھی کچھ نہیں کر سکتا۔

عیسیٰ خان بچپن سے ہی غصے کا بہت تیز ہے جو کہہ دیا وہ کرتا ہے اور کرنے کے بعد اس میں کچھتا تا نہیں داور خان اپنے بیٹے سے بہت محبت کرتے ہیں اور اُس پر فخر کرتے ہیں کہ ان کا بیٹا ان سے بھی زیادہ بہادر ہے بلکہ کبھی کبھی تو داور خان بھی عیسیٰ خان کے غصے سے ڈر جاتے ہیں۔



ایسا نہیں تھا کہ ایسی خان کو اپنی بہن سے محبت نہیں تھی مگر اسے اپنی بات اور غیرت زیادہ عزیز تھی یہی وجہ تھی کہ وہ وفا خان کو مارنے کے بعد بھی دکھی نہیں ہوتا وہ سمجھتا ہے کہ وفا خان جو گناہ کیا اس کی سزا اس کو مل گئی!

عیسیٰ خان ایک دم آنکھیں کھولتا ہے تو اسے احساس ہوتا ہے کہ اس کے خواب میں وہی دو تل آئے ہیں جو نور العین کی گردن پر تھے۔ عیسیٰ خان زور سے اپنی آنکھیں بند کر کے کھولتا ہے اور کچھ سوچ کر اپنے موبائل سے بانوبی بی (جو کہ خان ولا کی خادما ہیں) انہیں کال کرتا ہے اور کہتا ہے:

گل بی بی جائیں اس لڑکی کو کھانے اور پینے کے لئے کچھ دیں!

یہ سن کر گل بی بی نور العین کے پاس جاتی ہیں اور بے ہوش پڑی نور العین کو پکارتی ہیں مگر کوئی جواب نہیں آتا تو پریشان ہو کر مجید کے پاس (گل بی بی کا شوہر) جاتی ہیں اور انہیں نور العین کی بے ہوشی کا بتاتی ہیں مجید ان سے کہتا ہے کہ پانی ڈالو شاہد وہ ہوش میں آجائے جب بانوبی بی نور العین کے منہ پر پانی کے چھینٹے مارتی ہیں تو نور العین ہوش میں آجاتی ہے پھر بانوبی بی نور العین کو کھانا اور پانی دے کر چلی جاتی ہے۔ بہت ہمت کر کے نور العین کھانا کھاتی ہے۔ کھانا کھانے کے بعد نور العین کو صحیح ہوش

آتا ہے ایک بار پھر اُس کے سامنے اس کے بھائی کا بیجان چہرہ نظر آجاتا ہے پھر اسے اپنے ماں باپ دوسرے بھائی کا خیال آتا ہے تو وہ اٹھ کر باتھ روم جا کر وضو کرنے لگتی ہے اور اپنے رب کے آگے دعائیں مانگنے لگتی ہے!

اگلے دن صبح میں مجید نور العین کو ناشتہ دینے آتا ہے تو نور العین غصے میں اس پر رات میں دیئے جانے والے گلاس سے اس پر حملہ کرتی ہے جس سے مجید کے سر سے خون نکلنے لگتا ہے اور وہ تیزی سے اوپر آ جاتا ہے جبکہ عیسیٰ خان اپنا موبائل کان پر لگائے اندر داخل ہوتا ہے اور مجید کی حالت دیکھ کر اس سے پوچھتا ہے کہ یہ کس نے کیا تو مجید اسے نور العین کا بتا دیتا ہے جس پر عیسیٰ خان مسکراتا ہوا کہتا ہے!

ایک لڑکی نہیں سنبھالی جا رہی کیا ہجڑے رکھ لیے ہیں میں نے!

یہ بول کر عیسیٰ خان نور العین کے پاس جاتا ہے وہ جیسے ہی دروازہ کھولتا ہے نور العین برتن سے عیسیٰ خان پہ بھی حملہ کرنے کی کوشش کرتی ہے جس سے عیسیٰ خان بہت خوبصورتی سے بچ جاتا ہے۔ اور تیزی سے نور العین کو کا بو کر لیتا ہے اور بولتا ہے!

یہ میں ہوں عیسیٰ خان بیچارے میرے نوکر کو زخمی کر دیا تم نے اور وہ ہجڑوں کی طرح تم سے مار کھا کر اوپر آ گیا!

نور العین عیسیٰ خان کی آنکھوں میں دیکھ کر کہتی ہے!

ہجڑے تو تم بھی ہو ایک کمزور لڑکی کو روم میں بند کر کے سمجھتے ہو بہت مردوں والا کام کیا ہے! یہ کہہ کر نور العین ہنسنے لگتی ہے جبکہ ایسی خان یہ بات سن کر غصے میں اس کے منہ پر ہاتھ رکھ کے اس کی ہنسی بند کر دیتا ہے غصے میں کہتا ہے!

"او اچھا تو میں تمہیں بتاتا ہوں یہ میں ہجڑا نہیں مرد ہوں اب مجھ سے شکایت مت کرنا تم نے مجھے خود  
مجبور کیا ہے!"

یہ کہہ کر عیسیٰ خان غصے میں نور العین کا دوپٹہ اس کے گلے سے اتار کر پھینک دیتا ہے نور العین کو دیوار  
کے ساتھ لگا کر کے اوپر جھک جاتا ہے اور وہ سب حدیں پار کر لیتا ہے۔

عیسیٰ خان اپنا غصہ اتار کر نور العین کو ایک جھٹکے سے سے الگ کرتا ہے اور ایک نظر ڈال کر کمرے سے  
باہر چلا جاتا ہے اور اپنے شراب خانے میں بیٹھ کر شراب پینے لگتا ہے نہ جانے کیوں عیسیٰ خان  
نور العین کے ساتھ یہ سب کر کے بے چین سا ہو جاتا ہے وہ سوچتا ہے کہ شاید اس لیے کہ اس نے  
کبھی کسی لڑکی کے ساتھ خود سے یہ زبردستی نہیں کی وہ بے چینی سے اپنے گھنے بالوں میں انگلیاں ڈال  
کر سوچنے لگتا ہے اور آنکھیں بند کر لیتا ہے آنکھیں بند کرتے ہی اس کی آنکھوں میں وہ دو تل سا منہ  
آ جاتے ہیں اور وہ فوراً آنکھیں کھول دیتا ہے۔ دوسری طرف نور العین بے بسی سے اپنی بربادی پر ماتم  
کرنے لگتی ہے اور زور زور سے رونے لگتی ہے اتنا چلاتی ہے اس کی آواز عیسیٰ خان تک پہنچ جاتی ہے اور  
وہ عیسیٰ خان کو موت کی بد دعائیں دینے لگتی ہے۔

داور خان کا تعلق سیاسی خاندان سے ہوتا ہے داور خان ایک بہت عقلمند اور موقع پرست سیاستدان ہیں ان کا اکلوتا بیٹا عیسیٰ خان بھی اپنے والد کی طرح سیاست میں شامل ہوتا ہے بس فرق اتنا ہوتا ہے کہ عیسیٰ خان کو جھوٹ بولنا نہیں آتا وہ بہت بہادری کے ساتھ سچ بولتا ہے چاہے اس میں اس کا نقصان ہی کیوں نہ ہو اور یہی بات داور خان اس کو بہت بار سمجھا چکے ہوتے ہیں کہ سیاست میں دکھانا کچھ اور ہے اور کرنا کچھ اور مگر عیسیٰ خان صاف کہہ دیتا ہے وہ کسی سے ڈرتا نہیں ہے جو جھوٹ بولے۔ اس لیے داور خان اسے میڈیا کے سامنے کم ہی لاتے تھے۔ عیسیٰ خان کہ اپنے کچھ اصول تھے جن سے وہ ایک انچ بھی نہیں ہلتا تھا۔ پہلا اصول جھوٹ نہ بولنا تھا! دوسرا اصول اس کی عزت اور غیرت تھی جس کے لیے وہ کسی کی بھی جان لے سکتا تھا تیسرا وہ جو کہتا تھا وہ کر گزرتا تھا چاہے کوئی بھی نقصان ہو ایک بار کیا ہو ا وعدہ توڑتا نہیں تھا اس کے علاوہ کبھی کسی کی طرف خود نہیں جھکا تھا کوئی بھی اسے پسند آتی تو وہ اسے آفر کرتا اگر وہ مان جاتی اس کے ساتھ وقت گزارتا اور اگر نہیں مانتی تو وہ اسے عزت کے ساتھ چھوڑ دیتا (جو کہ شاید ہی ہوا ہو)۔

یہی وجہ تھی کہ عیسیٰ خان نور العین کے ساتھ زبردستی کرنے سے بے چین ہو جاتا ہے خود کو تسلی دیتا ہے کہ اس نے نور العین کو اس کے آگے بولنے کی سزا دی ہے اور اب وہ سوچ رہا ہوتا ہے کہ بہت جلد

وہ نور العین کو آزاد کر دے گا۔ جبکہ دور کھڑی محبت ایک قدم آگے آکر عیسیٰ خان کی سوچ پر مسکرا دیتی ہے!

داؤد خان سارے میڈیا والوں کو پیسے دے کر ان کا منہ بند کروا دیتے ہیں اور ایک بار پھر سارے معاملات روزمرہ کی طرح چلنے لگتے ہیں۔ داؤد خان اور عیسیٰ خان اس وقت ایک جلسے میں بیٹھے اپنی تعریفوں کے پھول سمیٹ رہے ہوتے ہیں بہت سے لوگ عیسیٰ خان زندہ باد کے نعرے لگا رہے ہوتے ہیں عیسیٰ خان اپنی سیٹ سے اٹھ کر سب کے سامنے کھڑا ہوتا ہے اور مانگ ہاتھ میں لے کر اپنی تقریر کا آغاز کرتا ہے ہمیشہ کی طرح پرچے پر لکھی ہوئی تقریر ایک ریڈنگ کی طرح پڑھنا شروع کر دیتا ہے۔ وہ اپنی مضبوط آواز میں بولتا ہے!

میرے بھائیو اور بزرگو آپ کو عیسیٰ خان سلام پیش کرتا ہے اس ملک کو اور آپ لوگوں کو ترقی کرنے سے کوئی نہیں روک سکتا آج میں وعدہ کرتا ہوں کہ یہاں پر لڑکیوں کی تعلیم کے لیے ناصرف کالج بنواؤں گا بلکہ ان کو آنے جانے کے لیے مفت سواری بھی فراہم کروں گا۔ آپ کی بیٹیوں کی عزت مجھے اپنی عزت کی طرح پیاری ہے جو آج کل ہو رہا ہے جس سے ایک لڑکی اپنے گھر سے نکلتے ہوئے ڈرتی ہے وہ کل نہیں ہوگا!



یہ بولتے ہی عیسیٰ خان کو نور العین کا چہرہ یاد آ جاتا ہے وہ خاموش ہو جاتا ہے آگے کی تقریر میں بھی اسی طرح لکھا ہوتا ہے لڑکیوں کی عزت کی حفاظت اور بہت کچھ مگر عیسیٰ خان خاموشی سے وہ پرچہ اپنے ہاتھ میں موڑ کر پھینک دیتا ہے بہت غصے میں وہاں سے چلا جاتا ہے سب لوگ اس حرکت کو حیران ہو کر دیکھتے ہیں جبکہ کچھ جیالے ہوش میں آ کر عیسیٰ خان زند آباد کے نعرے لگانے لگتے ہیں۔ داور خان فوراً اپنی سیٹ سے اٹھ کر مائیک سنبھال لیتے ہیں عیسیٰ خان اپنی گاڑی کی طرف چلا جاتا ہے۔

عیسیٰ خان جلسے سے سیدھا نور العین کے پاس آتا ہے نور العین اس وقت جائے نماز پر بیٹھی آنکھیں بند کئے دعا کر رہی ہوتی ہے وہ دعائیں اتنی مگن ہوتی ہے کہ اسے کسی کی موجودگی کا احساس نہیں ہوتا۔ عیسیٰ خان خاموشی سے بیٹھ کر نور العین کا آنسوؤں سے تر چہرہ دیکھتا ہے۔ کافی دیر گزرنے کے بعد بھی جب نور العین کی دعا مکمل نہیں ہوتی عیسیٰ خان آہستہ سے بولتا ہے!

کس کے لیے اتنی دعائیں مانگی جا رہی ہیں!

نور العین آنکھیں کھولتی ہے اور عیسیٰ خان کو دیکھتی ہے طنزیہ بولتی ہے:

دعائیں نہیں بد دعائیں مانگ رہی ہوں ایک شیطان کے لیے!

یہ سن کر عیسیٰ خان مسکرا دیتا ہے اور نور العین کے قریب جاتا ہے پوچھتا ہے۔

کیا تم آزاد ہونا چاہتی ہوں؟

نور العین: کیوں تم ڈر گئے بد دعاؤں سے؟

عیسیٰ خان: میں کسی سے نہیں ڈرتا تم سے جو پوچھا ہے اس کا جواب دو!

نور العین: ہاں میں آزاد ہونا چاہتی ہوں!

عیسیٰ خان: تو ٹھیک ہے تمہیں اس کی قیمت ادا کرنی ہوگی آج رات تیار رہنا اوپر جشن ہو گا تم وہاں باقی لڑکیوں کی طرح رقص کرنا اور میرے آئے ہوئے مہمانوں کو خوش کرنا اگر وہ خوش ہو گئے کو تم آزاد ہو یہ عیسیٰ خان کا تم سے وعدہ ہے!

یہ سن کر نور العین ڈر کر عیسیٰ خان کو دیکھتی ہے اور سوچ میں پڑ جاتی ہے!

عیسیٰ خان خاموشی سے اس کے جواب کا انتظار کرتا ہے سوچ لیتا ہے کہ اگر نور العین اپنے عزت کے بدلے آزادی چاہے گی تو وہ اسے آزاد کر دے گا اس طرح عیسیٰ خان اپنے دل کا بوجھ بھی حلقہ کر لے گا کیونکہ اگر نور العین ہاں کرتی

ہے تو اس کا مطلب اسے اپنی عزت سے زیادہ آزادی منظور ہے اور یہی بات عیسیٰ خان کے دل کا بوجھ کم کر دیتی۔

دوسری طرف نور العین سوچ میں پڑ جاتی ہے وہ سوچتی ہے اس کی عزت ویسے بھی داغدار ہو چکی ہے تو کیوں نا وہ اس کے بدلے آزاد ہو جائے اس کے بعد وہ عیسیٰ خان سے بدلہ لے گی! تھوڑی دیر بعد نور العین فیصلہ کن انداز میں بولتی ہے!

ٹھیک ہے مجھے منظور ہے میں آزاد ہونا چاہتی ہوں اس کے لئے چاہے کوئی بھی قیمت ادا کرنی ہو!

عیسیٰ خان یہ سن کر مایوس ہو جاتا ہے وہ سمجھتا ہے کہ شاید نور العین اس کے منہ پر دوبارہ تھوک دے گی مگر ایسا نہیں ہوتا۔ وہ جواب دیتا ہے:

ٹھیک ہے تو آج رات تیار رہنا میں کپڑے بھیجو ادوں گا اور ایک تیار کرنے والی عورت کو بھی پھر صبح ہوتے ہی میں تمہیں تمہارے گھر بھیج دوں گا اس کے بعد تمہارا اور میرا کوئی واسطہ نہیں!

یہ سن کر نور العین عجیب سی نظروں سے عیسیٰ خان کو دیکھتی ہے ایک پل کو عیسیٰ خان کا دل کرتا ہے کہ نور العین کا دوپٹہ کھول کر وہ دوستارے دیکھے جو اکثر آنکھیں بند کر لینے پہ اس کے سامنے آ جاتے ہیں۔ بے اختیار ہی عیسیٰ خان نور العین کی طرف ہاتھ بڑھا کر اس کا دوپٹہ کھول دیتا ہے اور نور العین فوراً اپنا دوپٹہ تھام لیتی ہے اور بولتی ہے!

پلیز اس وقت میں وضو میں ہوں اور جائے نماز پر بیٹھی ہوں اسی کا تھوڑا احترام کر لو!

عیسیٰ خان: احترام کس بات کا ابھی تم نے اسی حالت میں اپنی عزت کے بدلے آزادی کو چنا ہے اب یہ ڈرامہ کیوں کر رہی ہو؟

نور العین سن کر خاموش ہو جاتی ہے اور اپنا دوپٹہ چھوڑ دیتی ہے۔ عیسیٰ خان اس کا دوپٹہ تھوڑا سا ہٹا کر اس کے وہ تل دیکھتا ہے اور انہیں اپنی انگلیوں سے چھوتا ہے۔ نور العین کو عجیب گھن آتی ہے اور وہ عیسیٰ خان کا ہاتھ جھٹک دیتی ہے۔ عیسیٰ خان بے خودی میں اس کی آنکھوں میں دیکھتا ہے اور بولتا ہے:

میرا ہاتھ آئندہ اس طرح مت جھٹکنا!

یہ کہہ کر عیسیٰ خان تیزی سے کمرے سے نکل جاتا ہے۔

خان ولا میں اس وقت رنگین محفل سجی ہوتی ہے عیسیٰ خان اپنی بھرپور وجاہت کے ساتھ ایک بہت بڑے صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر بیٹھا ہوتا ہے اس کے ایک ہاتھ میں شراب کا گلاس ہوتا ہے کب سے نور العین کا انتظار کر رہا ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ اس کا واحد دوست ہارون خان بیٹھا عیسیٰ خان کو دیکھتا ہے اور اس سے پوچھتا ہے:

کیا ہوا جانی اتنی دیر سے کیا سوچ رہا ہے وہاں دیکھ کتنے خوبصورت پریاں رقص کر رہی ہیں! عیسیٰ خان: بس ان پریوں کا رقص میں کئی بار دیکھ چکا ہوں اب ایک اور پری کا انتظار کر رہا ہوں! ہارون خان: ارے تو بلا اس کو میں نے بھی دیکھنا ہے!

عیسیٰ خان دوبارہ مجید کو کہتا ہے کہ جاؤ نور العین کو لے کر آؤ۔ نور العین خود کو آئینے میں دیکھتی ہے تو شرم آ جاتی ہے۔ گہرے گلے کی میکسی جو کہ سلیو لیس ہوتی ہے وہ بے اختیار ہی اپنے گلے کے آگے ہاتھ رکھ لیتی ہے اتنی دیر میں بانوا سے لے جانے آ جاتی ہے اور اس کی تعریف کرتی ہے کہ وہ بہت خوبصورت لگ رہی ہے۔ جیسے ہی نور العین ان سب کے سامنے جاتی ہے تو سب کی نظریں نور العین پہ ٹھہر جاتی ہیں اس نئی لڑکی کو دیکھ کر سب اپنی جگہ مدہوش ہو جاتے ہیں جبکہ دوسری طرف عیسیٰ خان نور العین کو دیکھ کر آنکھیں بند کر لیتا ہے۔ وہاں پر موجود سب مرد نور العین کی طرف آتے ہیں اور اس کا ہاتھ پکڑ کر رقص کی فرمائشیں کرنے لگتے ہیں ایک ساتھ اتنے سارے مرد جب نور العین کو چھوتے ہیں تو وہ ڈر کر پیچھے ہو جاتی ہے یہ دیکھ کر عیسیٰ خان کا دوست

ہارون خان پریشان ہو جاتا ہے کیونکہ اسے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی بھی لڑکی یہاں زبردستی نہیں لائی جاتی۔ وہ عیسیٰ خان کے پاس آتا ہے اور اس کو بولتا ہے:

یہ لڑکی اتنا ڈر کیوں رہی ہے!

عیسیٰ خان اپنی آنکھیں کھولتا ہے تو سامنے کا منظر دیکھ کر غصے میں کھڑا ہو جاتا ہے کیونکہ نورالعیین ان سب سے اپنا آپ چھوڑو آرہی ہوتی ہے عیسیٰ خان تیزی سے نورالعیین کی طرف جاتا ہے اور اسے تھام لیتا ہے یہ دیکھ کر سب لوگ پیچھے ہو جاتے ہیں عیسیٰ خان ڈری ہوئی نورالعیین کو اپنی چادر سے ڈھانپ لیتا ہے اور اس کا ہاتھ پکڑ کر کمرے میں لے جاتا ہے۔ کمرے میں آکر وہاں اسے بیڈ پر بٹھا دیتا ہے اور خود اس کے سامنے کرسی پر بیٹھ جاتا ہے۔ نورالعیین اپنے ہاتھوں سے اپنا جسم صاف کرنے لگتی ہے ایسے جیسے اس کے جسم پر کوئی کیچڑ لگ گیا ہوں۔ عیسیٰ خان بے اختیار ہو کر اس کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھام لیتا ہے نورالعیین عیسیٰ خان کو دیکھتی ہے عیسیٰ خان کی دی ہوئی چادر نورالعیین کے کندھوں سے پھسل کر گر جاتی ہے عیسیٰ خان کی نظر اس کے ان دو تلوں پر ٹھہر جاتی ہے۔ اس وقت نورالعیین عیسیٰ خان کا امتحان بن جاتی ہے اور وہ اس کے بہت قریب آ جاتا ہے یہاں تک کہ اس کی گردن کے ان تلوں پر اپنے لب رکھنے لگتا ہے نورالعیین ایک دم ہوش میں آ جاتی ہے اور عیسیٰ خان کو پیچھے کر دیتی ہے عیسیٰ خان جو کہ نورالعیین کی خوشبو سے مدھوش ہو رہا ہوتا ہے ایک دم غصے میں آ جاتا ہے اور نورالعیین کے دونوں ہاتھوں کو اس کے سر کے اوپر لے جا کر پکڑ لیتا ہے اور اس کے بہت قریب آ کر غصے میں کہتا ہے:



میں نے تمہیں منع کیا تھا نا کہ مجھے جھٹکنا مت آپ نے پھر وہی غلطی کی!

نور العین نفرت سے جواب دیتی ہے:

ہاں کیونکہ مجھے تم سے گھن آتی ہے!

عیسیٰ خان: اچھا تو پھر آج یہ لباس اور اتنی تیاری حج پہ جانے کے لئے کی تھی۔ تم نے میرے مہمانوں کو خوش نہیں کیا اس کی تمہیں سزا ملے گی!

عیسیٰ خان اپنی گرفت نور العین پر مضبوط کر لیتا ہے اور زبردستی اس کی گردن پر جھک جاتا ہے۔ عیسیٰ خان ایک بار پھر اپنا اصول توڑ دیتا ہے۔ نا جانے کیوں عیسیٰ خان کو اپنے اور نور العین کہ ان دو تلوں کے درمیان کچھ برداشت نہیں ہوتا نور العین کا جھٹکنا عیسیٰ خان کو بہت برا لگتا ہے جس کی وجہ سے وہ نور العین کے کمزور سے وجود کو اپنی باہوں میں بھر لیتا ہے!

<https://www.classicurdumaterial.com/>  
[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

کچھ شراب کا نشہ ہوتا ہے اور کچھ نور العین کی قربت کا کہ تھوڑی ہی دیر میں عیسیٰ خان نور العین کے سینے پر سر رکھ کر گہری نیند سو جاتا ہے۔ نور العین بہت ہمت کر کے عیسیٰ خان کو خود سے الگ کرتی ہے اور زمین پر بیٹھ کر رونے لگتی ہے!

کاش تم تڑپ تڑپ کر مرو کے لوگ تم سے عبرت حاصل کریں!

تھوڑی ہی دیر میں عیسیٰ خان نیند سے اٹھ جاتا ہے اور گھبرا کر نور العین کو پکارنے لگتا ہے جب اسے احساس ہوتا ہے کہ نور العین باتھ روم میں ہے تو وہ خاموشی سے اٹھ کر اپنے شراب خانے میں آ جاتا ہے۔ وہ اپنی اس کیفیت پہ بہت حیران ہوتا ہے کہ وہ دوبارہ خود نور العین کے قریب کیسے چلا جاتا ہے جبکہ نور العین کی ایسی کوئی خواہش نہیں ہوتی۔ وہ سوچتا ہے کہ شاید میں اس لیے بے چین ہوں کہ نور العین کی مرضی کے بغیر اس کی قربت حاصل کر رہا ہوں۔ جس دن نور العین اپنی مرضی سے اپنا آپ عیسیٰ خان کے حوالے کرے گی تو اس کی یہ بے چینی ختم ہو جائے گی یہ سوچ کر وہ اپنے دوست ہارون خان کے پاس چلا جاتا ہے۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

ہارون خان کہہ پاس پہنچ کر عیسیٰ خان اسے سب کچھ بتا دیتا ہے اور اس سے پوچھتا ہے کہ وہ ایسا کیا کرے نور العین اس کو اپنی رضامندی کے ساتھ قریب آنے دے!

یہ سن کر ہارون خان غور سے عیسیٰ خان کو دیکھتا ہے اور بولتا ہے۔

وہ تم سے نفرت کرتی ہے تو پھر تم اس کی قربت کیوں چاہتے ہو نور العین سے زیادہ خوبصورت لڑکیاں تمہارے قریب آنے کے لیے مچل رہی ہیں تو پھر نور العین ہی کیوں!

عیسیٰ خان: میں نہیں جانتا کیا ہے آخر یہ بے چینی مجھے کیوں ہے مجھے اس کا حل یہی لگا کہ جس دن نور العین میرے پاس خود آئے گی اس دن یہ بے چینی ختم ہو جائے گی۔ میں نے سوچا ہے کہ میں نور العین کو اس کی ماں سے ملوادیتا ہوں اس کے بدلے وہ مجھے اپنا آپ دے دے۔

ہارون خان: اگر یہ بات تمہارے بابا کو پتہ لگی تم جانتے ہو کہ مسئلہ ہو جائے گا اور پھر آج کل تمہیں بہت احتیاط کے ساتھ چلنا ہے الیکشن بہت قریب آرہے ہیں اگر اس کی ماں نے کوئی ثبوت میڈیا والوں کو یا کسی اور کو دے دیا بہت بڑا مسئلہ ہو جائے گا!

یہ سن کر عیسیٰ خان ہارون خان کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر بولتا ہے:

اسی لیے میں تمہارے پاس آیا ہوں کہ تم میرا ساتھ دو خاموشی سے نور العین کی ماں کو ڈرا کر لے آنا مجھے نہیں لگتا اب ان میں اتنی ہمت ہے کہ وہ ہمارے خلاف کچھ کر سکیں!

ہارون خان کتنی دیر سوچنے کے بعد کہتا ہے:

اچھا ٹھیک ہے پہلے تم نور العین کو راضی کر لو اگر وہ مانتی ہے تو میں باقی انتظام کر لوں گا بس خیال رہے یہ تمہارے بابا کو کچھ پتہ نہ لگے۔

عیسیٰ خان: فکر مت کرو بابا سائیں آج کل بہت مصروف ہیں۔

ہارون خان: اور اگر یہ سب ہونے کے بعد بھی تُو بے چین رہا تو پھر کیا کرے گا؟

عیسیٰ خان اس مسکراتے ہوئے: تو جانتا ہے میں کسی کو زبردستی اپنے قریب نہیں رکھتا مجھے یقین ہے اس کے بعد میری طلب ختم ہو جائے گی اور میں اسے آزاد کر دوں گا!

ہارون خان: اللہ کرے ایسا ہی ہو ورنہ مجھے کچھ اور ہی لگ رہا ہے۔

عیسیٰ خان: کیا مطلب کیا لگ رہا ہے؟

ہارون خان: کہیں تجھے محبت تو نہیں ہوگی!

عیسیٰ خان ہستے ہوئے: مجھے اور محبت پاگل ہے تو یہ صرف طلب ہے جب یہ پوری ہو جائے گی خود بخود چین آجائے گا خیر تو اتنا مت سوچ میں چلتا ہوں بابا میرا انتظار کر رہے ہوں گے اور آج شام تک میں تجھے بتا دوں گا کہ آگے کیا کرنا ہے۔

یہ کہہ کر عیسیٰ خان چلا جاتا ہے۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

اپنی کوٹھی پہنچ کر عیسیٰ خان اپنے باپ کے کمرے میں جاتا ہے۔ داور خان اپنا ساگر بجھا کر عیسیٰ خان کو اپنے سامنے بیٹھنے کا کہتے ہیں بولتے ہیں۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

میں نے سنا ہے کہ تم جشن میں سے اٹھ کر اس لڑکی کے ساتھ چلے گئے تھے پوچھ سکتا ہوں یہ سب کیا کر رہے ہو؟

عیسیٰ خان: بابا اس لڑکی نے اپنا وعدہ پورا نہیں کیا تھا اسی لیے اسے اس کی سزا دے کر آ رہا ہوں!

داور خان: تمہیں اس لڑکی کو وہاں رکھنے کی ضرورت ہی کیا ہے آخر تم اس کا قصہ ختم کیوں نہیں کر دیتے تم جانتے ہو دوست کے روپ میں ہمارے کتنے دشمن چھپے ہوئے ہیں اگر کسی نے پہچان لیا کہ یہ وہی لڑکی ہے تو بہت مسئلہ ہو جائے گا۔

عیسیٰ خان: آپ فکر مت کریں میں جانتا ہوں کہ یہ قصہ کیسے ختم کرنا ہے بہت جلد آپ کو بھی پتہ لگ جائے گا۔ آپ بتائیں جلسہ کیسار ہا؟

داور خان: تم جلسہ چھوڑ کر کیوں آگئے تھے؟

عیسیٰ خان: مجھے بہت ضروری کام یاد آگیا تھا ویسے بھی مجھے کوئی شوق نہیں آپ کے کہنے پر چلا گیا تھا ورنہ میں بہت سخت بور ہوتا ہوں!

داور خان: میرے شہزادے الیکشن تک تمہیں یہ سب برداشت کرنا ہو گا اس کے بعد تمہارا جو دل کرے۔

عیسیٰ خان: ٹھیک ہے بابا آپ آرام کریں مجھے کچھ ضروری کام ہے گڈ نائٹ!

یہ کہہ کر عیسیٰ خان نور العین کے پاس جانے کے لیے نکل جاتا ہے۔

نور العین نہا کر بانو کے دیئے ہوئے کپڑے پہن کر آرام کرنے کے لئے لیٹ جاتی ہے آج اسے تہ خانے میں بند نہیں کیا جاتا بلکہ وہ ابھی تک اسی کمرے میں ہوتی ہے جہاں رات میں عیسیٰ خان اسے



چھوڑ کر جاتا ہے۔ نور العین بہت بڑے اور خوبصورت سے بیڈ پر لیٹ جاتی ہے تھوڑی ہی دیر میں تھکاوٹ کی وجہ سے وہ گہری نیند سو جاتی ہے۔ عیسیٰ خان خاموشی سے جب کمرے میں داخل ہوتا ہے تو سوئی ہوئی نور العین کو دیکھتا ہے اور اس کے قریب بیٹھ جاتا ہے نور العین کے گیلے بال بکھرے ہوئے ہوتے ہیں عیسیٰ خان اس کے بالوں کو گردن سے ہٹاتا ہے اور وہ دو تل دیکھتا ہے نا جانے اس کو یہ دو تل اتنے خوبصورت کیوں لگتے ہیں وہ کافی دیر نور العین کو دیکھتا ہے اور بہت نرمی کے ساتھ اس کے تل کو چھوتا ہے۔ عیسیٰ خان آہستہ آہستہ اس کے چہرے پر ہاتھ لگاتا ہے مگر نور العین نیند سے نہیں جاگتی عیسیٰ خان بہت بے بس ہو جاتا ہے وہ اس کے قریب آنے لگتا ہے مگر کچھ سوچ کر پیچھے ہو جاتا ہے خود پہ قابو کرتے ہوئے کمرے سے نکل جاتا ہے۔

بانو کو بولتا ہے کہ جب یہ لڑکی جاگ جائے تو مجھے بتانا میں اس کا انتظار کر رہا ہوں!

[Support@classicurdumaterial.com](https://www.classicurdumaterial.com/Support@classicurdumaterial.com)

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

عیسیٰ خان دوسرے کمرے میں جا کر خود بھی لیٹ جاتا ہے۔ تھوڑی ہی دیر بعد بانو اس کو اطلاع دیتی ہے کہ نور العین جاگ چکی ہے یہ سن کر عیسیٰ خان نور العین کے پاس پہنچ جاتا ہے۔ نور العین اپنا سر تھا مے بیڈ پر بیٹھی ہوتی ہے عیسیٰ خان تیزی سے اس کے پاس آتا ہے اور اس سے پوچھتا ہے۔

کیا ہوا تمہاری طبیعت ٹھیک ہے؟

نور العین کوئی جواب نہیں دیتی عیسیٰ خان اس کے ہاتھ تھام کر کاچہرہ اوپر کرتا ہے اور کہتا ہے۔

میں نے کچھ پوچھا ہے کیا تمہارے سر میں درد ہے کچھ چاہیے تو بتاؤ؟

نور العین: مجھے تمہارے اس وجود سے نجات چاہیے!

عیسیٰ خان: اچھا میں بھی کچھ یہی چاہتا ہوں خیر یہ بتاؤ تم اپنی ماں سے ملنا چاہتی ہو؟

نور العین حیران ہو کر پوچھتی ہے: اس کے بدلے تم مجھ سے کیا لو گے کیونکہ میں اتنا جان گئی ہوں کہ تم کچھ لیئے بنا دیتے نہیں!

عیسیٰ خان مسکراتے ہوئے: آہا تم تو مجھے بہت جان گئی ہو کیا بات ہے کہیں مجھ پر دل تو نہیں آگیا؟

نور العین: کاش میں تمہیں اپنا دل دکھا سکتی جہاں تمہارے لیے اتنی نفرت ہے کہ تم خود ڈر جاؤ گے۔

عیسیٰ خان: یہ سوچ ہے تمہاری میں کسی سے نہیں ڈرتا نفرت سے اور نہ محبت سے۔ خیر میں یہ کہہ رہا

تھا تمہاری ماں تمہیں بہت یاد کرتی ہیں اگر تم چاہو تو میں تمہیں ملو ادوں گا مگر اس کے لیے تمہیں

میرے لیے تیار ہونا ہو گا میرے ساتھ کچھ لمحوں کے لیے وقت گزارنا ہو گا اپنی مرضی سے اور مجھے

خوش کرنا ہو گا بولو منظور ہے؟

نور العین: مجھے معلوم تھا کہ تمہاری ایسی ہی فرمائش ہو گی مجھے حیرت ہے یہ تمہاری حوس پوری نہیں

ہوئی!

عیسیٰ خان غصے سے نور العین کا بازو تھام لیتا ہے اور کہتا ہے!

حوس پرست نہیں ہوں میں تم سے زیادہ خوبصورت لڑکیاں موجود ہیں میرے لیے!

نور العین: تو ان کے پاس جاؤ مجھے کیوں اذیت دیتے ہو!

عیسیٰ خان: تم میری ضد بن گئی ہو میں چاہتا ہوں کہ تم اپنی مرضی سے مجھے اسی طرح خوش کرو وہ ہی ادائیں دکھاؤ جو دوسری لڑکیاں مجھے خوش کرنے کے لئے کرتی ہیں۔ تم پر کوئی زبردستی نہیں اگر منظور ہے تو بتا دو ورنہ تمہاری ماں صبر کر لے گی!

نور العین: واہ اتنا مجبور کر کے کہتے ہو کہ کوئی زبردستی نہیں تم کتنے منافق ہو پر مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا جسم کو تم پہلے ہی استعمال کر چکے ہو۔ میں بھی تھوڑی دیر کے لیے منافق بن جاؤں گی۔ یہ سن کر عیسیٰ خان نور العین کی گردن پر ہاتھ لگاتا ہے اور کہتا ہے:

Okay be ready for tonight darling

یہ کہہ کر وہ باہر چلا جاتا ہے!

<https://www.classicurdumaterial.com/>

[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)

نور العین اس وقت لال رنگ کی ساڑھی اور مناسب میکپ کے ساتھ تیار ہوتی ہے اور عیسیٰ خان کا انتظار کرنے لگتی ہے نور العین سوچتی ہے جب ایک بار عیسیٰ خان نے کچرا پھینک دیا ہے تو اب اسے فرق نہیں پڑتا!

عیسیٰ خان جب کمرے میں داخل ہوتا ہے تو نور العین کو دیکھ کر بے خود ہو جاتا ہے وہ اسے لال ساڑھی میں اتنی حسین لگتی ہے کہ وہ اسے دیکھتا رہ جاتا ہے! نور العین عیسیٰ خان کو دیکھ کر اس کے قریب آتی ہے اور مسکرا کر کہتی ہے!

میں تمہارا ہی انتظار ہی کر رہی تھی بتاؤ کیسی لگ رہی ہوں!

عیسیٰ خان اس کے چہرے پر ہاتھ رکھتا ہے اور بولتا ہے!

میں لفظوں میں بتا نہیں سکتا کہ تم کیسی لگ رہی ہو!

یہ سن کر نور العین شرمانے کی ایکٹینگ کرتی ہے اور عیسیٰ خان کا ہاتھ تھام کر بیڈ پر لے جاتی ہے!

عیسیٰ خان نور العین کا ہاتھ تھام کر اپنے چہرے پہ پھیرتا ہے اور آنکھیں بند کر لیتا ہے! تھوڑی دیر بعد

عیسیٰ خان اپنی آنکھیں کھولتا ہے اور نور العین کے قریب آ کر اسے بولتا ہے!

نور! Kiss me

نور العین گھبرا جاتی ہے اس نے سوچا ہی نہیں ہوتا کہ اسے خود بھی یہ سب کرنا ہو گا۔ عیسیٰ خان بولتا

ہے! <https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com کیا ہوا کیا تم نہیں چاہتی تو ٹھیک ہے اب بھی منع کر سکتی ہو!

نور العین تھوڑی دیر بعد خاموشی سے اپنے لب عیسیٰ خان کے ماتھے پر رکھ دیتی ہے۔ عیسیٰ خان مسکرا

کر بولتا ہے!

No not here

اور ساتھ ہی اس کا ہاتھ اپنے ہونٹ پر رکھ دیتا ہے۔

نور العین ڈر جاتی ہے اور بولتی ہے!

مجھے یہ سب نہیں آتا عیسیٰ خان!

عیسیٰ خان مسکرا کر کہتا ہے:

ٹھیک ہے میری جان تم بس میرا ساتھ دو نفرت سے اپنا منہ مت پھیرنا یہ کہہ کر وہ اپنے ہونٹ نرمی سے نور العین کے ہونٹوں پر رکھ دیتا ہے اور یوں چھپکے سے محبت عیسیٰ خان کے دل میں قدم رکھ لیتی ہے۔۔۔۔۔

نور العین اپنا وعدہ پورا کر کے نہانے چلی جاتی ہے جبکہ عیسیٰ خان ابھی بھی سکون سے سو رہا ہوتا ہے۔ نور العین اپنے گیلے بال جھٹکتی ہے تو عیسیٰ خان کہہ اوپر کچھ چھینٹے گر جاتے ہیں جس کی وجہ سے عیسیٰ خان اٹھ جاتا ہے اور اپنے گرے آنکھوں سے نور العین کو دیکھنے لگتا ہے۔ نور العین اس کے پاس آتی ہے اور کہتی ہے!

میں نے اپنا وعدہ پورا کر دیا اب تم بتاؤ میری ماں سے مجھے کب ملو آؤ گے! عیسیٰ خان اٹھ کر بیٹھ جاتا ہے اور اپنے بال ٹھیک کرتے ہوئے کہتا ہے! جب تم کہو میری جان!

نور العین: میں ابھی ملنا چاہتی ہوں



عیسیٰ خان: ٹھیک ہے میں بلوالیتا ہوں!

یہ کہہ کر عیسیٰ خان نورالعین کی گردن کے پاس جھک کر بولتا ہے۔

تمہارے یہ تل بہت تنگ کرنے لگے ہیں مجھے!

یہ کہہ کر وہ نورالعین کو اپنے قریب کرنے لگتا ہے تو وہ نفرت سے اُس کا ہاتھ جٹھک دیتی ہے اور بولتی ہے!

بس عیسیٰ خان ایک رات کی ہی بات ہوئی تھی اب صبح ہو گئی ہے اب تم اپنا وعدہ پورا کرو۔

یہ سن کر عیسیٰ خان مسکراتا ہے اور بولتا ہے!

ہممم ٹھیک کہا تم نے رات تو بیت گئی مگر تم نے مجھے بہت خوش کیا نور مجھے لگ رہا ہے جیسے میں ابھی بھی تمہارے حصار میں ہوں!

نورالعین حیران ہو کر عیسیٰ خان کو دیکھتی ہے اور بولتی ہے۔

تم ہوش میں ہو عیسیٰ خان کیسی بہکی باتیں کر رہے ہو!

عیسیٰ خان: آں ہاں پتا نہیں میں شاید ابھی بھی مدحوش ہوں۔

یہ کہہ کر عیسیٰ خان نورالعین کا ہاتھ اپنے چہرے پر رکھ لیتا ہے اور آنکھیں بند کر لیتا ہے نورالعین تھوڑی

دیر اسے خاموشی سے دیکھتی ہے اور کہتی ہے۔

عیسیٰ خان کیا میں یہ سمجھوں کہ اب تم اپنا وعدہ بھول رہے ہو؟

عیسیٰ خان آنکھیں کھولتا ہے اور کہتا ہے۔

نہیں میں کبھی اپنے وعدے سے مکر تا نہیں ہوں!  
یہ کہہ کر عیسیٰ خان کمرے سے چلا جاتا ہے ہارون خان کو فون کرنے لگتا ہے!

تھوڑی دیر بعد ہارون خان نور العین کی ماں کے ساتھ اندر آتا ہے۔ نور العین کی ماں عیسیٰ خان کو دیکھ کر ڈر جاتی ہے جبکہ عیسیٰ خان آہستہ آہستہ چل کر ان کے پاس آتا ہے اور کہتا ہے اندر آپ کی بیٹی آپ کا انتظار کر رہی ہے مگر ایک بات یاد رکھیے گا کہ ابھی آپ کا چھوٹا بیٹا اور شوہر زندہ ہیں اس لیے صرف ملاقات کرنی ہے اور کوئی چلا کی نہیں کریئے گا ورنہ نقصان کی ذمہ دار آپ خود ہوگی!

یہ کہہ کر عیسیٰ خان ہارون خان کے ساتھ کمرے میں چلا جاتا ہے جبکہ نور العین کی ماں بانو کے ساتھ نور العین سے ملنے اس کے پیچھے چلنے لگتی ہیں۔

نور العین اپنی ماں کو دیکھ کر ان سے لپٹ جاتی ہے اور شدید رونے لگتی ہے نور العین کی ماں بھی اپنی بیٹی کو چومنے لگتی ہیں۔ تھوڑی دیر بعد دونوں اپنے آپ پر قابو پا کر اپنا اپنا حال سنانے لگتی ہیں۔

دوسری طرف عیسیٰ خان اپنا سر ہاتھوں میں تھامے ہارون خان کے سامنے بیٹھا ہوتا ہے ہارون خان اس کی حالت دیکھ کر اس سے پوچھتا ہے۔

کیا بات ہے تو اس طرح کیوں بیٹھا ہے مجھے بتا اب آگے کیا کرنا ہے!

عیسیٰ خان بے بسی سے ہارون خان کی طرف دیکھتا ہے اور کہتا ہے۔

مجھے سمجھ نہیں آرہی کہ یہ کیا ہو رہا ہے میں نے اپنی بے چینی ختم کرنے کے لئے یہ سب کیا اور سب کچھ میری مرضی کے مطابق ہوا مگر مجھے اب ایسا لگ رہا ہے جیسے میری بے چینی اور بڑھ گئی ہے کل رات کا حسار ٹوٹ ہی نہیں رہا عجیب بے بسی محسوس ہو رہی ہے۔

ہارون خان: میں پہلے ہی سمجھ گیا تھا یہ بے چینی نہیں پیاس ہے محبت کی۔۔ تو محبت کر بیٹھا ہے میرے دوست!

یہ سن کر عیسیٰ خان غصے سے چیختا ہے!

ایسا کیسے ہو سکتا ہے میں نے تو محبت کرنے والوں کو قتل کیا تھا تو پھر میں کسی سے محبت کیسے کر سکتا ہوں!  
Support@classicurdumaterial.com

ہارون خان: میری جان محبت خود تجھے ڈھونڈتی ہوئی آئی ہے اب تیرا اس سے بچنا مشکل ہے میرا مشورہ ہے کہ تو مان لے اور محبت کو اپنالے۔۔

عیسیٰ خان: نہیں یہ ناممکن ہے میں اور محبت کروں تو میرا ایک اور کام کر مجھے ایک بہت خوبصورت لڑکی چاہیے جس کی گردن پر تل ہوں۔

ہارون خان: تجھے لگتا ہے کہ اگر اس سے زیادہ حسین لڑکی کے ساتھ وقت گزارے گا تو محبت سے پیچھا چھوڑا لے گا!

عیسیٰ خان: میں نے کہا نا مجھے محبت نہیں ہے میں نے تجھ سے جو کہاں ہے وہ کرو۔  
یہ کہہ کر عیسیٰ خان خاموشی سے چلا جاتا ہے۔

نور العین کو اپنی ماں سے مل کر بہت سکون ملتا ہے اسے اُس کی ماں سے معلوم ہوتا ہے کہ اُس کے بابا بستر پر ہیں جو ان بیٹے اور بیٹی کی جدائی میں وہ زندہ لاش بن گئے ہیں۔ عاقب پڑھائی کے ساتھ کام بھی کرتا ہے۔ یہ سب سننے کے بعد اس کے دل سے پھر بدعائیں نکلنے لگتی ہیں عیسیٰ خان کے لئے۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

ہارون خان اپنی جاننے والی ایک خاتون سے ویسی لڑکی کا بندوبست کروا لیتا ہے۔ پری وش اک بہت خوبصورت اور کم عمر کی لڑکی ہوتی ہے اور اس کی گردن پر نور العین کی طرح تل ہوتے ہیں۔ ہارون کو یقین ہوتا ہے کہ اگر عیسیٰ خان کا دل اس سے نہیں بہلا تو وہ محبت میں پھنس چکا ہے۔ جب عیسیٰ خان پری وش کو دیکھتا ہے تو حیران رہ جاتا ہے بیشک وہ نور العین سے زیادہ حسین ہوتی ہے وہ اس کے پاس جا کر کہتا ہے!

تم تو بہت حسین ہو آج سے پہلے کہاں تھی؟

پری وش شرما کر بولتی ہے۔

مجھے یقین نہیں آرہا کہ آپ نے خود مجھے بلایا ہے!

یہ کہ کر پری عیسیٰ خان کا ہاتھ تھام کر اسے اندر لے جاتی ہے اور بیڈ پر بیٹھا دیتی ہے عیسیٰ خان خاموشی سے پری کو اپنے قریب کر لیتا ہے۔ غور سے دیکھتا ہے تو پری کی گردن پر بھی وہی تل ہوتے ہیں وہ بے اختیار ہو کر چھوٹنے لگتا ہے۔ پری اس کی اس حرکت پر اس کے اُپر جھکنے لگتی ہے کہ اچانک عیسیٰ خان اس کے ہاتھ تھام لیتا ہے اور چیخ کر کہتا ہے۔

Don't touch me ok

یہ کہ کر وہ ایک جھٹکے سے اُٹھ جاتا ہے۔ پری تیزی سے اس کا بازو پکڑ لیتی ہے اور بولتی ہے۔  
کیا ہوا سرکار کوئی غلطی ہو گئی مجھ سے؟

عیسیٰ خان: میں نے کہا نا ہاتھ مت لگاؤ مجھے تم اس جیسی نہیں ہو مجھے تمہاری طلب نہیں ہے سمجھی۔  
پری:

تو آپ کو کس کی طلب ہے؟

عیسیٰ خان خاموشی سے اپنا بازو چھڑوا کر تیزی سے باہر نکل جاتا ہے۔ ہارون خان عیسیٰ خان کو اتنے غصے میں باہر جاتا دیکھتا ہے تو حیران ہو جاتا ہے اور پری کے پاس جا کر پوچھتا ہے کہ ایسا کیا ہوا جو وہ غصے میں ہے پری اسے ساری بات بتاتی ہے تو سمجھ جاتا ہے کہ عیسیٰ خان پہ محبت نے حملہ کر دیا ہے!



عیسیٰ خان بہت تیز گاڑی چلاتا ہوا خان ولا پہنچتا ہے۔ شراب خانے میں جا کر ایک کے بعد ایک شراب سے بھرا گلاس پینے لگتا ہے۔ اچانک اسے کسی کے ہنسنے کی آواز آتی ہے وہ گھبرا کر بولتا ہے!

ک کون ہو؟

آواز آتی ہے! میں محبت ہوں عیسیٰ خان!

وہ گھبرا کر جواب دیتا ہے: کیوں آئی ہو کیا چاہتی ہو!

ڈرومت عیسیٰ خان میں تمہیں سمجھانے آئی ہوں۔ مجھ سے لڑومت مجھے اپنالو!

عیسیٰ خان چلا کر بولتا ہے: میں کسی سے نہیں ڈرتا چلی جاو یہاں سے ورنہ میں تمہیں مار دوں گا۔

ایک بار پھر وہ ہی ہنسنی گونجتی ہے اور آواز آتی ہے!

مجھ سے مت لڑو عیسیٰ خان! میں شروع تو ام' سے ہوتی ہوں 'مہربان' 'میٹھی' مگر ختم' ت' پر ہوتی ہوں

'تباہی'۔ مجھے اپنالو گے تو میں تم پر مہربان ہو جاؤں گی اگر مجھے رد کرو گے تو میں تمہیں تباہ کر دوں گی پھر

تم کہیں کے نہیں رہو گے!

عیسیٰ خان غصے میں گلاس اس آواز کی طرف پھینکتا ہے اور کمرے میں موجود بہت سی چیزیں توڑنے لگتا

ہے اسے بہت سی آوازیں آنے لگتی ہیں جن میں وفا خان کارونا، نور کی بدعائیں، عادل کا آخری بار وفا

کو دیکھنا، ہارون خان کا اسے احساس دلانا۔۔۔ وہ خوفزدہ ہو کر اپنے کانوں پر ہاتھ رکھ لیتا ہے! پہلی بار

عیسیٰ خان کو کسی سے خوف محسوس ہوتا ہے۔۔۔۔۔!

داور خان بہت غصے میں عیسیٰ خان کو ڈھونڈتے ہوئے خان والا پہنچتے ہیں وہ مجید سے پوچھتے ہیں!

عیسیٰ خان کہاں ہے کل رات سے میرا فون نہیں اٹھا رہا!

مجید: خان صاحب چھوٹے خان صاحب کل رات سے شراب خانے میں ہیں اور بہت غصے میں تھے!

یہ سن کر داور خان شراب خانے میں جاتے ہیں تو کمرے کا حال دیکھ کر پریشان ہو جاتے ہیں ہر طرف

کانچ ہوتا ہے اور عیسیٰ خان سوئے پر لیٹا ہوتا ہے اس کے ایک ہاتھ میں خون کا نشان ہوتا ہے جو کہ

خشک ہوتا ہے داور خان پریشانی سے عیسیٰ خان کو اٹھاتے ہیں تو وہ بہت مشکل سے آنکھیں کھولتا ہے

داور خان پوچھتے ہیں:

یہ سب کیا ہے عیسیٰ خان! کس نے کیا ہے یہ سب!

عیسیٰ خان آہستہ سے جواب دیتا ہے:

بابا یہ میں نے نہیں کیا وہ آئی تھی اس نے کہا وہ مجھے تباہ کر دے گی۔

داور خان: کون آئی تھی تم کیا بول رہے ہو کس میں اتنی ہمت کے تمہیں تباہ کر سکے!

عیسیٰ خان:

نہیں بابا اسے کوئی تباہ نہیں کر سکتا وہ بہت طاقت ور ہے بابا!

داور خان: کیسی بہکی باتیں کر رہے ہو لگتا ہے کل رات تم نے بہت پی لی ہے جبھی ابھی تک نشے میں ہو تمہیں کہا تھا کہ آج کل کم پیو میں نہیں چاہتا کہ کوئی سکیئنڈل بنے مگر تم میری بات سنتے ہی کہاں ہو۔  
-- خیر اب اٹھو فریش ہو جاو بہت ضروری پارٹی میٹنگ ہے۔

داور خان خود اسے اٹھا کر باتھ روم لے کر جاتے ہیں۔

پارٹی میٹنگ میں بھی وہ دیہان نہیں دے پاتا جیسے ہی میٹنگ ختم ہوتی ہے ہارون خان عیسیٰ خان سے ملتا ہے اور بولتا ہے:

یہ کیا حرکت کی تُو نے عیسیٰ خان! پری کو جھٹک دیا تیرے کہنے پہ ہی بلا یا تھا میں نے پھر تو وہاں سے چلا کیوں گیا وہ تو نور العین سے زیادہ پیاری ہے!

عیسیٰ خان کسی سوچ میں گم کہتا ہے: نہیں وہ اس سے زیادہ پیاری نہیں!

ہارون خان: تیری نظر میں نور العین ہی سب سے زیادہ پیاری ہے اب تجھے اس سے زیادہ کوئی پیاری نہیں لگے گی۔

عیسیٰ خان اس بار خاموش رہتا ہے۔ ہارون خان بولتا ہے۔

کل رات تو کہاں تھا یا ر اور مجھے تو تُو اس وقت بھی یہاں نہیں لگ رہا کیا ہو گیا ہے تجھے!

عیسیٰ خان بالوں میں انگلیاں پھساتے ہوئے جواب دیتا ہے۔

مجھے نہیں یاد کل رات کیا ہوا میں کہاں تھا مجھے خود یاد نہیں بس اتنا یاد ہے کہ میں پہلی بار خوش فزودہ ہوا ہوں!

یہ کہ کر عیسیٰ خان وہاں سے چلا جاتا ہے۔

وہ بہت دیر تک بلا وجہ گاڑی چلاتا رہتا ہے بہت سوچتا ہے کہ کل رات کیا ہوا تھا مگر اسے یاد نہیں آتا وہ بے بس ہو کر خان ولا کی طرف گاڑی موڑ دیتا ہے۔ وہاں پہنچ کر وہ نور العین کے پاس جاتا ہے۔ نور العین کمرے میں نہیں ہوتی باتھ روم کا دروازہ بند ہوتا ہے عیسیٰ خان وہی بیٹھ کر اس کا انتظار کرنے لگتا ہے۔ تھوڑی دیر بعد نور العین باتھ روم سے باہر آتی ہے عیسیٰ خان نور کا صاف ستھرا اور اُجھلا چہرہ دیکھنے لگتا ہے نور العین اس وقت وضو کر کے آتی ہے وہ نماز کی طرح دوپٹا باندھتی ہے وہ عیسیٰ خان کو بالکل نذر انداز کر دیتی ہے۔ عیسیٰ خان اسے خاموشی سے یہ سب کرتے دیکھتا رہتا ہے آخر اٹھ کر خود اس کے قریب آتا ہے نور کو بازو سے پکڑ کے اپنی طرف کرتا ہے اور نرمی سے بولتا ہے۔

تم واقعی خوبصورت ہو یا اب مجھے لگنے لگی ہو۔

وہ نور کا چہرہ اوپر کرتا ہے اور بولتا ہے۔

اگر ایسا ہے تو تم مجھے اتنی خوبصورت کیوں لگنے لگی ہو۔۔۔ ہارون کہتا ہے کہ مجھے تم سے محبت ہو گئی ہے اس لیے تم مجھے پیاری لگتی ہو!

عیسیٰ خان ایسے بول رہا ہوتا ہے جیسے خود سے باتیں کر رہا ہو۔ نور بھی خاموشی سے اس کی باتیں سن رہی ہوتی ہے جیسے وہ زبردستی سن رہی ہو۔

بولونا جواب دو میں تمہیں پیارا لگتا ہوں نا!

نور العین اس کی آنکھوں میں دیکھتی ہوئی کہتی ہے:

بہت بد صورت لگتے ہو مجھے تم اتنے کے تمہیں دیکھ کر مجھے گہن آتی ہے!

عیسیٰ خان ایک قدم پیچھے ہوتا ہے اور دکھ سے بولتا ہے:

مگر کیوں میں تو خوبصورت ہوں سب کہتے ہیں۔ تم مجھے غور سے دیکھو!

نور العین: ہنہ غور سے کیا میرا تو تمہیں سرسری سا بھی دیکھنے کا دل نہیں کرتا۔

عیسیٰ خان نور کے پاس آ کر بولتا ہے: ایسا مت کہو نور! تمہیں پتا ہے میں کبھی کسی سے نہیں ڈرا مگر اب

مجھے تمہاری آنکھوں سے خوف آنے لگا ہے ایسا لگتا ہے یہ مجھے قتل کر دینگی بلکل ویسی ہی جیسے میں نے

وفا اور عادل کو کیا تھا۔

نور دل ہی دل میں حیران ہوتی ہے کہ آخر یہ سب باتیں مجھ سے کیوں کہ رہا ہے وہ سمجھتی ہے کہ

شاید عیسیٰ خان نے پی رکھی ہے۔ عیسیٰ خان نور کے بہت قریب آ کر اس کی آنکھوں میں دیکھ کر بولتا

ہے:

دراز پلکیں، وسال آنکھیں۔۔

مصورى کا کمال آنکھیں۔۔



شراب رب نے حرام کر دی۔۔

مگر کیوں رکھیں حلال آنکھیں۔۔

ہزاروں ان سے قتل ہونگے۔۔

خدا کے بندے سمجھاں آنکھیں!

یہ بول کر عیسیٰ خان بے خودی میں نور کی آنکھوں پہ جھکنے لگتا ہے کہ نور اسے خود سے دور کرتی ہے اور بولتی ہے:

مجھے نماز پڑھنی ہے میرا وضو ہے۔

عیسیٰ خان خاموشی سے پیچھے ہو جاتا ہے اور کہتا ہے:

ٹھیک ہے تم نماز پڑھو میں یہیں تمہارا انتظار کر رہا ہوں۔

نور العین چڑ کر بولتی ہے:

مجھے بہت ٹائم لگے گا تم جاو یہاں سے۔

عیسیٰ خان اسے ہاتھ کے اشارے سے نماز پڑھنے کا کہتا ہے اور خود سائنڈ پر پڑے سوئے پر بیٹھ جاتا ہے!

نور العین جان بوجھ کر بہت لمبی نماز ادا کرتی ہے اور دعا مانگتی ہے اس کے باوجود عیسیٰ خان اس کا انتظار کرتا ہے نور العین جیسے ہی نماز ختم کر کے جائے نماز سمیٹ کر رلکھنے لگتی ہے عیسیٰ خان خاموشی سے اٹھ کر اس کے بالکل پیچھے کھڑا ہو جاتا ہے نور العین جیسے ہی پلٹتی ہے عیسیٰ خان کو ایک دم اپنے پیچھے کھڑا دیکھ کر ڈر جاتی ہے اور غصے میں بولتی ہے:

یہ کیا بد تمیزی ہے عیسیٰ خان!

عیسیٰ خان: بد تمیزی تو میں نے ابھی کی ہی نہیں اسی کا تو انتظار کر رہا ہوں کہ کب تمہاری نماز ختم ہو اور میں بد تمیزی کروں!

یہ کہہ کر عیسیٰ خان نور العین کا دوپٹہ کھول دیتا ہے اور اس کا چہرہ اوپر کر کے کہتا ہے! مجھے یہ اپنے دوستارے تو دیکھنے دو ویسے کمال بنائے ہیں بنانے والے نے جو ان تلوں کو دیکھے گا اپنا دل کھو بیٹھے گا!

یہ کہہ کر عیسیٰ خان نور العین کی گردن پر جھکنے لگتا ہے کہ نور العین اپنے دونوں ہاتھ اس کے سینے پر رکھ کر خود سے دور کرتی ہے اور حیران ہوتی ہوئی پوچھتی ہے۔

کیا بات ہے عیسیٰ خان کیا دن میں بھی پینے لگے ہو؟

عیسیٰ خان مسکراتے ہوئے اس کے دونوں ہاتھ میں اپنے ہاتھوں میں لے لیتا ہے اور کہتا ہے:

نہیں میری جان اب تو لگتا ہے رات میں بھی پینے کی ضرورت نہیں پڑے گی تم بھی اچھا خاصا نشہ چڑھا دیتی ہوں!

نورالعیین: میں کوئی نشہ آور چیز نہیں ہوں جاؤ اپنی ضروریات کہیں اور سے پوری کرو! عیسیٰ خان سر ہلاتے ہوئے اس کے اور قریب آ جاتا ہے اور کہتا ہے:

یہ بھی کرنے گیا تھا مگر پھر معلوم ہوا کہ اب میری ضروریات تم ہی پوری کر سکتی ہو! یہ کہہ کر عیسیٰ خان ایک بار پھر نورالعیین کی گردن پر جھکنے لگتا ہے کہ نورالعیین اسے روک دیتی ہے۔ عیسیٰ خان غصے سے نورالعیین وہ دیکھتا ہے اور بولتا ہے:

دیکھو نور مجھے زبردستی کرنے کی عادت نہیں ہے مجھے روکامت کرو تم سمجھ کیوں نہیں رہی مجھے تمہاری ضرورت محسوس ہو رہی ہے!

نورالعیین: یہ کیا بکو اس ہے عیسیٰ خان تمہارا جب دل کرے گا تم مجھے استعمال کرنے آ جاؤ گے اب اور نہیں بس مجھے فیصلہ سناؤ! یا مجھے آزاد کر دو یا پھر مار دو میں یہ اذیت روز بروز برداشت نہیں کر سکتی!

عیسیٰ خان نرمی سے نورالعیین کے ہاتھوں پہ اپنے لب رکھ دیتا ہے اور کہتا ہے:

نہیں نور اب میں تمہیں آزاد نہیں کر سکتا تم بتاؤ کہ میں آخر ایسا کیا کروں کہ تمہاری آنکھوں سے یہ نفرت دور ہو جائے!

نورالعیین: ہنہ میری نفرت! میری نفرت تو شاید تب بھی دور نہ ہو جب تم اپنے جسم کے ٹکڑے کر کے اپنے کتوں کو کھلا دو۔۔ خیر میں نے اپنا بدلہ اللہ کے سپرد کر دیا ہے اب وہ ہی بہترین بدلہ لے گا!

عیسیٰ خان یہ سن کر بہت بے چین ہو جاتا ہے اور کہتا ہے:  
نہیں نور ایسا مت کہو مجھے دیکھو مجھے محسوس کرو میں۔۔

اس سے پہلے کے عیسیٰ خان اپنی بات مکمل کرتا نور العین غصے میں بولتی ہے:  
تمہیں دیکھنے سے ہی مجھے نفرت ہوتی ہے میرا بس چلے تو تم جہاں مجھے چھوتے ہو میں اپنا وہ حصہ کاٹ کر  
پھینک دوں مجھے اتنی گہن آتی ہے تمہاری قربت سے مسٹر عیسیٰ خان!  
عیسیٰ خان یہ سن کر نور العین کے ہاتھ چھوڑ دیتا ہے اور تیزی سے وہاں سے نکل جاتا ہے۔

عیسیٰ خان شراب خانے میں آکر بوتل منہ کو لگاتا ہے اور بہت تیزی سے پینے لگتا ہے کے اچانک اس  
کے سینے میں عجیب درد ہونے لگتا ہے وہ بوتل چھوڑ کر اپنا سینا منہ لے لگتا ہے اسے نور العین کی باتیں  
بہت تکلیف دیتی ہیں اسے لگتا ہے اسکا یہاں سانس لینا مشکل ہو گیا ہے وہ اپنی گاڑی اٹھا کر باہر نکل جاتا  
ہے ہو نہی نشے کی حالت میں گاڑی چلانے لگتا ہے اُس کے پیچھے گارڈز کی کار ہوتی ہے۔ عیسیٰ خان بہت  
عجیب طرح گاڑی چلا رہا ہوتا ہے اُس کے دماغ میں صرف نور العین کی نفرت بھری باتیں گونج رہی  
ہوتی ہیں اسے معلوم ہوتا ہے کہ نور العین اس سے نفرت کرتی ہے مگر اس حد تک یہ بات اسے بہت  
تکلیف دیتی ہے۔ وہ یہ سب سوچ رہا ہوتا ہے کے اچانک عیسیٰ خان کی گاڑی کے سامنے اچانک ایک بچہ  
آ جاتا ہے جسے بچانے کے لیے وہ ایک دم بریک لگاتا ہے اس کا سر اسٹیرنگ پر لگتا ہے اور اس کے سر  
سے خون نکلنے لگتا ہے وہ اپنی پروہ کیئے بغیر گاڑی سے باہر آکر بچے کو دیکھتا ہے بچہ بہت رو رہا ہوتا ہے

عیسیٰ خان لڑکھڑاتا ہوا بچے کے پاس آنے لگتا ہے کہ آس پاس جمع ہوئے لوگ عیسیٰ خان کو پہچان لیتے ہیں اُن میں سے ایک آدمی کہتا ہے:

ارے یہ تو داوڑ خان کا بیٹا عیسیٰ خان ہے!

دوسرا آدمی بولتا ہے:

ہاں وہ ہی ہے اس نے پی رکھی ہے جبھی اس بچارے بچے پہ گاڑی مار دی:

یہ کہ کروہ آدمی موبائل نکال کر عیسیٰ خان کی ویڈیو بنانے لگتا ہے جبکہ عیسیٰ خان اپنے بالوں کو نوچتا ہوا اس آدمی کو اٹک اٹک کر جواب دیتا ہے:

م م میں نے کک کچھ نہیں کیا میں نے ک کچھ نہیں پپ پیابند کو اپنا فون!

عیسیٰ خان اس کے ہاتھ سے فون لینے لگتا ہے کہ وہ آدمی اپنا فون فوراً بند کر کے جیب میں رکھ لیتا ہے اتنی دیر میں گارڈز اتنے رش میں اپنی جگہ بناتے ہوئے عیسیٰ خان کو سمجھاتے ہیں عیسیٰ خان اپنے ایک گارڈ کو بچے کا بولتا ہے گارڈ فوراً بچے کو اور عیسیٰ خان کو گاڑی میں ڈال کر ہو سپتال لے جاتا ہے۔ سر پر چوٹ لگنے کی وجہ سے اور کچھ نشے کی وجہ سے عیسیٰ خان ہو سپتال پہنچنے سے پہلے ہی بے ہوش ہو جاتا ہے۔

دوسری طرف عیسیٰ خان کی ویڈیو وائرل ہو جاتی ہے جس میں صاف پتا لگتا ہے کہ عیسیٰ خان نشے کی

حالت میں گاڑی چلا رہا تھا سب نیوز چینل یہ بریکنگ نیوز دینے لگتے ہیں!



جب یہ بات داور خان اور ہارون خان کو معلوم ہوتی ہے تو وہ فوراً ہو سہٹل پہنچتے ہیں۔ داور خان کو عیسیٰ خان کی اس حرکت پہ بہت غصہ ہوتا ہے آخر الیکشن قریب ہیں اور اُن کی پارٹی کے خلاف لوگوں کو موقع مل گیا ہے۔ تھوڑی دیر میں ہی عیسیٰ خان کو ہوش آجاتا ہے۔ داور خان اور ہارون خان اُس کے پاس روم میں جاتے ہیں۔ عیسیٰ خان بہت مشکل سے آنکھیں کھلنے کی کوشش کرتا ہے۔۔ داور خان اس کے پاس آکر غصے میں کہتے ہیں۔

منع بھی کیا تھا عیسیٰ خان تمہیں کے شراب مت پینا آج کل الیکشن سر پہ ہیں اور تم نے یہ سب کیا کر دیا! عیسیٰ خان بے بس ہو کر اپنے کانوں پہ ہاتھ رکھتا ہے جیسے ابھی بھی اُسے نور العین کی آواز آرہی ہو۔ وہ داور خان سے کہتا ہے:

بابا، آپ کو الیکشن کی پڑی ہے یہاں میں مر رہا ہوں۔۔۔۔۔ وہ اتنی نفرت کرتی ہے مجھ سے اسے کہن آتی ہے مجھ سے بابا اسے کہیں میں بہت محبت کرتا ہوں اس سے وہ میرے ساتھ ایسا مت کرے! یہ سن کر داور خان حیران ہو جاتے ہیں جب کہ ہارون خان کو سب سمجھ آ جاتی ہے۔ داور خان عیسیٰ کے پاس جا کر اس سے پوچھنے لگتے ہیں کہ وہ آخر کس کی بات کر رہا ہے عیسیٰ خان اس وقت اپنے آپ میں نہیں ہوتا وہ کوئی جواب نہیں دیتا۔ ہارون خان داور خان کو سائنڈ پر لے جا کر نور العین کے بارے میں سب بتا دیتا ہے۔ یہ سن کر داور خان غصے میں بولتے ہیں:

اُس معمولی لڑکی کی اتنی ہمت کے میرے بیٹے سے نفرت کرے!

ہارون خان: انکل پلیز آرام سے میری بات سنیں میں نے دیکھا ہے عیسیٰ اس سے واقعی بہت محبت کرنے لگا ہے اس لیے اس لڑکی کو کوئی نقصان مت پہنچائے گا۔  
داور خان غصے میں بولتے ہیں۔

مجھے کیا کرنا ہے یہ مجھ پہ چھوڑ دو تم بتاؤ کے وہ لڑکی اس وقت کہاں ہے؟  
ہارون خان: وہ خان والا میں ہے۔  
یہ سن کر داور خان وہاں سے چلے جاتے ہیں۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

نورالعیین اپنی ہی سوچوں میں گم ہوتی ہے کہ اچانک زوردار آواز سے دروازہ کھلتا ہے داور خان بہت غصے میں اس کے پاس آتے ہیں نورالعیین ڈر کر کھڑی ہو جاتی ہے۔ داور خان نورالعیین کو چلا کر بولتے ہیں:

تمہاری اتنی ہمت کیسے ہوئی کہ میرے بیٹے کو نفرت سے جواب دوا کرو وہ تم سے پیار سے بات کر رہا ہے تو اسے اپنی خوش قسمتی سمجھو شکر کرو تم زندہ ہو ورنہ اب تک تم بھی اپنے بھائی کی طرح قبر میں ہوتی! نورالعیین داور خان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر خاموشی سے کھڑی رہتی ہے داور خان اُس کے بال پکڑتے ہوئے کہتے ہیں:

تم جو یہ آنکھیں مجھے دکھا رہی ہو یہ سب اس لیے برداشت کر رہا ہوں کہ میرا بیٹا تم سے محبت کرنے لگا ہے لہذا تمہیں بھی اُس سے محبت سے پیش آنا ہو گا اسے میری مجبوری مت سمجھنا میں تمہیں پہلی اور آخری بار سمجھا رہا ہوں ورنہ میں جانتا ہوں کہ تمہارا ایک اور بھائی بھی ہے اور میں اسے مارنے میں ذرا رحم نہیں کھاؤنگا یاد رکھو میرا بیٹا میری زندگی ہے اور اسے بچانے کے لیے میں کسی کی بھی جان لے سکتا ہوں یہاں تک کہ تمہاری بھی۔۔۔ زیادہ لمبی بات کرنے کا میرے پاس وقت نہیں بس تمہیں اتنا کرنا ہے عیسیٰ خان کو پیار اور محبت سے جواب دینا ہے اور ہاں اسے تمہاری آنکھوں میں صرف محبت نظر آنی چاہیے۔۔۔ اب چلو میں تمہیں اس کے پاس لے کر جا رہا ہوں اور جو سمجھایا ہے وہی کرنا ہو گا ورنہ تم سمجھدار ہو!

یہ کہہ کر داور خان نور العین کا بازو کھینچتے ہوئے اپنے ساتھ ہو سہیل لے جاتے ہیں۔

[Support@classicurdumaterial.com](https://www.classicurdumaterial.com/Support@classicurdumaterial.com)

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

داور خان عیسیٰ خان کہ کمرے میں جانے سے پہلے ایک بار پھر نور العین کو اپنی باتیں یاد کرواتے ہیں اور اسے دھمکی دیتے ہیں۔ نور العین خاموشی سے سنتی ہے اور داور خان کے ساتھ عیسیٰ خان کے روم میں چلی جاتی ہے۔ عیسیٰ خان اس وقت خاموشی سے آنکھیں بند کیئے سیدھا لیٹا ہوتا ہے۔ ہارون خان بھی وہاں موجود ہوتا ہے۔ ہارون جب نور العین کو داور خان کے ساتھ دیکھتا ہے تو عیسیٰ خان کے پاس جا کر اسے کان میں کہتا ہے:

Open your eyes ! Esa look Who has come here

عیسیٰ خان آہستہ سے آنکھیں کھولتا ہے تو نور العین کا چہرہ دیکھ کر خوش ہو جاتا ہے اور جلدی سے اٹھ کر بیٹھ جاتا ہے وہ نور العین کی طرف اپنا ہاتھ بڑھاتا ہے جسے نور العین داور خان کی طرف دیکھتے ہوئے تھام لیتی ہے اور اس کے پاس بیٹھ جاتی ہے! داور خان خوش ہوتے ہوئے عیسیٰ خان سے بولتے ہیں: میں نے جیسے ہی اسے تمہارے ایکسیڈنٹ کا بتایا تو یہ رونے لگی اور مجھ سے کہنے لگی کہ میرے ساتھ تمہیں دیکھنے جائیگی اس لیے میں اسے لے آیا!

عیسیٰ خان غور سے نور العین کا چہرہ دیکھتا ہے تو اسے محسوس نہیں ہوتا کہ نور اس کے لیے روئی ہوگی۔ مگر اس کے لیے یہ ہی بہت تھا کہ وہ اسے ملنے آئی ہے۔ وہ نور کے چہرے پہ اس کے ایک ایک نقش کو چھوتے ہوئے بولتا ہے:

مجھے بہت سکون ملا ہے نور تمہیں یہاں دیکھ کر مجھے یقین تھا کہ تم میرے پاس آؤ گی! یہ کہ کر عیسیٰ خان بے اختیار اس کے ہونٹوں پر جھکنے لگتا ہے کہ نور اپنا منہ دوسری طرف کر لیتی ہے۔۔۔ عیسیٰ خان خود کو ایک ہلکا سا تھپڑ لگاتا ہے اور ہارون خان اور داور خان کو دیکھ کر کہتا ہے: یہ بہت شرمیلی ہے بابا میں کچھ دیر اکیلے ملنا چاہتا ہوں نور سے۔۔۔

داور خان: مسمم ٹھیک ہے یہ واقعی شرمیلی ہے چلو آو ہارون ہم باہر چلتے ہیں۔۔۔ داور خان کمرے سے نکلنے سے پہلے دوبارہ نور العین کے پاس آتے ہیں اور مسکرا کر بولتے ہیں: مجھے یقین ہے تم میرے بیٹے کو زیادہ تنگ نہیں کرو گی ہم۔۔۔

یہ کہہ کر داور خان تیزی سے کمرے سے چلے جاتے ہیں۔ عیسیٰ خان نور العین کے دونوں ہاتھ تھام کر اپنی آنکھوں پہ لگاتا ہے اور اپنے سینے پہ رکھ کر سکون سے آنکھیں بند کر لیتا ہے نور العین تھوڑی دیر عیسیٰ خان کو دیکھتی ہے اور ایک دم ہنسنے لگتی ہے عیسیٰ خان حیران ہو کر اپنی آنکھیں کھولتا ہے تو نور العین کی ہنسی میں گم ہو جاتا ہے نور العین ہنسی روک کر عیسیٰ خان کی آنکھوں میں دیکھتی ہوئی اپنے دونوں ہاتھ اس کے ہاتھ سے جھٹکے کے ساتھ نکال لیتی ہے اور تالیاں بجاتی ہوئی کہتی ہے:

how is it possible I am surprised  
 عیسیٰ خان تمہیں محبت ہوگی وہ بھی مجھ سے میں حیران ہوں۔۔۔

یہ کہہ کر نور العین عیسیٰ خان پر جھکتی ہے سرگوشی میں بولتی ہے: آج میں مان گئی اپنے رب کے فیصلے کو وہ کیسے بد لے لیتا ہے!

عیسیٰ خان حیران ہو کر بولتا ہے:

مگر تم بھی تو مجھے پسند کرنے لگی ہو جب ہی تو تم میرے پاس آئی ہو مجھے دیکھنے!

نور العین: شٹ اپ عیسیٰ خان تمہیں دیکھنے کا مجھے بالکل شوق نہیں تمہارا باپ مجھے یہاں زبردستی لایا ہے

مجھے سمجھ نہیں آتی تمہارے باپ کا راج ہے کیا جب چاہو گے بندوق دکھا کر محبت ختم کر دو گے جب

چاہو گے بندوق دکھا کر کسی سے زبردستی محبت کرواؤ گے۔۔۔ سنو عیسیٰ خان محبت تو خود بخود ہو جاتی

ہے اس پہ کسی کا اختیار نہیں لیکن نفرت بہت سی وجوہات کی وجہ سے ہوتی ہے اور جب تک یہ وجہ ختم

نہ ہو جائیں نفرت ساری زندگی پیچھا نہیں چھوڑتی۔



عیسیٰ خان نور العین کو اپنے قریب کرنے کی کوشش کرتا ہے اور کہتا ہے:

ایسا مت کہو نور میں جانتا ہوں میں نے تمہارے بھائی کا قتل کیا ہے مگر یہ بھی تو دیکھو میں نے اپنی بہن کو بھی مارا تھا اُس نے ہماری روایات توڑی تھی وہ جانتی تھی کہ خاندان سے باہر محبت یا شادی کرنے کا انجام یہ ہی ہو گا۔!

نور العین عیسیٰ خان کا گربان پکڑ کر کہتی ہے!

اچھا تو پھر تمہارا کیا انجام ہونا چاہیے تم نے بھی تو بالکل ویسا ہی جرم کیا ہے بولو خود کو بھی مار سکتے ہو؟  
عیسیٰ خان:

تم یہ چاہتی ہو تو خود مار دو مجھے میں اُف تک نہیں کہوں گا!

نور العین: کاش کے میں یہ کر سکتی تمہیں مارا تو تمہارا باپ میری بیٹی ہوئی فیملی کو بھی مار دے گا نہیں  
عیسیٰ خان میں یہ نہیں چاہتی۔۔۔!

عیسیٰ خان نرمی سے اسے اپنے بہت قریب کرتا ہے اور نور کی گردن پہ اپنی انگلی پھیرنے لگتا ہے پھر سر اٹھا کر بولتا ہے:

تم جانتی ہو نور میں خود حیران ہوں کہ اتنی محبت مجھے کیسے ہو گئی۔۔ شاید تمہاری اور وفا کی بد دعا لگی ہے مگر ایسا مت سمجھنا کہ میں پچھتا رہا ہوں محبت کر کے۔۔ نہیں میں بہت خوش ہوں۔ آج پہلی بار مجھے لگ رہا ہے میں واقعی بہادر ہوں بندوق کے بغیر اور محبت کے ساتھ جینے میں بہادری ہے۔۔۔۔ تم کہو

میری جان میں یقین دلاتا ہوں تمہاری فیملی اور تمہیں کوئی کچھ نہیں کہہ سکتا تمہارا جو فیصلہ ہو گا مجھے منظور ہے۔۔!

نور العین: ایک بار پھر سوچ لو عیسیٰ خان مکر مت جانا:  
عیسیٰ خان: میں اپنی بات سے مکر تا نہیں ہوں اتنا تو جان گئی ہو گی تم...  
نور العین: ٹھیک ہے عیسیٰ خان تمہیں بھی مرنا ہو گا مگر اس طرح نہیں جیسے تم نے اُن دونوں کو رات کے اندھیرے میں مارا تھا بلکہ تم سب کے سامنے مرو گے دنیا کو بھی پتا لگے کہ محبت کے قاتل کا کیا انجام ہوتا ہے!

عیسیٰ خان: مجھے منظور ہے نور تم جو بھی سزا دینا چاہو!

یہ کہ کر عیسیٰ خان اپنا سر نور العین کے آگے جکھلایا ہے۔۔۔!

<https://www.classicurdumaterial.com>  
Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>  
نور العین تھوڑی دیر خاموشی کے بعد بولتی ہے:

عیسیٰ خان تمہیں خود کو پولیس کے حوالے کرنا ہو گا اور کوٹ میں بیان دینا ہو گا کہ تم نے میرے بھائی اور بھائی کو قتل کیا ہے اور مجھے اغوا کر کے زبردستی اپنے ساتھ رکھا ہے اس کے بعد تمہیں جو سزا ہوئی وہ قبول کرنی ہو گی۔۔۔

عیسیٰ خان: مگر تم جانتی ہو نور میرے بابا کبھی ایسا نہیں ہونے دیں گے اب تو الیکشن بھی قریب ہیں اور پھر یہ ساری پولیس بابا کی جیب میں ہے!

نور العین: یہ سب مجھے نہیں پتا اب تمہیں دیکھنا ہے کہ تم کیسے اپنے باپ کے آگے کھڑے ہوتے ہو اور انہیں مجبور کرتے ہو اور تم ایسا کر سکتے ہو عیسیٰ خان اگر تم خود چاہو!

عیسیٰ خان مسکراتے ہوئے نور کے اوپر جھکتا ہے اور کہتا ہے: ہاں میں سب کچھ کر سکتا ہوں مگر اس کے بدلے تم مجھے کیا دوں گی؟

نور العین: مجھے معلوم تھا تم اپنے نقصان کے ساتھ ساتھ تھوڑا بہت فائدہ ضرور حاصل کرو گے آخر ہو نہ ایک سیاستدان کے بیٹے!

عیسیٰ خان: ہممم بہت کچھ جان گئی ہوں میرے بارے میں خیر تمہیں یہ بھی اندازہ ہو گیا ہو گا کہ مجھے تم سے کیا چاہیے بس کچھ حسین لمحے جن کے سہارے میں اپنی سزا کاٹ سکوں!

نور العین: منظور ہے! <https://www.classicurdumaterial.com/>

عیسیٰ خان: ہاں ایک اور بات مجھے جب بھی تم سے ملنا ہوا تو تمہیں ملنے کے لیے آنا ہو گا کیونکہ تمہیں دیکھنا میرے لیے بہت ضروری ہے اگر تم نہ آئی تو ہو سکتا ہے میں اپنی سزا سے پہلے ہی مر جاؤں یقیناً تم یہ نہیں چاہو گی کہ میں اپنی سزا کاٹے بغیر مر جاؤں!

نور العین: فکر مت کرو عیسیٰ خان میں آؤں گی تم سے ملنے آخر مجھے بھی دیکھنا ہے تم بے بس اور سزا کاٹتے ہوئے کیسے لگو گے!

یہ کہ کر نور العین کمرے سے جانے لگتی ہے کہ عیسیٰ خان اس کا ہاتھ تھام لیتا ہے اور کہتا ہے: اتنی جلدی کیوں جارہی ہو ابھی تو میں نے تمہیں دل بھر کے دیکھا بھی نہیں!

نور العین: مگر میرا دل بہت خراب ہو رہا ہے تمہیں اتنی دیر دیکھ کر!  
یہ کہہ کر نور العین اپنا ہاتھ چھڑوا کر کمرے سے نکل جاتی ہے۔ عیسیٰ خان زور سے اپنی آنکھیں بند کر لیتا ہے۔۔۔

اگلی شام وعدے کے مطابق نور العین عیسیٰ خان کے دیئے ہوئے کپڑے پہن کر تیار ہو جاتی ہے۔ عیسیٰ خان بھی بہت دل لگا کر تیار ہو کر نور العین کے پاس پہنچ جاتا ہے۔ نور العین نظر اٹھا کر عیسیٰ خان کو دیکھتی ہے تو اس کے دل کی دھڑکن آج پہلی بار تیز ہو جاتی ہے۔ وہ گہرا کر آنکھیں جھکالیتی ہے جب کے عیسیٰ خان یہ دیکھ کر اسے اپنے سینے سے لگا لیتا ہے اور کہتا ہے: بہت حسین لگ رہی ہو نور۔۔۔ میں تو آج ہی مرنے جاؤں کہیں!

پھر وہ اسے خود سے الگ کر کے اپنے سامنے بیٹھاتا ہے اور دیکھنے لگتا ہے۔۔۔ نور العین اُس کی نظروں سے گہرا کر اس سے بولتی ہے:

تم نے اپنے باپ سے بات کی تم کب خود کو پولیس کے حوالے کرو گے؟

عیسیٰ خان گہری سانس لیتے ہوئے نور العین کے ہونٹوں پر ہاتھ رکھ دیتا ہے اور کہتا ہے: پلیز ابھی یہ میرا وقت ہے یہ سب باتیں رات ختم ہونے کے بعد کریں گے!

یہ کہ کر عیسیٰ خان نور العین کے ہونٹوں سے ہاتھ ہٹا کر ان کی جگہ اپنے لب رکھ دیتا اور آنکھیں بند کر لیتا ہے جب کہ نور العین اپنے ہاتھ زور سے بند کر لیتی ہے تھوڑی دیر بعد عیسیٰ خان نور العین کو خود سے الگ کر کے دیکھنے لگتا ہے نور العین کا چہرہ لال ہو جاتا ہے آج پہلی بار نور العین کا دل عیسیٰ خان کے پاس آنے پہ اتنا زور سے دڑکھتا ہے وہ اپنا لال چہرہ جھکالیتی ہے جبکہ عیسیٰ خان اُس کا چہرہ اپنے ہاتھوں سے اوپر کرتا ہے اور اُسکی گردن پہ موجود تلوں پر اپنے لب پھیرنے لگتا ہے کافی دیر وہ نور العین کی خشبو اپنے انرر اُتارتا ہے اور پھر اس سے دور ہو جاتا ہے اور کہتا ہے: یہ جو تمہارے دو تل ہیں یہ میرے لیئے دو جہاں ہیں نور۔۔ میری امانت ہیں یہ۔ میں یہ نہیں کہتا کہ تم کسی اور کو اپنی زندگی میں شامل مت کرنا مگر بس اتنی التجا ہے کہ انہیں کوئی اور نہ چھوئے مجھے تکلیف ہوگی!

یہ کہ کر عیسیٰ خان نور العین کو آہستہ سے بیڈ پر لیٹا دیتا ہے جب کہ نور العین یہ سوچ کر زور سے آنکھیں بند کر لیتی ہے کہ اب عیسیٰ خان اُس کے ساتھ کیا کرنے والا ہے۔۔۔

عیسیٰ خان بھی خاموشی سے نور العین کے ساتھ لیٹ جاتا ہے اور اسے کمفرٹ سے ڈھک دیتا ہے وہ نور کے ہاتھ اپنے دل پر رکھ کر اسے دیکھنے لگتا ہے!

نور العین عیسیٰ کی شور مچاتی ہوئی دھڑکنوں کو محسوس کر کے آنکھیں کھولتی ہے تو عیسیٰ خان مسکراتے ہوئے کہتا ہے:

گھبراؤ نہیں میری جان تم سو جاؤریلکس ہو کر میں تمہیں جی بھر کے دیکھنا چاہتا ہوں۔۔!



نورالعیین حیران ہو کر عیسیٰ خان کو دیکھتی ہے تو عیسیٰ ہنسنے ہوئے کہتا ہے: ارے مجھے تمہیں دیکھ کر ہی بہت سکون مل جاتا ہے نور تم بے فکر ہو کر سو جاو! تھوڑی ہی دیر میں نورالعیین خاموشی سے اپنی آنکھیں بند کر لیتی ہے اور عیسیٰ خان اُسکے گھنے بالوں کی خشبو اپنے اندر اُتارنے لگتا ہے۔۔

صبح نورالعیین کی آنکھ کھلتی ہے تو خود کو عیسیٰ خان کے حصار میں دیکھتی ہے عیسیٰ خان کے بھاری ہاتھ اسکے ارد گرد ہوتے ہیں اور وہ خود گہری نیند میں سکون سے سو رہا ہوتا ہے نور کو یاد آتا ہے کہ واقعی عیسیٰ خان نے یہ رات صرف اُسے دیکھتے ہوئے ہی گزاری ہے جب بھی رات میں نور کی آنکھ کھلتی تو عیسیٰ خان اسکا چہرہ دیکھ رہا ہوتا اور مسکرا دیتا اور نورالعیین پھر سے آنکھیں بند کر کے سو جاتی۔ پتا نہیں کب عیسیٰ خان خود بھی سویا تھا۔ نورالعیین تھوڑی دیر عیسیٰ کے اُٹھنے کا انتظار کرتی ہے جب وہ نہیں اُٹھتا تو اُسکے ہاتھ اپنے اوپر سے ہٹانے کی کوشش کرتی ہے اتنی ہی دیر میں عیسیٰ خان اپنی آنکھیں بہت مشکل سے کھولتا ہے اور نورالعیین کو یہ جدوجہد کرتے ہوئے دیکھتا ہے اور مسکرا کر اسے اپنے اور قریب کرتے ہوئے کہتا ہے: کیوں اپنی نازک سی جان کو تنگ کر رہی ہو خود تو تم مزے سے پوری رات سوئی ہو اتنا سا خیال کر لو میں ایک لمحے کے لیے نہیں سویا!

نورالعیین کو فت بھرے لہجے میں کہتی ہے: تو مسٹر عیسیٰ میں نے نہیں کہا تھا کہ اُلو کی طرح پوری رات جاگ کے گزاریں!

عیسیٰ خان ہنستے ہوئے نور کو زور سے گلے لگاتا ہے اور کہتا ہے: اُف جب تمہیں محبت ہوگی تب معلوم ہو گا تمہیں کے سونے سے کہیں زیادہ سکون اپنے محبوب کا چہرہ دیکھنے سے ملتا ہے اور ہاں میں اُلو کی طرح نہیں دیوانوں کی طرح جگا ہوں!

نورالعیین خود کو عیسیٰ خان سے چھوڑواتے ہوئے کہتی ہے: اچھا اس وقت مجھے باتھ روم جانا ہے پلیز زز۔۔۔

عیسیٰ خان نورالعیین کو خود سے الگ کر دیتا اور نورالعیین تیزی سے باتھ روم چلی جاتی ہے جبکہ عیسیٰ خان پاس پڑا ہوا نورالعیین کا دوپٹہ اپنے ہاتھوں میں لے کر دوبارہ سے آنکھیں بند کر لیتا ہے۔۔۔۔۔  
تھوڑی ہی دیر میں جب نورالعیین باہر آتی ہے تو عیسیٰ خان کو سویا ہوا دیکھتی ہے اور غصے میں پاس آ کر اپنا دوپٹہ لینے لگتی ہے کہ کچھ سوچ کر ہاتھ پیچھے کر لیتی ہے اور وہی بیٹھ کر عیسیٰ خان کو دیکھنے لگتی ہے۔۔۔۔۔

تھوڑی دیر میں عیسیٰ اپنی آنکھیں کھول کر نورالعیین کو مسکرا کر دیکھتا ہے اور اُٹھ کر دوپٹا نور کے اوپر پھیلا دیتا ہے اور خود باتھ روم کی طرف فریش ہونے چلا جاتا ہے!

اُسی دن عیسیٰ خان ہارون سے ملتا ہے اور اُسے وہ سب بتا دیتا ہے جسے ہارون خان سن کر افسوس سے بولتا ہے:

عیسیٰ تو پاگل ہو گیا ہے کیا یا یہ سب آسان نہیں اگر تیرے والدِ محترم کو پتا لگا تو وہ نور العین کے پورے خاندان کو ختم کر دیں گے!

دے کے تُو assurance عیسیٰ خان: بابا کو میں خود اپنے طریقے سے سمجھا لوں گا تُو بس اس بات کی نور العین اور اُسکے گھر والوں کو کچھ نہیں ہونے دے گا اگر تجھے گارڈز یا بندوں کی ضرورت ہے تو میرے لے لینا مگر نور اور اس کے گھر والوں کا خیال رکھنا! ہارون خان: مگر واقعی میں تجھے کوئی سخت سزا ہو گئی تو۔۔۔

عیسیٰ خان: میں ہر طرح کی سزا کے لیے تیار ہوں۔!

ہارون خان: مجھے یہ سب اچھا تو نہیں لگ رہا مگر تیرے لیے کرنا پڑے گا۔۔۔ میں نور العین کی فیملی کو اپنے گاؤں بھیج دیتا ہوں اور نور۔۔۔

عیسیٰ خان ہارون کی بات کاٹتے ہوئے کہتا ہے: نور کو گاؤں مت بھیجنا وہ یہی رہے گی اور اپنا کیس لڑے گی اس کا ساتھ تُو دیگا آج ہی نور کی طرف سے مجھ پر ایف آئی آر کٹو! دو قتل اور ایک اغوا کی اور نور کے لیے اچھا سا وکیل کرو اپلیز یہ سب آج ہی کر دے میں بابا کے پاس جا کر انہیں سمجھا دوں۔۔۔!

یہ کہتے ہی عیسیٰ تیزی سے باہر چلا جاتا ہے۔

داور خان ہمیشہ کی طرح اپنی کسی پارٹی میٹنگ میں مصروف ہوتے ہیں۔ عیسیٰ خان میٹنگ کے درمیان میں ہی اُن کے پاس جاتا ہے اور کھڑے کھڑے ہی بولتا ہے: بابا مجھے بہت ضروری بات کرنی ہے آپ سے۔۔

داور خان: اس وقت میں مصروف ہوں بلکہ تم آؤ اور میٹنگ اٹینڈ کرو!  
عیسیٰ خان: پلیز بابا مجھے ابھی اور اسی وقت آپ سے بات کرنی ہے آپ میرے ساتھ چلیں!  
یہ بولتے ہی عیسیٰ خان داور خان کا ہاتھ تھا میں اُنہیں باہر لے آتا ہے۔۔

وہ ساتھ والے روم میں جا کر دروازہ بند کرتے ہی داور خان کے ساتھ بیٹھ جاتا ہے اور اپنی بات کا آغاز کرتا ہے:

بابا آپ جانتے ہیں نامیں نے دو قتل کیے ہیں؟

داور خان حیران ہوتے ہوئے کہتے ہیں: کیا مطلب کونسے دو قتل؟  
عیسیٰ خان: عادل اور اپنی بہن کا بابا۔۔

داور خان: وہ قتل نہیں تھا سزا تھی اُن دونوں کے گناہ کی!

عیسیٰ خان افسوس کرتے ہوئے کہتا ہے: نہیں بابا محبت اور شادی کرنا گناہ نہیں اُنہیں بھاگنے پہ بھی ہم نے مجبور کیا اگر ہم اتنے سخت دل نہ ہوتے تو وہ زندہ اور خوش ہوتے!

داور خان: اب ان سب باتوں کا کوئی فائدہ نہیں چھوڑو یہ سب!

عیسیٰ خان: بابا ہر وقت فائدے کی بات مت کیا کریں۔۔۔ میں نے فیصلہ کیا ہے میں خود کو پولیس کے حوالے کر رہا ہوں اپنے جرم کا اقرار کروں گا!

داور خان غصے میں کھڑے ہوتے ہوئے کہتے ہیں: کیا بکو اس کر رہے ہو میں ایسا ہرگز نہیں ہونے دوں گا! عیسیٰ خان: بابا آپ آرام سے بیٹھ کر میری بات سنیں۔۔۔ آپ جانتے ہیں میں جو فیصلہ کر لوں اس سے اک انچ بھی نہیں ہٹا اس لیے آپ کچھ بھی کہیں میں اپنا فیصلہ نہیں بدلوں گا اس لیے میں چاہتا ہوں آپ میرا ساتھ دیں!

داور خان: یہ تم اُس معمولی سی لڑکی کا دل جیتنے کے لیے کر رہے ہونا۔۔۔

عیسیٰ خان اپنا غصہ کنٹرول کرتے ہوئے کہتا ہے: وہ معمولی لڑکی نہیں ہے بابا اگر آپ نے اُسے ہلکا سا

u know I بھی نقصان پہنچانے کا سوچا بھی تو میں اپنے ساتھ آپ کی بھی جان لے سکتا ہوں &

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> mean it

عیسیٰ خان اپنی بات مکمل کر کے داور خان کی آنکھوں میں دیکھتا ہے تو وہ داور خان کو اُس کی آنکھوں سے خوف آتا ہے وہ پیار سے بولتے ہیں: دیکھو میرے شہزادے میں جانتا ہوں تمہیں محبت ہو گئی ہے اُس سے مجھے کوئی مسئلہ نہیں اس بات کا میں تمہیں یقین دلاتا ہوں وہ لڑکی خود تمہارے پاس آئے گی تم سے پیار کرے گی۔ یہ سب کرنے کی تمہیں ضرورت نہیں میری جان!



عیسیٰ خان: میں جانتا ہوں بابا آپ کے پاس بہت طریقے ہیں مگر مجھے زبردستی پسند نہیں اس لیے میں آپ سے کہنے آیا ہوں آپ اس معاملے سے دور رہیں!

اس سے پہلے کے داور خان کچھ بولتے عیسیٰ خان تیزی سے دروازہ کھول کر وہاں سے چلا جاتا ہے۔۔۔

ہارون خان سارے کام کروا لیتا ہے نور کی فیملی کو اپنے گاؤں بھجوا دیتا ہے جبکہ نور کو عیسیٰ کے بتائے ہوئے گھر میں بھیج دیتا ہے۔ عیسیٰ خان ہارون خان سے سب کچھ پوچھ کر نور العین سے ملنے چلا جاتا ہے۔

نور العین حیران پریشان سی اس نئے گھر کو دیکھ رہی ہوتی ہے یہ ایک چھوٹا اور خوبصورت گھر ہوتا ہے باہر چھوٹا سا باغ بنا ہوتا ہے نور وہاں پہنچ کر سیووں میں سے ایک گرسلی پے بیٹھ جاتی ہے اُسے دروازہ کھلنے کی آواز آتی ہے وہ ڈر کر دوبارہ کھڑی ہو جاتی ہے تو سامنے سے عیسیٰ خان مضبوط قدموں کے ساتھ چلتا ہوا نور کے پاس آتا ہے اور اسے ہاتھ سے پکڑ کے دوبارہ بیٹھا دیتا ہے اور کہتا ہے: تو بتائیے نور العین صاحبہ اور کوئی آپکا حکم؟

نور العین: نہیں بس اپنی بات پے قائم رہنا۔۔۔ کوئی بھی سزا ہو تم اپنا فیصلہ نہیں بدلو گے۔۔!

عیسیٰ خان ہنستے ہوئے نور کا ہاتھ تھام کر بولتا ہے: نور مجھے وہ ڈنلاگ یاد آ رہا مجھ پے فٹ ہے کے ایک بار میں کوئی فیصلہ کر لوں تو اپنے باپ کی بھی نہیں سنتا۔۔!

شاید تمہیں اندازہ نہیں کے تمہیں کیا سزا مل سکتی ہے! very funny نور العین:  
 عیسیٰ خان! تمہاری قسم نور اگر پھانسی بھی ہو گئی نا مجھے تو بھی میں پیچھے نہیں ہٹوں گا۔!  
 hmmm let's see نور العین:

عیسیٰ خان: کیا اپنے ہاتھ کی چائے پلا دو گی؟  
 نور العین: بنا کر دے دوں گی مگر پی خود لینا!

عیسیٰ خان نور کی بات سن کر ہنسنے لگتا ہے اور اُسے کچن کی طرف لے آتا ہے۔ نور چائے کا سامان ڈونڈھ کر چائے بنانے لگتی ہے جبکہ عیسیٰ خان اسے دیکھنے لگتا ہے اور تھوڑی دیر بعد بولتا ہے: اگر میں کہوں کے اپنے ہاتھ سے پلا دو چائے تو کیوں نہیں پلا سکتی؟

نور العین: میں تمہیں زہر تو پلا سکتی ہوں چائے نہیں!  
 عیسیٰ خان: تو پھر وہ ہی پلا دو یہ سب کیوں کروا رہی ہو تمہارے ہاتھ سے زہر بھی شہد لگے گا!  
 نور العین: اسی لیے نہیں پلا رہی اپنے ہاتھوں سے۔۔۔ یہ چائے پیو!

نور چائے کا کپ عیسیٰ کے ہاتھ میں دے کر خود دوبارہ باہر آکر بیٹھ جاتی ہے۔۔۔  
 عیسیٰ خان بھی آہستہ آہستہ اپنی چائے ختم کرنے لگتا ہے۔۔۔  
 عیسیٰ خان: بہت اچھی چائے بنائی ہے تم نے دل کر رہا ہے تمہارے ہاتھ چوم لوں۔۔۔  
 عیسیٰ خان نور کی طرف تھوڑا جھک کر بڑی آس سے پوچھتا ہے:

May I kiss Your hands

نور فوراً دونوں ہاتھ پیچھے کر کے بولتی ہے:

No thanks

تم اب جیل جانے کی تیاری کرو اپنا کیا ہوا وعدہ پورا کرو۔۔

عیسیٰ خان سید اہو کر بولتا ہے: آہ۔۔۔ کتنی ظالم ہو تم مجھ سے بھی زیادہ!

نور العین: تم سے زیادہ نہیں ہوں تم قاتل ہو!

عیسیٰ خان: اور جو تم روز مجھے قتل کرتی ہو اپنی ان نفرت بھری آنکھوں سے؟

نور العین: یہ نفرت تم نے خود کمائی ہے۔۔

عیسیٰ خان چائے ختم کر کے کپ ٹیبل پر رکھتے ہوئے بولتا ہے: صبح کہتی تم میں ہی یہ نفرت ختم بھی

کروں گا! <https://www.classicurdumaterial.com/>

یہ بول کر عیسیٰ خان نور العین کو اپنے سامنے کھڑا کرتا ہے اور اس کا دوپٹہ ہلکا سا گردن سے ہٹا کر نور

کے تل چھوتے ہوئے کہتا ہے: میری اس امانت کا خیال رکھنا نور ان تلوں میں میرا دل ہے!

یہ کہ کر عیسیٰ خان وہاں سے چلا جاتا ہے جبکہ نور اپنا ہاتھ و نہی رکھ لیتی ہے جہاں تھوڑی دیر پہلے عیسیٰ

خان کا ہاتھ تھا!

عیسیٰ خان نور سے ملنے کے بعد اپنی ماں سے ملنے اپنے گھر جاتا ہے۔ وفا خان کی موت کے بعد سے بہت کم ہی ملاقات ہوئی تھی عیسیٰ خان کی اپنی ماں سے۔ گل جہاں بھی ابھی تک عیسیٰ خان کو معاف نہیں کر پائی تھی۔ عیسیٰ خان خاموشی سے گل جہاں کے روم میں آتا ہے اور اُن کے پاؤں پکڑ لیتا ہے گل جہاں اپنی آنکھیں کھول کر عیسیٰ کو سر جھکائے دیکھتی ہیں تو اپنے پاؤں سمیٹ کر بیٹھ جاتی ہیں اور عیسیٰ خان کو دیکھنے لگتیں ہیں آج کتنے ہی دنوں بعد وہ اپنے بیٹے کو دیکھ رہی تھیں!

عیسیٰ خان اُن کا ہاتھ تھام کر کہتا ہے!

ماما میں اپنی سزا کا ٹٹے جا رہا ہوں اس سے پہلے میں آپ سے معافی لینے آیا ہوں کیا آپ مجھے اپنی بیٹی کا خون معاف کریں گی؟ لیکن اگر آپ کوئی سزا دینا چاہیں تو بھی میں تیار ہوں!

گل جہاں: کوئی ماں بھی اپنی اولاد کو سزا دے سکتی ہے نہیں بیٹا ماں کی محبت میں اتنا حوصلہ نہیں ہوتا!

یہ بول کر گل جہاں عیسیٰ کو گلے لگا کر رونے لگتیں ہیں تھوڑی دیر بعد عیسیٰ خان اپنی ماں کا ماتھا چوم کر کہتا ہے: واقعی ماما۔۔۔ ماں کی محبت کو کوئی زوال نہیں آپ میرے لیے دعا کرے ماما کے اللہ مجھے میری محبت کے ساتھ زندگی گزارنے کا موقع دے۔۔۔!

ایک بار پھر وہ اپنی ماں کو گلے لگا کر وہاں سے چلا جاتا ہے۔

کے ساتھ عیسیٰ خان کو گرفتار کر کے لے arrest warrant تھوڑی دیر بعد پولیس عیسیٰ خان کا جاتے ہیں اور داور خان بے بسی سے اپنے ہاتھ ملتے رہ جاتے ہیں۔ داور خان بھی عیسیٰ خان کے لیے ایک اچھا وکیل کروا لیتے ہیں۔۔۔۔

عیسیٰ خان کو ایک صاف ستھرے جیل میں رکھا جاتا ہے۔ عیسیٰ خان کی گرفتاری اور اعترافِ جرم کرنے کے بعد بریکنگ نیوز ہر طرف چلنے لگتی ہر کوئی اپنے اپنے تبصرے کرنے لگتا ہے کوئی کہتا ہے یہ الیکشن جیتنے کی چال ہے اور کوئی کہتا ہے کہ لڑکی کی خاطر یہ سب ہو رہا ہے۔ پارٹی کے اہم کارکنان بھی آہستہ آہستہ پارٹی چھوڑنے لگتے ہیں ان سب سے تنگ آکر داور خان خود ہی پارٹی سے استعفیٰ دے دیتے ہیں۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)

کچھ دن بعد ہی عدالت کی طرف سے عیسیٰ خان اور نور کی پیشی کا حکم ہوتا ہے۔ ہارون خان وعدے کے مطابق نور العین کو کمرہ عدالت میں لے آتا ہے۔ نور العین خود کو ایک بڑی سی چادر میں چھپائے کمرہ عدالت میں داخل ہوتی ہے تو عیسیٰ خان اُسے دیکھ کر کھڑا ہو جاتا ہے عیسیٰ خان کے دنوں ہاتھوں میں ہتھکڑی لگی ہوتی ہے یہ دیکھ کر نور کو عجیب سی خوشی ہوتی ہے!

تھوڑی ہی دیر میں کمرہ عدالت میں کارروائی شروع ہو جاتی ہے۔ عیسیٰ خان اور نور العین آمنے سامنے کٹھہرے میں کھڑے ہوتے ہیں عیسیٰ خان کی نظریں نور العین پے ہوتی ہیں نور نے اپنا چہرہ چادر سے



ڈھکھ ہوتا ہے۔ نور العین کا وکیل بڑے پروفیشنل طریقے سے سوال جواب کرنے لگتا ہے اور نور

قرآن پر حلف اٹھاتے ہوئے تفصیل سے جواب دیتی ہے!

نج صاحب عیسیٰ خان نے میرے بھائی اور میری دوست جو کے میری بھابھی بھی تھی اور اس شخص کی سگی بہن بھی۔۔۔ اُن دونوں کو میرے سامنے بے دردی سے مار دیا صرف اس لیے کے کے اُنہوں نے محبت کی شادی کی تھی۔۔۔ اور نہ صرف یہ بلکہ مجھے زبردستی اغوا کیا اور میرا ریپ بھی کیا!

نور جیسے ہی اپنے لیے ریپ کا لفظ استعمال کرتی ہے تو عیسیٰ خان تڑپ کے سر اٹھاتا ہے اور نور کی بات کاٹتے ہوئے بولتا ہے: نہیں نور پلیز ریپ تو مت کہو میں تمہارے بارے میں یہ نہیں سن سکتا! نور العین: مسٹر عیسیٰ آپ کی اطلاع کے لیے عرض ہے کے نکاح کیے بنا کسی کے ساتھ زبردستی کرنا ریپ ہی کہلاتا ہے!

عیسیٰ خان یہ سن کر قرب سے اپنی آنکھیں بند کر لیتا ہے۔ اب وکیل عیسیٰ خان سے سوال کرنے لگتا ہے۔ جواب میں عیسیٰ خان بہت مختصر جواب دیتا ہے: جو کچھ بھی نور نے کہا ہے وہ سب سچ ہے اور میں اس جرم کے بدلے کسی بھی سزا کے لیے تیار ہوں!

عیسیٰ خان کا یہ جواب سن کر سب حیران ہو جاتے ہیں جب کے داور خان اپنی سیٹ سے اٹھ کر بولتے ہیں: نج صاحب یہ اس وقت اپنے ہوش میں نہیں ہیں پلیز میں گزارش کرتا ہوں ہمیں موقع دیا جائے اپنی حق میں بولنے کا!

نچ صاحب: آپ نے جو کہنا ہے یہاں آکر بولیں۔ داور خان عیسیٰ خان کی جگہ کھڑے ہو جاتے ہیں اور کہتے ہیں: میری بیٹی کو زبردستی لے کر گیا تھا اس کا بھائی اور جب ہمیں معلوم ہوا تو ہمارے پاس ایک ہی راستہ تھا اس لیے ہم نے اس لڑکی کو اٹھوا لیا تاکہ اس کا بھائی میری بیٹی کو لے آئے واپس مگر جب وہ واپس آیا تو اس نے میرے بیٹے پر حملہ کرنے کی کوشش کی اسی لیے مجبوراً عیسیٰ نے گولی چلائی اور وہ دونوں مارے گئے جبکہ یہ لڑکی اپنی راضا مندی سے عیسیٰ کے ساتھ رہی ہے میرا بیٹا کسی کے ساتھ زبردستی نہیں کرتا!

یہ سن کر نور العین حیران ہو جاتی ہے جب کے عیسیٰ خان تڑپ کر اٹھتا ہے اور غصے سے بولتا ہے: یہ جھوٹ بول رہے ہیں ان کی بات میں کوئی سچائی نہیں ہے نچ صاحب۔۔

داور خان: نچ صاحب میرا بیٹا اس وقت ڈپریشن کا شکار ہے اسے نہیں معلوم کے کیا کہنا ہے آپ خود سوچیں کوئی انسان اپنے لیے کچھ بھی ماننے کو تیار ہے صرف اس لڑکی کے کہنے پر۔۔۔

اس سے پہلے کے عیسیٰ خان پھر سے کچھ بولتا نچ صاحب سب کو خاموش ہونے کا بولتے ہوئے کہتے ہیں: میں آپ لوگوں کو ایک اور موقع دیتا ہوں۔ کورٹ ڈسمس!

یہ بول کر نچ صاحب کمرہ عدالت سے چلے جاتے ہیں جب کے عیسیٰ خان داور خان کے پاس آکر غصے میں بولتا ہے: بابا میں نے آپ کو کہا تھا میرے اس معاملے سے دور رہیں آپ نے یہ سب جھوٹ کیوں کہا؟

داور خان: تم نے کہا تھا نور العین اور اس کی فیملی سے دور رہوں دیکھو میں نے انہیں کچھ نہیں کہا مگر جو میں کر سکتا ہوں مجھے کرنے دو!

عیسیٰ خان: ہنہ آپ کو کیا لگتا ہے آپ کے اس جھوٹے یہ عدالت یقین کر لے گی نہیں بابا میں ایسا نہیں ہونے دوں گا!

داور خان یہ سن کر غصے میں وہاں سے چلے جاتے ہیں جبکہ نور العین جو کافی دیر سے ان دونوں کی باتیں سن رہی ہوتی ہے عیسیٰ خان کے پاس آ کر بولتی ہے:

یہ سب کیا ہے عیسیٰ خان کیا تم مجھے پاگل بنا رہے ہو۔۔۔ تم نے اپنے لیے وکیل بھی کر والیا آخر کیا سازش کر رہے ہو؟

عیسیٰ خان: نور ایسا کچھ نہیں ہے مجھے نہیں معلوم تھا کہ بابا یہ سب بولیں گے!

نور نفرت سے عیسیٰ کو دیکھ کر وہاں سے جانے لگتی ہے کہ عیسیٰ خان اُسے پکارتا ہے:

نور پلیز! ایسے مت جاو مجھے اپنا چہرہ تو دکھا دو کتنے دن سے تمہیں نہیں دیکھا!

نور العین: اب اُسی دن تم مجھے دیکھ سکو گے جب تمہیں سزا ہوگی جب تک کے لیے خدا حافظ! یہ بول کر نور وہاں سے چلی جاتی ہے جبکہ عیسیٰ خان بے بسی سے اپنی آنکھیں بند کر لیتا ہے!۔۔

اگلی پیشی تین دن بعد رکھی جاتی ہے ہارون خان عیسیٰ خان سے ملنے آتا ہے اور کہتا ہے:

یار نور العین نے پیغام بھجوایا ہے تیرے لئے۔۔ وہ اپنی فیملی سے ملنا چاہتی ہے اب بول کیا کروں؟  
 عیسیٰ خان: اُسے کہنا کہ مجھ سے ملنے آجائے مجھ سے آکر خود پوچھے پھر اجازت دوں گا میں اُسے!  
 ہارون خان: میں سمجھ گیا کچھ لو کچھ دو والا حساب۔۔۔ چل ٹھیک ہے میں اُسے لے آؤں گا تو اپنا خیال  
 رکھنا۔۔۔

ہارون خان جب نور العین کو عیسیٰ خان کی خواہش کا بتاتا ہے تو نور دل ہی دل میں بہت گالیاں دیتی ہے  
 مگر وہ جانتی ہے کہ اگر اُسے اپنی فیملی سے ملنا ہے تو اُسے عیسیٰ خان کی بات ماننی پڑے گی یہ ہی سوچ کر  
 نور العین عیسیٰ سے ملنے کے لیے راضی ہو جاتی ہے!

<https://www.classicurdumaterial.com/>

[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

عیسیٰ خان صبح سے ہی نور العین کا بے چینی سے انتظار کر رہا تھا اسے یہ ڈر بھی تھا کہ اگر نور اُس سے ملنے  
 نہ آئی تو وہ کیا کرے گا اُس پیشی والے دن نور کا تبادلہ ہوا لہجہ پریشان کر گیا تھا پہلے بھی نور عیسیٰ کی  
 بات آسانی سے نہیں مانتی تھی مگر جب سے عیسیٰ کی کمزوری اُس کے ہاتھ لگی تھی وہ تب سے تو کچھ  
 زیادہ ہی عیسیٰ کو آنکھیں دیکھانے لگی تھی۔ عیسیٰ کا دل کر رہا تھا وہ سب وعدے توڑ کر یہاں سے بھاگ  
 جائے اتنے دن ہو گئے تھے نور کا دیدار کیئے ہوئے۔۔ وہ بار بار ہاتھ کی مٹھی بناتے ہوئے دیوار پر مار

رہا تھا۔۔۔ کے آخر اسکا انتظار ختم ہو جاتا ہے۔ نور دو پولیس سپاہیوں کے ساتھ نظر آ جاتی ہے وہ تیزی سے جیل کی سلاخوں کو پکڑ لیتا ہے جیسے اُن کو توڑ دے گا۔ ایک سپاہی تالا کھولتا ہے اور نور کو جیل کے اندر جانے کا اشارہ کرتا نور کو جیل میں جانا عجیب لگتا ہے عیسیٰ خان غصے میں بولتا ہے:

پلیز نور اب آ جا ورنہ میں اپنے سارے وعدے بھول کر باہر آ جاؤ گا سمجھی!

نور آہستہ سے چلتی ہوئی انر آ جاتی ہے۔ عیسیٰ خان وہاں پہے موجود پولیس سپاہی کو دوبارہ تالا لگانے کا حکم دیتا! سپاہی تالا لگا کر تھوڑے فاصلے پر کھڑا ہو جاتا ہے!

عیسیٰ خان خاموشی سے نور کے قریب آ کر اسے دیکھنے لگتا ہے جو ابھی بھی بڑی سی چادر میں اپنا چہرہ چھپا کر کھڑی ہوتی ہے۔۔۔ تھوڑی دیر بعد عیسیٰ خان ایک لمبی سانس لے کر نور العین کے چہرے سے چادر ہٹاتا ہے اور فرصت سے نور العین کو دیکھنے لگتا ہے۔۔۔ نور العین اُس کی نظروں سے گھبرا کر عیسیٰ سے بولتی ہے:-

بہت تیز ہو تم عیسیٰ خان ہمیشہ سودا ہی کرتے ہو کبھی مفت میں کسی کو کچھ مت دینا!

عیسیٰ خان مسکراتے ہوئے کہتا ہے: نہیں میری جان مفت میں کوئی کام نہیں کرتا اور تیز میں نہیں تم ہو اپنے وعدے سے مت مکر و نور ورنہ میں بھی مکر جاؤں گا۔ تمہیں کہا تھا کہ جب میں تمہیں بلاؤں تمہیں مجھ سے ملنے آنا ہو گا مگر میرے جیل میں آتے ہی تم شیر ہو گئی ہو واہ!

نور العین: تم بہت نبھہار ہے ہو اپنے وعدے وہاں تمہارا باپ تمہیں یہاں سے نکالنے کے منصوبے بنا رہا ہے!



عیسیٰ خان: کرنے دو انہیں جو وہ کرنا چاہتے ہیں تم بس میری بات کا اعتبار کرو اور اپنی بات پے بھی قائم رہو تم جانتی ہو کہ تمہیں دیکھنا میری کمزوری جب ہی تم اس طرح تڑپا رہی ہو مجھے!

یہ بول کر عیسیٰ خان نور کی چادر تھوڑی اور نیچے کرتا ہے اور اُسکے تلوں کو دیکھنے لگتا ہے اور کہتا ہے: ان کا خیال رکھتی ہونا تم!

یہ بولتے ہوئے عیسیٰ نور کی گردن پے جگھنے لگتا ہے کہ نور ایک دم پیچھے ہو جاتی ہے اور غصے میں بولتی ہے: تھوڑا لحاظ کرو یہ تمہارا بیڈروم نہیں ہے سامنے سپاہی کھڑا ہوا ہے!

عیسیٰ خان نور کا بازو پکڑ کر اُسے قریب کرتا ہے اور اُسکے ہونٹوں پے ہاتھ رکھ کر اُسکی گردن پے اپنے لب رکھ دیتا ہے نور تو سانس لینا ہی بھول جاتی ہے عیسیٰ جب تھوڑی دیر اسی طرح جھکا رہتا ہے تو نور ہوش میں آ کر عیسیٰ خان سے بولتی ہے!

عیسیٰ پلیز چھوڑو مجھے کوئی دیکھ لے گا بس کرو!

عیسیٰ خان جو خاموشی سے نور کی خشبو اپنے اندر اتار رہا ہوتا ہے سر اٹھا کر نور کو دیکھتا ہے جو لال چہرہ لیئے رو دینے کو تھی عیسیٰ خان مسکرا کر نور سے تھوڑا دور ہوتا ہے اور وہ ہاتھ جو نور کے ہونٹوں پے رکھا ہوتا ہے اسے ہٹاتے ہوئے اپنی انگلیاں اسکے ہونٹ پر پھیرتے کہتا ہے: مجھے تڑپانے کی سزا ہے یہ نور اگر آندہ تم میرے بولانے پے نہ آئی تو تم سمجھ تو رہی ہو۔۔۔۔۔

یہ بول کر عیسیٰ اپنا ہاتھ نور کے ہونٹوں سے ہٹا لیتا ہے اور مسکرا بہت آہستہ سے بولتا ہے: خیر ان ہونٹوں کا بھی وقت آئے گا!

نور گہرا سانس لے کر دوانت پیتے ہوئے بولتی ہے: اگر آپ کی ملاقات ہو گئی ہو تو میں جاؤں!  
 عیسیٰ خان: دل تو کر رہا ہے تمہیں یہی رکھ لوں ہائے مگر مجبور ہوں۔۔ مجھ سے وعدہ کرو نور تم آئندہ  
 اس طرح نہیں کرو گی میں پاگل ہو جاؤں گا تمہیں دیکھے بغیر۔۔۔ وعدہ کرو مجھ سے نور؟  
 عیسیٰ خان نور کے آگے اپنا ہاتھ کرتا ہے جسے دیکھتے ہوئے نور اُسے تھامتے ہوئے کہتی ہے:  
 ٹھیک ہے مگر میری بھی بات ماننی ہو گی تمہیں جتنی جلدی ہو سکے یہ کیس ختم کرو اور اپنی سزا پوری کرو  
 مجھ سے اس طرح یہاں کے چکر نہیں لگائے جاتے!  
 عیسیٰ خان نور کے تھامے ہوئے ہاتھ کو اپنے چہرے پر پھیرنے لگتا ہے اور کہتا ہے: کتنا سکون ہے  
 تمہارے لمس میں!

جیسے اس نے نور چکی بات سنی ہی نہ ہو! نور فوراً اپنے ہاتھ کھینچ کر پیچھے ہو جاتی ہے۔۔ عیسیٰ خان گہرا  
 سانس لے کر سپاہی کو آواز دیتا ہے۔ سپاہی جلد سے ہی لوک کھولتا ہے نور العین اپنا چہرہ اڑا ہنپتی ہوئی  
 وہاں سے چلی جاتی ہے!

آج پھر وہ دونوں آمنے سامنے کٹہرے میں کھڑے ہوتے ہیں عیسیٰ خان وعدے کے مطابق سب جرم  
 قبول کر لیتا ہے عیسیٰ خان کا وکیل بھی کچھ کر نہیں پاتا۔ داور خان بھی اپنے بیٹے کے آگے بے بس ہو  
 جاتے ہیں۔۔۔ حج روتی ہوئی نور العین سے پوچھتے ہیں:

مس نور العین ان تمام ثبوتوں کی بنا پر میں سمجھتا ہوں کہ آپ کے ساتھ بہت زیادتی ہوئی ہے اس لیے سزا دینے کا بھی اختیار میں آپ کو دیتا ہوں اگر آپ چاہیں تو سامنے کھڑے اپنے مجرم کو معاف بھی its کر سکتی ہیں اس لیے مجھے لگتا ہے وہ واقعی شرمندہ ہے مگر آپ چاہیں تو سخت سزا بھی سناسکتی ہیں all up to you?

عیسیٰ خان امید سے نور العین کو دیکھتا ہے اُسے یقین ہوتا ہے کہ نور العین اُسے معاف کر دے گی آخر محبت اتنی مہربانی تو کرے گی۔۔ نور بھی عیسیٰ خان کی طرف دیکھ کر سوچنے لگتی ہے کہ وہ کیا سزا دے ایک طرف اُس کا دل کہتا ہے عیسیٰ واقعی شرمندہ ہے اُسے ایک موقع دینا چاہیے دوسری طرف اسکے زہن میں وفا اور عادل کے مُردہ وجود سامنے آ جاتے ہیں۔۔۔۔۔ کمرہ عدالت میں ایک خاموشی چھا جاتی ہے داؤر خان ہارون اور گل جہاں سب ایک امید کے ساتھ نور کی طرف دیکھنے لگتے ہیں۔۔۔۔!

Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

عیسیٰ خان امید سے نور العین کو دیکھتا ہے اُسے یقین ہوتا ہے کہ نور العین اُسے معاف کر دے گی آخر محبت اتنی مہربانی تو کرے گی۔۔ نور بھی عیسیٰ خان کی طرف دیکھ کر سوچنے لگتی ہے کہ وہ کیا سزا دے ایک طرف اُس کا دل کہتا ہے عیسیٰ واقعی شرمندہ ہے اُسے ایک موقع دینا چاہیے دوسری طرف اسکے زہن میں وفا اور عادل کے مُردہ وجود سامنے آ جاتے ہیں۔۔۔۔۔ کمرہ عدالت میں ایک خاموشی چھا جاتی ہے داؤر خان ہارون اور گل جہاں سب ایک امید کے ساتھ نور کی طرف دیکھنے لگتے ہیں۔۔۔۔!

نور العین ایک فیصلہ کرتے ہوئے مضبوط لہجے میں بولتی ہے: نج صاحب میں چاہتی ہوں کہ عیسیٰ خان کو سرعام پھانسی دی جائے کہ پورا ملک دیکھے محبت کرنے والے جب غیرت کے نام پر مارے جاتے ہیں تو ان کے قاتل کا کیا انجام ہوتا ہے!

یہ سن کر عیسیٰ خان ہلکا سا لڑکھڑا جاتا ہے مگر فوراً ہی خود کو سمجھا لے کر مسکراتے ہوئے آنکھیں بند کر لیتا ہے۔

کوئی بھی اس سزا کی امید نہیں کر رہا ہو تا شاید نج صاحب کو بھی یہ امید نہیں ہوتی اس لیے وہ دوبارہ نور العین سے پوچھتے ہیں نور دوبارہ بھی یہ ہی بولتی ہے۔۔۔ نج اپنے قلم سے بیس دن بعد کی تاریخ ڈال۔ کر اپنا قلم توڑ دیتے ہیں۔۔۔۔

نج صاحب کے جاتے ہی داور خان، گل جہاں اور ہارون خان عیسیٰ خان کے پاس آ جاتے ہیں جب کہ نور العین وہی کھڑی رہ جاتی ہے۔۔۔ داور خان عیسیٰ خان کو بولتے ہیں: عیسیٰ یہ سزا غلط ہے میں سپریم کورٹ میں اپیل کروں گا!

عیسیٰ خان: نہیں بابا بالکل ٹھیک ہے جو بھی ہوا ہے میں جانتا ہوں آپ لوگ پریشان ہیں مگر یقین کریں میں مطمئن ہوں۔۔۔

گل جہاں رونے لگتی ہیں جبکہ نور العین خاموشی سے وہاں سے جانے لگتی ہے کہ عیسیٰ خان اُسے پکارتا ہے: نور پلیز روک جاو!

نور روک تو جاتی ہے مگر قدم آگے نہیں بڑھاتی عیسیٰ خان خود ہی چلتا ہوا اُس کے پاس آتا ہے اور اُس کی چادر چہرے سے ہٹا کر بولتا ہے: نور سزا تو تم نے اچھی سنائی ہے میں اسے دل سے قبول کرتا ہوں مگر جب تک میں زندہ ہوں تب تک پلیز مجھ سے ملنے آتی رہنا۔۔ بس یہ ہی سوچ کر آجانا مرنے والے کی آخری خواہش ہے!

نور العین جواب میں کچھ نہیں کہتی عیسیٰ خان غور سے نور کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے: کیا بات ہے نور اتنی خاموش کیوں ہو تمہیں تو خوش ہونا چاہیے نا جو تم چاہتی ہو وہی ہوا ہے پھر تم اداس کیوں لگ رہی ہو مجھے!

نور العین بہت مشکل سے بولتی ہے: میں اداس نہیں ہوں بہت مطمئن ہوں مگر میں تمہاری طرح نہیں ہوں کسی کی موت کی خبر سن کر خوشی مناؤں!

عیسیٰ خان: ہممم ٹھیک بول رہی ہو نور میں واقعی بہت ظالم بن گیا تھا میں نے اُن کو مارتے ہوئے زرارہم نہیں کھایا بلکہ اُن کو مارنے کے بعد ایک دفع بھی افسوس نہیں کیا تھا بلکل صحیح کیا نور میں اسی قابل ہوں!

نور ایک بار عیسیٰ کو دیکھتی ہے اور وہاں سے چلی جاتی ہے۔۔

نور العین کی فیملی بھی نور کے ساتھ اُسی گھر میں رہنے لگتے ہیں نور کے والد اب کافی حد تک ٹھیک ہو جاتے ہیں اور سب ہی نور کے فیصلے سے خوش ہوتے ہیں۔ مگر نور بے چین ہوتی ہے۔ ہارون بہت بار



عیسیٰ کا پیغام لے کر آتا ہے مگر نور عیسیٰ سے ملنے بھی نہیں جاتی شاید اُسے ڈر ہوتا ہے کہ کہیں وہ کمزور نہ پڑ جائے اور اپنے فیصلے پے پچھتانے لگے۔۔۔

عیسیٰ خان کو ایک بہت ہی تنگ جیل میں ڈال دیا جاتا جہاں چلنے کی بھی جگہ نہیں ہوتی وہ سارا دن خاموشی سے اپنی سوچوں میں گزار دیتا ہے۔ باقاعدگی سے نماز ادا کرتا ہے اسے بس تھوڑی دیر کے لیے باہر نکالا جاتا باقی وہ سارا دن جیل میں پڑا رہتا ہے تین چار دنوں میں ہی اُس کی حالت ایسی ہو جاتی ہے جیسے وہ کئی دن سے بیمار ہو۔ ہارون اور داؤد خان روزانہ ہی اس سے ملنے آتے ہیں اسے بہت سمجھاتے ہیں کہ اپیل کرنے دے مگر وہ نہیں مانتا۔ وہ ہر روز ہارون خان کو کہتا کہ وہ نور سے ملنا چاہتا ہے مگر نور نہیں آتی وہ روز اسی امید سے اٹھتا ہے کہ آج نور آجائے گی مگر وہ نہیں آتی اسی طرح دن گزرنے لگتے ہیں عیسیٰ خان کا زیادہ وقت نماز اور دعا مانگنے میں گزرتا ہے۔۔۔ عیسیٰ خان نور کے لیے خط لکھتا اور ہارون کے ہاتھ بکھوادیتا ہے وہ لکھتا ہے:

امید ہے نور تم بالکل ٹھیک ہوگی میں بھی ٹھیک ہوں اور بہت انجوائے کر رہا ہوں میں بہت شکر گزار ہوں تمہارا یہاں آکر مجھے اندازہ ہوا ہے کہ اصل میں انسان کی کیا حقیقت ہے ہم کتنے نادان ہوتے ہیں جب تھوڑی سی طاقت ہمارے ہاتھ میں آتی ہے تو ہم خود کو خدا سمجھنے لگتے ہیں مگر ہم بھول جاتے ہیں کہ جس نے یہ طاقت دی ہے وہ کتنا طاقت ور ہو گا کیسی عجیب بات ہے نور جب ہم خدا بن کر دوسروں کو سزا دیتے ہیں تو ظالم بن جاتے ہیں مگر جب اوپر والا ہمیں سزا دیتا ہے تو وہ منصف کہلاتا ہے

واقع سزا اور جزا صرف رب کے ہاتھ میں ہے۔ میں سمجھتا تھا میرے پاس طاقت ہے اس لیے میں سب کچھ کر سکتا ہوں مگر نہیں میں تو بہت کمزور تھا نادان۔۔! آج اس کے آگے جھک کر احساس ہو رہا کہ اصل طاقت تو اس کے سامنے جھک جانے سے ملتی ایمان کی طاقت۔۔! شاید یہ سب اسی طرح لکھا تھا میرے رب نے!

تم سے ایک التجا ہے ایک بار میرے مرنے سے پہلے مجھ سے ملنے آجانا نور میں تڑپ رہا ہوں تمہیں دیکھنے کے لیے یہ سمجھ کر آجانا کہ میری آخری خواہش ہے پوری کر دینا میں شدت سے تمہارا انتظار کر رہا ہوں۔۔۔

صرف تمہارا عیسیٰ!

<https://www.classicurdumaterial.com/>

نور عیسیٰ کا خط پڑھ کر بہت روتی ہے وہ بہت بار خط پڑھتی ہے یہاں تک کہ اسے وہ خط زبانی یاد ہو جاتا ہے۔ نور خود کو مضبوط کرتے ہوئے عیسیٰ سے ملنے کا فیصلہ کر لیتی ہے۔ عیسیٰ سے ملنے سے پہلے وہ نماز ادا کرتی ہے اور اللہ سے بہت لمبی دعا مانگتی ہے کہ وہ کمزور نا پڑے اور اپنے فیصلے پے ڈٹی رہے!

نور العین کو ایک صاف ستھرے روم میں بٹھا دیا جاتا ہے تھوڑی ہی دیر میں وہاں عیسیٰ بھی آ جاتا ہے اور نور کے سامنے بیٹھ جاتا آج نور نے پہلے سے ہی اپنی چادر کو چہرے سے ہٹا لیا ہوتا ہے۔ عیسیٰ خان خاموشی سے نور کو دیکھنے لگتا ہے تھوڑی دیر بعد نور بھی سر اٹھا کر عیسیٰ کو دیکھتی ہے وہ حیران ہو جاتی

ہے کیونکہ یہ تو وہ عیسیٰ ہوتا ہی نہیں بڑی ہوئی شیوہ، لال آنکھیں وہ پہلے سے کمزور لگتا ہے نور کو۔ عیسیٰ خان نور کو حیران دیکھ کر مسکرا دیتا ہے اور کہتا ہے:

کیا ہوا اچھا نہیں لگ رہا؟ مجھے معلوم ہے میری شکل عجیب سی ہو گئی ہے مگر تمہیں تو خیر پہلے بھی میری شکل پسند نہیں تھی۔۔۔ تم کیسی ہو نور؟

نور سے کچھ بولا ہی نہیں جاتا اسے لگتا ہے وہ بولے گی تو رونے لگے گی۔ عیسیٰ تھوڑی دیر اس کے بولنے کا انتظار کرتا ہے جب وہ نہیں بولتی تو وہ خود ہی دوبارہ بولنے لگتا ہے: چلو ٹھیک ہے تم آج خاموش رہو آج صرف میں بولتا ہوں تم میری قبر پر آکر بولنا آج میری سنو۔۔۔ نور میں روز خواب میں تمہیں دیکھتا ہوں ہم دونوں ایک ساتھ ہیں میرا دل کرتا ہے میں سوتا ہی رہوں تاکہ تمہیں دیکھ سکوں میں جانتا ہوں تم مجھ سے ملنا نہیں چاہتی مگر میں بھی کیا کروں میرا دل میرے بس میں ہی نہیں ہے کیا بنایا ہے رب نے انسان کو ایک دل بھی اپنے بس میں نہیں رکھا اور ہم نادان انسان پوری دنیا کو اپنے بس میں کرنا چاہتے ہیں۔۔۔ مجھے نہیں معلوم میں تم سے کتنی محبت کرتا ہوں شاید لفظوں میں بتا ہی نہیں سکتا مگر میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ تمہیں مجھ سے محبت نا ہو میرے مرنے کے بعد کیونکہ میں جان گیا ہوں کہ محبت ہو جائے اور محبوب پاس نا ہو تو کتنی تکلیف ہوتی ہے۔۔۔۔۔ ویسے وفا اور عدیل محبت کے معاملے میں خوش نصیب نکلے ہیں دونوں ابھی ابھی ایک ساتھ ہیں!

عیسیٰ تھوڑی دیر کے لیے خاموش ہوتا ہے نور اب بھی کچھ نہیں بولتی عیسیٰ خاموشی سے نور کو دیکھنے لگتا ہے۔۔۔ نور بھی سراٹھا کر عیسیٰ کو دیکھتی ہے اور بہت مشکل سے بس اتنا بولتی ہے:

میں اب جاؤں عیسیٰ خان؟  
 عیسیٰ خان: کیا میں تمہیں تھوڑی دیر اور نہیں دیکھ سکتا؟  
 نور العین ہاں میں سر ہلا دیتی ہے۔۔۔۔۔

نور بھی سراٹھا کر عیسیٰ کو دیکھتی ہے اور بہت مشکل سے بس اتنا بولتی ہے:  
 میں اب جاؤں عیسیٰ خان؟

عیسیٰ خان: کیا میں تمہیں تھوڑی دیر اور نہیں دیکھ سکتا؟  
 نور العین ہاں میں سر ہلا دیتی ہے۔۔۔۔۔

عیسیٰ خان خاموشی سے نور العین کو دیکھنے لگتا ہے تھوڑی دیر گزرنے کے بعد عیسیٰ خان نور سے کہتا ہے:  
 مجھے تمہارے تل دیکھنے ہیں نور!

نور خاموشی سے اپنی چادر کو تھوڑا سا نیچے کر دیتی ہے عیسیٰ خان مسکرا کر جھکتے ہوئے نور کے تل دیکھنے لگتا ہے اس سے پہلے کے وہ بے بس ہو کر نور کے ساتھ کوئی خستہ خنجر کر تا وہ فوراً سے نور کی چادر ٹھیک کر تا ہوا کھڑا ہو جاتا ہے اور گہرا سانس لیتا ہے نور بھی اسے کے ساتھ کھڑی ہو جاتی ہے ملاقات کا ٹائم بھی ختم ہونے لگتا ہے۔۔۔ نور عیسیٰ خان کی طرف دیکھتے ہوئے بولتی ہے: میں جا رہی ہوں عیسیٰ خان اور کوئی آخری خواہش ہو تو بتاؤ؟

عیسیٰ خان نور کی قریب آتے ہوئے اس کی آنکھوں میں دیکھ کر بولتا ہے: کیا واقعی تم میری خواہش پوری کرو گی؟

نور العین: ہاں اگر میرے بس میں ہوا!

عیسیٰ خان اُسے بازوؤں سے پکڑ کر اور نزدیک کرتے ہوئے کہتا ہے: نور یقین کرو صرف ایک تم ہی ہو جس کے بس میں سب کچھ ہے۔۔۔۔۔ نور ر کیا تم مجھے معاف نہیں کر سکتی؟۔

نور العین غصے سے اپنے بازوؤں چھڑواتے ہوئے کہتی ہے: واہ عیسیٰ خان باتیں تو بہت بڑی بڑی کرتے ہو کے موت سے ڈر نہیں لگتا اب کیا ہوا موت پاس آرہی ہے تو ڈر گئے۔۔۔

عیسیٰ خان اپنے بالوں میں انگلیاں پھساتے ہوئے کہتا ہے: نہیں نور یقین کرو میرا میں موت سے بالکل نہیں ڈر رہا مگر تم سے جدا ہونا بہت مشکل لگ رہا ہے میں تمہارے ساتھ جینا چاہتا ہوں خدا کے لیے ایک موقع دے دو میں اپنی ساری زندگی تمہارے نام کر دوں گا!

نور العین عیسیٰ کی بات سن کر ہسنے لگتی اور بولتی ہے: واہ مان گئی بہت بڑے ایکٹر ہو تم تمہیں لگا مجھے تم پے ترس آجائے گا اور میں تمہیں معاف کر دوں گی نہیں۔! کیا تمہیں ترس آیا تھا زرا سا بھی اُنہیں مارتے ہوئے بولو!



عیسیٰ خان خاموشی سے اپنا سر جھکا لیتا ہے نور عیسیٰ کا جھکاسر دیکھ کر ہستے ہوئے بولتی ہے: میں آج بہت خوش ہوں عیسیٰ تمہیں اپنے سامنے اتنا بے بس دیکھ کر تمہاری آنکھوں میں آنسو دیکھ کر آج میں وہ ہی فیمل کر رہی ہوں جو تم نے کیا ہو گا وفا اور عادل کو مارتے ہوئے!

عیسیٰ خان نور کے بہت پاس آتا ہے اپنی آنکھوں سے آنسو صاف کرتے ہوئے بولتا ہے:  
"اے میرے حال پے ہنسنے والے۔۔۔۔۔"

خدا تجھے ایسا کوئی غم نہ دے!

یہ بول کر عیسیٰ خان مجبور ہو کے اپنے لب نور کے ماتھے پر رکھ دیتا تھوڑی دیر بعد باہر جاتے ہوئے بولتا ہے: بس میں یہ چاہتا ہوں کہ تم خوش رہو نور۔۔۔ اپنا خیال رکھنا۔۔۔!

<https://www.classicurdumaterial.com/>

[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)

نور جیسے ہی اپنے کمرے میں پہنچتی ہے تو اتنی دیر سے رو کے ہوئے آنسو باہر آ جاتے وہ پھوٹ پھوٹ کے رونے لگتی ہے عیسیٰ خان کے لبوں کا احساس ابھی بھی اسے محسوس ہو رہا ہوتا ہے۔۔۔ بہت دیر رو لینے کے بعد وہ وضو کر کے نفل ادا کرنے لگتی ہے۔ دعا مانگنے کے بعد وہ لیٹ جاتی ہے تھوڑی ہی دیر میں اسے نیند آ جاتی ہے۔۔۔ وہ دیکھتی ہے کہ وفا اور عادل ایک دوسرے کا ہاتھ تھا میں مسکرا رہے ہیں جبکہ عیسیٰ خان روتا ہوا ان کے قدموں میں بیٹھا ہے وفا عیسیٰ کو اپنے قدموں سے اٹھاتی ہے اور نور کے پاس لے آتی ہے اور مسکرا کر بولتی ہے: نور میرے بھائی کو اتنی بڑی سزا مت دو تم بھی محبت سے

مقابلہ کرنے لگ گئی ہو اپنا لمحبت کو نصیحت حاصل کرو عیسیٰ خان سے ورنہ تم بھی اس کی طرح بے بس ہو جاؤ گی۔۔۔۔!

ایک دم نور کی آنکھ کھلتی ہے اور وہ گہرے گہرے سانس لینے لگتی ہے اسے لگتا ہے جیسے وفا خان ابھی بھی اس کے سامنے کھڑی ہے وہ زور سے آنکھیں بند کر کے دوبارہ کھولتی ہے تو وہاں کوئی نہیں ہوتا۔۔۔ نور سوچنے لگتی ہے کہ وفانے اپنے بھائی کو معاف کر دیا مگر میں کیسے معاف کروں اس شخص کو جس نے میرا بھائی میری خوشیاں یہاں تک کے میری زندگی ہی مجھ سے چھین لی۔۔۔ نہیں وفا میں معاف نہیں کر سکتی میرے پاس تمہارے جیسا ظرف نہیں ہے۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

پھانسی میں صرف دو دن رہ جاتے ہیں داور خان اپنی انا اور عزت کو مارتے ہوئے گل جہاں کے ساتھ نور العین سے ملنے آتے ہیں داور خان نور کے آگے ہاتھ جوڑ کر بیٹھتے ہوئے بولتے ہیں: یہ ہاتھ کبھی کسی کے آگے نہیں جوڑے میں نے! میں ہمیشہ جوڑے ہوئے ہاتھوں کو دیکھتا تھا مگر آج احساس ہو رہا ہے کہ یہ کام کتنا مشکل ہے آج میں نے اپنے رب کے آگے بھی ہاتھ جوڑے وہاں سے جواب آیا کہ پہلے تم سے معافی مانگنی ہو گی۔۔۔ بیٹا عیسیٰ نہیں رہا تو ہم بھی ختم ہو جائیں گے میں گزر اوقت واپس نہیں لا سکتا مگر تم کہو تو عیسیٰ کی جگہ مجھے پھانسی دے دو اسے ایسا میں نے بنایا تھا وہ تو معصوم سا بچہ تھا!

داور خان رونے لگتے ہیں گل جہاں بھی نور کے پاس آتی ہیں اور بولتی ہیں: میں اپنی بیٹی کو کھو چکی ہوں اب مجھ میں اتنی طاقت نہیں کے اپنے بیٹے کو مرتا ہوا دیکھوں میں ایک ماں ہونے کے ناطے تم سے بھیک مانگتی ہوں! یہ بول کر گل جہاں نور کے پاؤں پکڑنے لگتی ہیں کے نور روتے ہوئے ان کے گلے لگ جاتی ہے۔ نور کی ماں بھی اٹھ کر ان کے پاس آتی ہیں اور نور کو کہتی ہیں۔۔۔ میں نے اپنے بیٹے کا خون ایک ماں کے لیے معاف کیا نور اب فیصلہ تم پے چھوڑتی ہوں اپنے بھائی کا خون معاف کرنا چاہو تو ابھی وقت ہے!

نور یہ سن کر کھڑی ہوتی ہے اور اپنی ماں کے گلے لگ کر رونے لگتی ہے اور کہتی ہے: ماں سے زیادہ کون اپنی اولاد سے محبت کر سکتا ہے جب آپ نے اپنا ظرف اتنا بڑا کر لیا تو میں بھی آپ ہی کی بیٹی ہوں۔ اور ویسے بھی جن کے قتل کا بدلہ میں لے رہی ہوں وہ لوگ بھی اسے معاف کر چکے ہیں! یہ بول کر نور داور خان کے پاس جاتی ہے اور کہتی ہے: کیا اب بھی کچھ ہو سکتا ہے اگر میں یہ فیصلہ واپس لینا چاہوں!

داور خان خوشی سے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے نور کے سر پے ہاتھ رکھتے ہیں اور کہتے ہیں: ہاں بیٹا میں ہائی کورٹ میں اپیل کرتا ہوں فوراً بس تمہیں وہاں آکر اپنا بیان دینا ہو گا!

عیسیٰ خان آنکھیں بند کیئے دعا مانگنے میں مصروف ہوتا ہے کہ داور خان اسے خوشی سے پکارتے ہیں:  
عیسیٰ میرے بچے تمہاری دعا قبول ہو گئی ہے آج تمہیں ہائی کورٹ جانا ہے نور نے اپنا فیصلہ واپس لے لیا  
ہے میری جان!

عیسیٰ خان دعا ختم کر کے داور خان کا چہرہ سلاخوں کے پیچے سے دیکھتا ہے اور کہتا ہے: بابا آپ نے کوئی  
زبردستی کی ہے ان لوگوں کے ساتھ مجھے سچ بتائیں۔۔!

داور خان: نہیں عیسیٰ خان مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ جو طاقت محبت میں ہے وہ زبردستی میں نہیں میں  
نے ماں نے اس سے معافی مانگی اس کے پاؤں پڑے اور اس نے معاف کر دیا!

عیسیٰ خان: ایسا کیسے ہو سکتا ہے بابا میں بھی تو پاؤں پڑا تھا اس کے مجھے تو معاف نہیں کیا اس وقت!  
داور خان: اب یقین کر لو یار آج عدالت میں ملنا اور پوچھ لینا اس سے مگر اب کوئی گڑبڑ مت کرنا اب  
نور نے اپنی مکمل رضامندی کے ساتھ تمہیں معاف کیا ہے!

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

آج پھر سے وہی ماحول ہوتا ہے سب اپنی اپنی جگہ پر بیٹھے ہوتے ہیں جبکہ نور اور عیسیٰ ایک دوسرے  
کے سامنے کٹھڑے میں کھڑے ہوتے ہیں۔۔۔ جج صاحب اپنی روب دار آواز میں نور سے پوچھتے ہیں:  
کیا آپ کو اپنا فیصلہ بدلنے کے لیے کسی نے مجبور کیا ہے؟

نور العین: نہیں میں اپنے پورے دل سے انہیں معاف کرتی ہوں!

جج صاحب: کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ دو دن پہلے آپ کو یہ معاف کر دینے کا نیک خیال کیسے آیا؟!

نور العین: میں جن کے قتل کی سزا اسے دے رہی تھی جب ان لوگوں نے ہی اسے معاف کر دیا ہے تو میں کس بات کی سزا دوں!

نج صاحب: کیا مطلب اس بات کا آپ کو کیسے پتا کے انہوں نے معاف کر دیا ہے؟  
 نور العین: میرے خواب میں آئے تھے وہ دونوں بہت خوش تھے انہوں نے ہی کہا کہ معاف کر دو  
 پھر میرے پاس کوئی اپشن نہیں بچا میری ماں نے بھی معاف کر دیا اس لیے میں بھی معاف کرتی ہوں  
 وہ سب کچھ جو اس نے ہمارے ساتھ کیا۔ خدا بھی اسے معاف کرے۔!  
 نج صاحب: خدا کا ظرف بہت ہے اس نے آپ کے معاف کرتے ہی اسے معاف کر دیا ہو گا! جب  
 سب معافی تلافی ہو ہی گئی ہے تو فیصلہ بھی سنا دیتے ہیں۔۔

عیسیٰ خان جو اتنی دیر سے سب باتیں سن رہا ہوتا ہے وہ ایک دم بولتا ہے: ایک منٹ نج صاحب میں  
 پہلے نور سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں آپ کی اجازت ہو تو!  
 نج صاحب: جی ہاں پوچھیں!

عیسیٰ خان: نور مجھے صرف معافی نہیں تمہارا ساتھ بھی چاہیے بولو کیا تم مجھے قبول کرو گی؟  
 نور العین: تمہارے لیے کیا یہ کافی نہیں کے میں نے اپنی نفرت ختم کر کے تمہیں معاف کر دیا ہے

---

عیسیٰ خان: نہیں نور اگر تم یہ زندگی اپنے ساتھ کے بغیر مجھے زنگی بخش رہی ہو تو مجھے پھانسی ہی قبول  
 ہے!



نور العین نج صاحب کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے: نج صاحب آپ فیصلا سنائیں ان کی اس بات کا جواب یہاں سے جانے کے بعد دوں گی!

نج: ہم مدعی کے معاف کر دینے کے بعد عدالت حکم دیتی ہے کہ عیسیٰ خان کو باعزت بری رہا کر دیا جائے!

سب اپنی اپنی جگہ کھڑے ہو کر خوشی کا اظہار کرنے لگتے ہیں اور عیسیٰ خان کی ہتھکڑی کھول دی جاتی ہے۔۔۔۔۔!

دو دن بعد عیسیٰ خان کو آخر کار نور العین اکیلے میں مل جاتی ہے۔ عیسیٰ خان بہت خاموشی سے نور کے کمرے میں جاتا ہے وہ اس وقت سو رہی ہوتی ہے پہلے تو عیسیٰ اس کے پاس بیٹھ کر اسے جی بھر کے دیکھتا ہے پھر بہت آرام سے اسکا ہاتھ پکڑ کے اپنے چہرے پر رکھتا ہے اور آنکھیں بند کر لیتا ہے تھوڑی دیر بعد وہ کچھ سوچ کر آنکھیں کھولتا ہے اور مسکراتا ہوا نور کی گردن سے بال ہٹاتا ہے اور اس کے تلوں کو چھونے لگتا ہے۔ نور کو جیسے ہی احساس ہوتا ہے کہ اس کے پاس کوئی ہے تو وہ فوراً آنکھیں کھول دیتی ہے عیسیٰ خان کو اپنے اتنے پاس دیکھ کر وہ جلدی سے اٹھ جاتی ہے اور دور ہو کر اپنا دوپٹہ خود پر پھیلا کے لے لیتی ہے۔۔۔۔۔ عیسیٰ خان خاموشی سے نور کو دیکھتا رہتا ہے نور اس کے اس طرح دیکھنے سے تنگ آ کر بولتی ہے: کیا مسئلہ ہے میرے روم میں کیوں آئے ہو؟

عیسیٰ خان مسکراتے ہوئے کہتا ہے: ویسے یہ کمرہ ہی نہیں یہ گھر بھی میرا ہے مگر مجھے ان سب سے کوئی غرض نہیں میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ میری ہو جائیں؟

نور العین: میں نے تمہیں معاف کر دیا یہ ہی احسان مانو اب اگر دوبارہ سے بدماش کی تو میں اپنا فیصلہ بدل لوں گی اور جج کو کہوں گی کہ اسے پھانسی ہی دے دیں!

عیسیٰ خان زور سے ہنستے ہوئے کہتا ہے: یہ عدالت آپ کے ابو جی کی نہیں ہے جب دل کیا فیصلہ بدل دیا اور جہاں تک بدماش کی بات ہے وہ تو اب تم کرنے لگی ہو وہ بھی بلا وجہ۔۔۔ جب بندہ بدماش تھا تب تو پھر بھی مان جاتی تھی اب جب سے شریف ہو اہوں میڈم آپ کچھ زیادہ ہی نخرے دکھانے لگ گئی ہیں!

نور مشکل سے اپنی مسکراہٹ چھپاتے ہوئے کہتی ہے: ہاں تو اتنے عرصے میں نے تمہارے ساتھ رہ کر بدماش ہی سیکھی ہے!

عیسیٰ خان تیزی سے نور کے پاس آکر اس کے دونوں بازوؤں پکڑ کر ایک جٹھکے سے اپنی قریب کرتا ہے کہتا ہے: بس میری جان بہت سن لی تمہاری سیدی طرح بتاؤ کب لاؤں بارات ورنہ میں ایسے ہی پاس آگیا تو کہو گی ریپ کیا ہے!

نور العین غصے سے اپنے ہاتھ چھڑواتی ہے اور عیسیٰ خان کو خود سے دور کرتی ہوئی بولتی ہے: تم نہیں بدلو گے ٹھیک ہے میری ایک شرط ہے!

عیسیٰ خان اپنی آنکھوں کو تھوڑا چھوٹا کر کے بولتا ہے: اوو تو اب آپ شرطیں رکھیں گی بہت خوب۔  
خیر تم کہو تو تمہارے قدموں میں اہنا سر رکھ دوں!

نور العین: جی نہیں یہ فضول کا سر مجھے نہیں چاہیے مجھ سے وعدہ کرو خان ولا میں ہم دونوں رہیں گے اور شراب خانے کی جگہ درس گاہ بنا دو گے وفا اور عدیل کے نام سے۔۔۔ اور ہم دونوں روز اُن دونوں کی قبر پر دیا جلائیں گے!

عیسیٰ خان نور کے پاس آتا ہے اور ہاتھ آگے کرتا ہوئے بولتا ہے: تم نا بھی کہتی تو میں نے یہ سب کرنا مگر اچھا ہے ہم لوگ مل کر کریں گے۔۔۔ ارے اب ہاتھ تو تھام لو وعدہ نہیں لینا؟  
نور العین ایک ادا سے بولتی ہے: نہیں مجھے تمہاری زبان پے ہی یقین ہے

عیسیٰ خان نور کو پکڑ کے اپنے قریب کرتے ہوئے کہتا ہے: اُف ف اس ادا پے تو ہم مر ہی نا جائیں۔۔۔  
نور العین شرماتے ہوئے خود کو عیسیٰ خان سے چھوڑوانے کی کوشش کرتی ہے جب وہ نہیں چھوڑتا تو بے بس ہو کر کہتی ہے: پلیز عیسیٰ خان چھوڑو اب یہ سب شادی کے بعد بہت مزے کر لیئے تم نے!

عیسیٰ خان مسکراتے ہوئے نور کو آرام سے چھوڑتا ہوا بولتا ہے: مزے نظر آرہے ہیں اور جو اتنا تڑپایا ہے مجھے وہ سب نہیں یاد۔۔۔ بس آج ہی ہمارا نکاح ہو گا تیار رہنا!

نور العین گھبرا کر بولتی ہے: کیا ہو گیا آج کیوں صبر کرو اتنی جلدی کیسے ہو سکتا ہے سب!۔  
عیسیٰ خان: سب ہو جائے گا میری جان یہ مجھ پے چھوڑ دو کیوں کہ اب مجھ سے اور صبر نہیں ہوتا۔۔۔

so be ready my love

نور کی بات سنے بغیر ہی جلدی سے باہر چلا جاتا ہے۔۔۔!

‘‘

عیسیٰ خان واقعی اتنے کم وقت میں سب تیاری کر لیتا ہے نور کی سب چیزیں اپنی پسند کی لیتا ہے۔۔ نور اس کے دیئے ہوئے لباس میں خود کو آئینے میں دیکھتی ہے تو دیکھتی رہ جاتی ہے خوبصورت تو وہ تھی مگر عیسیٰ خان کی محبت کا عکس آج اس کے چہرے پر بھی نظر آرہا تھا وہ اپنے آپ میں ہی گم ہوتی ہے کے عیسیٰ خان خاموشی سے اس کے پیچھے کھڑا ہو جاتا ہے جب کافی دیر تک نور کو عیسیٰ کی موجودگی کا احساس نہیں ہوتا تو وہ خود اسے کندھوں سے تھام کر اپنی طرف کرتا ہے نور عیسیٰ کو سامنے دیکھ کر بے اختیار ہی اس کے سینے میں چھپ جاتی ہے عیسیٰ خان بھی اسے زور سے اپنے گلے لگا لیتا ہے نور کو یہ سب خواب لگتا ہے جیسے اسے ہوش آتا ہے تو فوراً عیسیٰ سے دور ہو جاتی ہے عیسیٰ اس کی اس حرکت پر مسکرا کر بولتا ہے: خود ہی پاس آتی ہو اور خود ہی دور کر دیتی ہو آخر یہ ماجرہ کیا ہے؟

نور العین: نہیں وہ میں سمجھی شاید آپ نہیں ہیں!

عیسیٰ اس کے بہت پاس آ کر حیران ہوتے ہوئے پوچھتا ہے: ”ہیسیسیسی۔۔۔۔۔ تو پھر تم کیا سمجھی کے اس وقت کون ہو گا؟

نور العین: ارے نہیں میرا وہ مطلب نہیں میں سمجھی کے میں خواب دیکھ رہی ہوں!

عیسیٰ خان زور دے ہنستے ہوئے نور اپنی بانہوں میں لیتا ہوا بیڈ پر لاتا ہے اور اس کے تلوں کو ہاتھ لگاتا ہوا بولتا ہے: یہ حقیقت ہے میری جان اب مجھے اجازت دو کے میں تمہیں بتا سکوں کے تم کتنی پیاری لگ رہی ہو۔۔

یہ بول کر عیسیٰ خان نور پے جھکنے لگتا ہے کے نور اسے روکتے ہوئے کہتی ہے: رو کو عیسیٰ پہلے ہم مل کر نماز ادا کرتے ہیں اللہ سے اپنے سب گناہوں کی معافی مانگتے ہیں اور ایک اچھی اور صاف زندگی کا آغاز کرتے ہیں۔۔

عیسیٰ خان گہرا سانس لے کر نور سے دور ہوتا ہے اور کہتا ہے: چلو پھر آؤ مل کر پڑھتے ہیں۔!

خان ولایت میں سب موجود ہوتے نور العین کی فیملی عیسیٰ کے ماں باپ اور ہارون خان۔ سب ایک ساتھ ناشتا کر رہے ہوتے ہیں عیسیٰ خان کی نظریں نور کا ہی طواف کر رہی ہوتی ہیں۔ جب سب ناشتا کر لیتے ہیں تو عیسیٰ خان سب کو مخاطب کر کے کہتا ہے آج وفا اور عادل کے لیئے میں نے قرآن خانی کا سوچا ہے آج شام کو انشیا اللہ! سب یہ سن کر دکھ سے مسکرا دیتے ہیں۔ ہارون خان ایک گہرا سانس لے کر عیسیٰ سے بولتا ہے: میرے خیال سے ہمیں ان کی قبر پر دعا پڑھنے کے لیئے جانا چاہیے۔! عیسیٰ خان: ٹھیک بول رہے ہو کیوں نور چلیں؟

وہ سب مل کر خان ولا کے پیچھلی طرف جاتے ہیں جہاں دو قبریں خاموش ہوتی ہیں!



سب دعا مانگتے ہیں ہارون خان کی دعا سب سے لمبی ہوتی ہے۔ نور قبر کے پاس بیٹھ کر رونے لگتی ہے۔ عیسیٰ خان ہارون کے کندھے پر ہاتھ رکھ کے کہتا ہے: تُو نے بہت سا تھ دیا ہے میرا میں تیرا یہ احسان کبھی نہیں اتار سکتا آخر تو نے ہی مجھے احساس دلایا تھا کہ مجھے محبت ہے! ہارون خان دکھی لہجے میں بولتا ہے: ہاں میں نے دیکھ لیا تھا تیری آنکھوں میں اس لیے میں نے تیرا ساتھ دیا!

عیسیٰ خان ہنستے ہوئے ہارون سے بولتا ہے: ویسے تجھے بڑی پہچان ہے محبت کی! ہارون خان: ہاں یار کیوں کے ہم بھی ایک ناکام عاشق ہیں!

عیسیٰ خان حیران ہوتے ہوئے پوچھتا ہے: اوئے کون ہے وہ اور ناکام کیوں تو نے مجھے کیوں نہیں بتایا؟ ہارون خان عیسیٰ خان کا ہاتھ اپنے کندھے سے ہٹاتے ہوئے بولتا ہے: وہ ہی جس کو تو نے قتل کر دیا تھا! یہ بول کر ہارون خان چلا جاتا ہے اور عیسیٰ خان حیران رہ جاتا ہے۔ اور دور کھڑی محبت مسکرا دیتی ہے! ختم شد!!

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

# خوشخبری

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور ہماری ویب سائٹ پر اپنا ناول / ناولٹ / افسانہ / کالم / آرٹیکل / شاعری شائع کروانا چاہتے ہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

## Email Address

bestreadingmaterial@gmail.com

Classicnovels04@gmail.com

**Facebook Group:** Classic Urdu Material

**Facebook Page:** [https://www.facebook.com/](https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/)

[ClassicUrduMaterial/](https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/)

ان شاء اللہ آپ کی تحریر ایک ہفتہ کے اندر اندر ویب سائٹ پر شائع کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لیے اوپر دیے گئے ای میل ایڈریس پر رابطہ کریں۔ شکریہ

## نوٹ

ہماری ویب سائٹ پر شائع ہونے والے تمام ناولز اور مواد بمعہ مصنف / مصنف کے نام سے محفوظ ہیں۔ بغیر اجازت کوئی بھی شخص ان تمام ناولز یا مواد سے متعلق مسودہ ویب سائٹ یا مصنف / مصنف کی اجازت کے بغیر نقل نہیں کر سکتا۔ نقل شدہ مواد پکڑے جانے کی صورت میں متعلقہ فرد / بلاگ / ویب سائٹ کو درپیش آنے والے مسائل کا وہ خود ذمہ دار ہوگا۔

انتظامیہ کلاسک اردو میٹیریل